خوراکِ نبوی ﷺ

علامہ عالم فقری

Marfat.com

خوراکِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ عالم فقری

ادارہ پیغام القرآن
۴۰۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا ۞ ناقصاں را پیرِ کاملِ کاملاں را راہنما

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... خوراکِ نبوی ﷺ

مصنف .... علامہ عالم فقری

اہتمام اشاعت .... محمد محسن

تزوئین و پروف ریڈنگ .... محمد کاشف

سالِ اشاعت 2015ء

تعداد 600

طابع .... غلام مصطفٰے پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت .... -/250 روپے

ملنے کا پتہ

حسیب پبلشنگ ہاؤس

ایوانِ علم پلازہ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
7	خوراکِ نبوی ﷺ
8	گندم اور جو کی روٹی
13	چاول
14	گھی
18	مکھن
21	پنیر
24	گوشت
32	اونٹ کا گوشت
36	مرغ
39	حباری
40	مچھلی
45	جراد
46	خرگوش
48	حریرہ
51	ثرید
57	کدو

Marfat.com

پیلو	63
چقندر	65
میتھی (حلبہ)	69
کھمبی	70
کھجور	75
تربوز	82
ککڑی	84
خربوزہ	88
شہد	89
سرکہ	98
روغن زیتون	106
انگور و کشمش	113
انجیر	116
قدید	118
پانی	120
نبیذ	123
ستو	125
دودھ	127
آبِ زم زم	138
کھانے پینے کا طریقہ	143

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا	144
رسول اللہ ﷺ کا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ شریف پڑھنا	146
رسول اللہ ﷺ کا دسترخوان پر کھانا رکھ کر تناول فرمانا	153
رسول اللہ ﷺ کا دائیں ہاتھ سے کھانا	156
رسول اللہ ﷺ کا بیٹھ کر کھانا تناول فرمانا	159
رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے	161
رسول اللہ ﷺ کا برتن کو انگلی سے صاف کرنا	162
رسول اللہ ﷺ سالن برتن کے کناروں سے کھاتے	165
رسول اللہ ﷺ کھانے کے وقت دوسروں کے ساتھ فارغ ہوتے	167
رسول اللہ ﷺ کا کھانے سے پہلے جوتا اتارنا	169
رسول اللہ ﷺ کا نمکین کھانے سے شروع کرنا	170
رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اپنے سامنے سے کھاتے	171
رسول اللہ ﷺ کھانے کے اختتام پر ہاتھ دھوتے	175
رسول اللہ ﷺ نے کھانے میں کبھی عیب نہ نکالا	178
رسول اللہ ﷺ کا کھانے کے وقت ٹیک نہ لگانا	179
رسول اللہ ﷺ کا دوسروں کو اپنے کھانے میں شامل کرنا	181
رسول اللہ ﷺ کا کھانے کے وقت دعائیں پڑھنا	190
رسول اللہ ﷺ کھاتے وقت چھوٹا لقمہ لیتے	192
رسول اللہ ﷺ کے پینے کا معمول	193

Marfat.com

پینے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا	195
پینے سے قبل بسم اللہ پڑھنا	196
پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا	197
پینے کے برتن میں سانس نہ لینا	199
پیتے وقت تین بار سانس لینا	201
مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر نہ پینا	202
آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا	205
سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کرنا	206
پیالے میں پانی یا دودھ پینا	210
پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا	214
بیٹھ کر پانی یا دیگر مشروب پینا	216
محفل میں دائیں طرف سے شروع کرنا	217
پینے کے لئے گلاس استعمال کرنا	220

Marfat.com

خوراکِ نبوی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے تمام زندگی انتہائی پاکیزہ اور ضرورت کے مطابق خوراک استعمال فرمائی۔ آپ ﷺ بعض مرتبہ نفلی روزے بھی رکھتے تھے اسی لئے خوراک کم استعمال کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے زندگی بھر کبھی پیٹ بھر کر کھانا تناول نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ کی روزمرہ کی خوراک میں گندم اور جو کے آٹے کی روٹی شامل تھی جو کہ انسانی زندگی کی بقاء کا اہم جزو ہے۔ روٹی کے ساتھ آپ ﷺ کو جو بھی سالن میسر آیا آپ ﷺ نے اسے استعمال فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جن جانوروں کا گوشت بطورِ سالن استعمال کیا ان میں بکرا، دنبہ، گائے، اونٹ، مرغ اور جباریٰ کا گوشت قابل ذکر ہیں۔ آپ ﷺ نے مچھلی بھی کھائی ہے اور سالنوں میں شوربے والے سالن کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے پھلوں میں کھجور، تربوز، خربوزہ، انار، بہی، انجیر، انگور اور ککڑی استعمال فرمائی ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں چونکہ کھجوریں بکثرت دستیاب ہوتی ہیں چنانچہ مختلف اقسام کی کھجوروں کو بھی آپ ﷺ نے شب و روز تناول فرمایا ہے۔ سبزیوں میں آپ ﷺ نے کدو، چقندر اور میتھی کو پسند کیا ہے جبکہ گھی، پنیر اور دودھ بھی آپ ﷺ کو پسند تھے لہٰذا ان کا استعمال بھی قابل ذکر ہے۔ دودھ کی لسی، شہد ملا پانی اور ستو بھی آپ ﷺ کو مرغوب تھے۔ آپ ﷺ موسم گرما میں ان اشیاء کو استعمال کرتے جو عموماً ٹھنڈی اور میٹھی ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ کا پسندیدہ کھانا ثرید تھا اور سرکہ بھی آپ

Marfat.com

ﷺ نے استعمال کیا ہے۔ روغنیات میں آپ ﷺ نے زیتون کا تیل استعمال کیا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی حلال چیزیں ہیں ان میں سے جو بھی آپ ﷺ کو میسر آئی آپ ﷺ نے اسے استعمال کیا اور اس کے استعمال کی ترغیب دی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی استعمال شدہ خوراک اور ترغیب شدہ اشیاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گندم اور جو کی روٹی

حضور نبی کریم ﷺ کی خوراک میں روٹی کا بہت دخل ہے جیسا کہ قدرتی طور پر ہر انسان اسے استعمال میں لاتا ہے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کی گزر اوقات چونکہ انتہائی صبر اور قناعت کے ساتھ ہوتی تھی اس لئے کھانے میں اکثر سوکھی روٹی استعمال کرنا پڑتی تھی۔ آپ ﷺ نے زیادہ تر گندم کے موٹے آٹے اور جو کی روٹی تناول فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے میدہ کی روٹی کبھی تناول نہیں فرمائی اور نہ ہی روٹی کو کبھی میز پر رکھ کر تناول فرمایا ہے بلکہ زمین پر دسترخوان بچھا کر اس پر روٹی کھائی ہے۔ طبی نقطہ نظر سے روٹی جسم کے لئے انتہائی لازمی خوراک ہے۔ آپ ﷺ نے گندم کے آٹے کو چھانے بغیر استعمال کرنے کو ترجیح دی کیونکہ اس سے پیٹ پر گرانی محسوس نہیں ہوتی۔ ہماری یہاں میدہ کی روٹی نان کی صورت میں ملتی ہے آپ ﷺ نے اسے استعمال میں لانے سے گریز کیا لیکن ممکن یہ ہے کہ آپ ﷺ نے میدے کا نان استعمال نہیں کیا کیونکہ وہ خوراک کے اعتبار سے ثقیل ہوتا ہے اور پیٹ میں گرانی پیدا کرتا ہے جس سے عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے اسے پسند نہیں کیا۔ آپ ﷺ روٹی صرف اتنی تناول فرماتے جتنی ضرورت ہوتی اور لذتِ نفس کے لئے تناول نہ فرماتے۔

Marfat.com

عَنْ مَّسْرُوْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَدَعَتْ بِیْ طَعَامٍ وَ قَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْکِیَ اِلَّا بَکَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْکُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَ اللّٰہِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَّرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۹)

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں۔ (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر کھائی (تناول فرمائی) نہ گوشت۔“

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (ظاہری) وصال تک کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر

Marfat.com

نہیں کھائی۔'' (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا اَکَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ ہی میز یا طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی نان کھایا۔''

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۴۶)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔''

عَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَہْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۵)

''حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت

Marfat.com

سے جو کی روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۴۷)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے (اور) شام کا کھانا نہ پاتے تھے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔"

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۷)

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا۔ (حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے) پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں۔ پھر پوچھا گیا تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے۔''

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

(شمائل ترمذی حدیث ۱۴۸)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے نہ تو چوکی پر رکھ کر (کھانا) کھایا نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ ﷺ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (تو پھر) تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اس چمڑے کے دسترخوان پر۔''

وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ

Marfat.com

هٰذِهٖ وَاکَلَ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۸۳۰)

''حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجوریں رکھ کر فرمایا یہ اس کا سالن ہے اور پھر اسے تناول فرمایا۔''

چاول

غذا میں روٹی کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ چاول بھی کھایا کرتے تھے۔ چاول بھی گندم کی طرح ایک غذائی جنس ہے جو کم وبیش ہر جگہ پیدا ہوتا ہے۔ چاولوں میں آپ ﷺ کو تہ دیگی زیادہ پسند تھی اور تہ دیگی چاولوں کی ہوتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَا بَقِیَ مِنَ الطَّعَامِ (مشکوٰۃ جلد دوم حدیث ۴۰۳۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اللہ ﷺ کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (راوی) کہتے ہیں اس (ثفل) سے مراد ہنڈیا کا بچا ہوا ہے۔''

چاول گندم کے بعد انسان کی سب سے بہتر اور اعلیٰ خوراک ہے۔ اس میں نشاستہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ نائٹروجنی مادہ پانچ فیصد ہوتا ہے اور انتہائی قلیل مقدار میں نمک اور روغن بھی چاولوں میں ہوتا ہے۔ چاول کا ذائقہ پھیکا اور مزاج سرد

Marfat.com

خشک درجہ اوّل ہے۔ چاول کو فصل کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے اور دنیا کے بہت سے ملکوں میں وسیع پیمانے پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ چاول ایک زود ہضم غذا ہے جو صالح خلط پیدا کرتی ہے۔ چاول کا استعمال جسم کو فربہ یعنی موٹا کرتا ہے اور گرمیوں میں پیاس کو ختم کرتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے کہ دودھ کے ساتھ چاول کھانے سے انسانی جسم بہت جلد موٹاپا پکڑ جاتا ہے۔

اسہال کی صورت میں چاول کو اطباء لوگ لازماً تجویز کرتے ہیں کیونکہ یہ اسہال کو روکتا ہے۔ چاولوں کو دم بخت کر کے کھانا چاہئے۔ بعض حکماء کا کہنا ہے کہ مشینیں جب چاولوں کو صاف کرتی ہیں تو بے احتیاطی کی بناء پر ان کے اوپر کا پرت بھی صاف ہو جاتا ہے جس میں فاسفورس اور وٹامن بی ہوتا ہے اس لئے دھان کی چھڑی کے دوران احتیاط برتنی چاہئے۔ چاولوں کو گوشت کے ساتھ کھایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ پرانے چاول زود ہضم ہوتے ہیں لہٰذا کم از کم چھ ماہ کے پرانے چاولوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ چاولوں سے فرنی اور کھیر بھی بنائی جاتی ہے جو عموماً دعوتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ چاول اللہ عزوجل کی عظیم نعمتوں میں سے ہے کیونکہ یہ بڑی نفیس طبع قسم کی غذا ہے۔ بلغمی مزاج رکھنے والوں کے لئے چاولوں کا استعمال اچھا نہیں ہوتا لہٰذا چاولوں کو اپنی طبیعت کے مطابق کھانا چاہئے تاکہ جسم میں کبھی بھی کسی قسم کی کوئی تکلیف پیدا نہ ہو۔

گھی

حضور نبی کریم ﷺ کے کھانوں میں گھی استعمال ہوتا تھا جسے آپ ﷺ تناول فرماتے تھے۔ گھی ہماری خوراک کا ایک اہم جزو ہے اس لئے گھی کا استعمال سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے جو گھی استعمال فرمایا وہ دیسی گھی تھا جو

Marfat.com

مکھن کو گرم کرنے سے بن جاتا ہے۔ گھی جسم کو قوت دیتا ہے اور فربہ کرتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَآءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حلال وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حلال ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ ان چیزوں سے ہے جن سے معاف فرمایا گیا ہے۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۶۷)

خصائص الکبریٰ میں منقول ہے حضرت ام اوس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھی گرم کیا اور ایک برتن میں نکال کر وہ برتن حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور برتن میں تھوڑا گھی چھوڑ کر اس پر پھونک ماردی اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُم اوس (رضی اللہ عنہا) کا یہ برتن انہیں واپس کردو۔ جب وہ برتن میرے پاس آیا تو وہ گھی سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید حضور نبی کریم ﷺ نے گھی قبول نہیں کیا چنانچہ میں روتی ہوئی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے گھی گرم کیا تاکہ آپ ﷺ اسے تناول فرمائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ میری بات سمجھ گئے اور فرمایا کہ دعا قبول ہوگئی اور برتن گھی سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

میں نے گھی تناول فرمالیا اور اب یہ گھی تمہارے لئے ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت ام اوس رضی اللہ عنہا نے وہ گھی حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانہ خلافت تک استعمال کیا مگر اس برتن سے گھی کم نہ ہوا۔ پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین اختلاف ہوا تو اس کی برکت جاتی رہی اور وہ گھی ختم ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۹۵)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَ صَنَعَتْ فِيْهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ ثُمَّ قَالَتِ اذْهَبْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اُمِّيْ تَدْعُوْكَ قَالَ فَقَامَ وَ قَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ قُوْمُوْا قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهَا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِيْ مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ اِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ فَقَالَ هَاتِيْهِ فَقَالَ يَآ اَنَسُ اَدْخِلْ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً قَالَ فَمَا زِلْتُ اُدْخِلُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَ كَانُوْا ثَمَانِيْنَ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۴۲)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے

Marfat.com

لئے روٹی تیار کی اور اس پر کچھ گھی لگایا اور پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ آپ ﷺ کو بلا رہی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں جلدی جلدی گھر آیا اور والدہ ماجدہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے میری والدہ سے فرمایا کہ جو تم نے تیار کیا ہے وہ لے آؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے صرف آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لے آؤ اور پھر مجھ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ تم دس دس آدمی اندر بھیجتے رہو چنانچہ میں دس دس آدمی اندر بھیجتا رہا یہاں تک کہ سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور اس وقت کھانا کھانے والے لوگوں کی تعداد اسی تھی۔''

اللہ عزوجل نے دودھ میں روغن کی کچھ مقدار رکھی ہے جسے گھی کہا جاتا ہے اور دودھ سے گھی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دودھ سے مکھن بنایا جائے اور مکھن کو برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر گرم کیا جائے یہاں تک کہ پانی بخارات کی شکل میں اُڑ جائے اور جو باقی بچے اسے آگ سے اتار کر نتھار لیا جائے۔ اس گھی کو دیسی گھی کہا جاتا ہے اور یہ گھی بہت عمدہ ہوتا ہے اور عرصہ گزرنے کے باوجود خراب نہیں ہوتا۔ اگر مکھن میں پانی اور لسی کی مقدار کم ہو تو گھی زیادہ نکلتا ہے۔

ہر انسان کو اپنی جسمانی قوت کی بحالی کے لئے روزانہ حراروں کی ضرورت

Marfat.com

محسوس ہوتی ہے اور ہر غذا میں ان حراروں کی مقدار مختلف ہے۔ گھی، تیل اور چکنائی ایسی چیزیں ہیں جن میں حراروں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور دیسی گھی اس اعتبار سے انتہائی مفید ہے اور دیسی گھی گائے، بھینس کے دودھ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ نسل انسانی میں بے پناہ اضافہ ہوا اس لئے انسان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دیسی گھی کی مقدار کم ہوگئی ہے اور دیسی گھی مہنگا ہونے کی وجہ سے بھی اس کے متبادل کے طور پر جو گھی استعمال کیا جاتا ہے اسے بناسپتی گھی کہا جاتا ہے اور یہ گھی بالعموم سویابین یعنی سورج مکھی کے پھول اور بنولہ وغیرہ کے تیل سے نکالا جاتا ہے مگر یہ گھی سودمند نہیں بلکہ صحت کے لئے نقصان دہ ہے مگر انسان مجبوری کی بناء پر اسے اپنی خوراک کا حصہ بنائے ہوئے ہے کہ یہ گھی، دیسی گھی کے مقابلہ میں سستا ہے۔

دیسی گھی کو حکماء نے طبی طور پر استعمال کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے ہیں۔ دماغ کی کمزوری دور کرنے کے لئے گھی انتہائی مفید چیز ہے۔ اس لئے حکماء کا کہنا ہے دیسی گھی کو کسی نہ کسی طرح خوراک میں استعمال کیا جائے۔ بعض حکماء نے اسے خشک کھانسی کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ گھی سے دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔ گھی مختلف زہروں کا تریاق بھی ہے۔

مکھن

مکھن بہترین خوراک کا اہم جزو ہے۔ مکھن اور گھی کے فوائد تقریباً ایک جیسے ہیں اور جسمانی طاقت اور قوت کے لئے اس کا استعمال ناگزیر ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکھن کو بھی پسند فرمایا اور جب میسر آیا اسے تناول فرمایا۔

عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ نِ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

Marfat.com

اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ (سنن ابوداؤد جلد دوم حدیث ۴۳۷)

''حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادگان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ ﷺ کو مکھن اور کھجوریں بے حد پسند تھیں۔''

یہی حدیث یوں بھی بیان ہوئی ہے۔

عَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السَّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃً لَنَا صَبَبْنَا ھَالَہٗ فَجَلَسَ عَلَیْھَا فَاَنْزَلَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ الْوَحْیَ فِیْ بَیْتِنَا وَ قَدَّمْنَا لَہٗ زُبْدًا وَ تَمْرًا وَ کَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۳۴)

''حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادے جو بنوسلیم سے تھے فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم نے پانی سے ایک چادر ٹھنڈی کر کے آپ ﷺ کے نیچے بچھائی اور اللہ عزوجل نے ہمارے گھر میں آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ ﷺ انہیں شوق سے تناول فرماتے تھے۔''

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مکھن استعمال کیا ہے اور اس کی وجہ اس کی افادیت ہے۔ مکھن کو دہی کے بڑے برتن میں بلویا جاتا ہے اور بلونے کے دوران اس میں پانی بھی ڈالا جاتا ہے۔ پھر دہی کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ ایک حصہ لسی بن جاتا ہے اور دوسرا حصہ تری کی صورت میں لسی پر اکٹھا ہو جاتا ہے اسے مکھن کہا جاتا ہے اور اسے ہاتھ سے اکٹھا کر کے برتن میں ڈال لیا جاتا ہے۔ مکھن کو ازحد نچوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ اس میں پانی باقی نہ رہے اور اگر پانی مکمل طور پر نچوڑ لیا جائے تو مکھن کئی دنوں تک خراب نہیں ہوتا۔

مکھن کو براہِ راست دودھ سے مشینوں کے ذریعے بھی حاصل کر لیا جاتا ہے۔ کچے دودھ کو مشین سے گزار کر کریم حاصل کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اسی کریم کو مشین کے ذریعے مکھن میں تبدیل کر لیا جاتا ہے۔ عام طور پر عمدہ مکھن میں پانی 14.25 فیصد، پروٹین 68 فیصد، چکناہٹ 83.11 فیصد، کاربوہائیڈریٹس 10.76 فیصد اور معدنی نمک 1.20 فیصد ہوتا ہے۔

مکھن کا استعمال دماغی کام کرنے والے حضرات کے لئے انتہائی مفید ہے کیونکہ یہ ذہن کو چست بناتا ہے اور یہ گھی کی نسبت جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ مکھن خوش ذائقہ بھی ہے اس لئے خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا بھی ہے۔ مکھن دماغ کو قوت دیتا ہے۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں کی کمزوری دور کرنے کے لئے بھی مکھن کا استعمال انتہائی نفع بخش ہے۔ ملاوٹ شدہ مکھن کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ ہر انسان کو چاہئے کہ روغن کی جگہ مکھن کے استعمال کو ترجیح دے۔ پنیر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ دودھ میں کھٹائی ڈال دی جاتی ہے جس سے وہ دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پھر پھٹا ہوا دودھ باریک کپڑے میں ڈال کر لٹکایا جاتا ہے جس سے اس کا پانی نکل جاتا ہے اور خشک ہونے پر وہ پنیر بن جاتا

Marfat.com

ہے۔ پنیر کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ قدرے شور ہوتا ہے اور اس کا طبی مزاج سرد تر درجہ دوم ہوتا ہے۔ یہ مقوی قسم کی غذا ہے اور گوشت کا نہایت ہی عمدہ بدل ہے۔ اس کا استعمال معدہ، انتڑیوں اور گردے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ یہ طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ دیر پا ہضم ہونے والا ہے۔ جسم کی اخلاط کی اصلاح کرتا ہے۔ اگر کسی کے دانتوں سے خون رستا ہو تو اس کا استعمال دانتوں کے جریانی خون کو فائدہ دیتا ہے۔ پنیر تازہ استعمال کرنا چاہئے جن لوگوں کے معدے اور انتڑیوں میں گرمی اور خشکی کا اثر ہو جائے تو ان کے لئے پنیر کا استعمال گاہے بگاہے بڑا نفع مند ہے۔

پنیر

حضور نبی کریم ﷺ نے پنیر کا استعمال کیا ہے۔ پنیر کے بے شمار فوائد ہیں اسی لئے پنیر کا استعمال سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے اور طبی نقطہ نگاہ سے انتہائی مفید بھی ہے۔ پنیر دودھ کو پھاڑ کر بنایا جاتا ہے اور اس میں روغنی اجزاء بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِیْ تُبُوْكَ نَدَعَا بِالسِّكِّیْنِ فَسَمّٰی وَقَطَعَ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۱۹)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تبوک کے مقام پر پنیر پیش کیا گیا آپ ﷺ نے چھری منگوائی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔“

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَاٰی رَسُوْلَ

Marfat.com

اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ اَکْلِ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰہُ اَکَلَ مِنْ کَتِفِ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا پھر دیکھا تو آپ ﷺ نے بکری کے بازو کا کچھ گوشت کھایا۔'' (شمائل ترمذی حدیث ١٦٦)

عَنْ عَبْدِ اللہِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا وَ وَطْبَۃً فَاَکَلَ مِنْہَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَ یُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ وَ یَجْمَعُ السَّبَّابَۃَ وَ الْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَۃُ ھُوَ ظَنِّیْ وَھُوَ فِیْہِ اِنْ شَآءَ اللہُ اِلْقَآءُ النَّوٰی بَیْنَ الْاِصْبَعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ ثُمَّ نَاوَلَہُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَ اَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِہٖ اُدْعُ اللہَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَھُمْ وَ اغْفِرْ لَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ٢٧٧ تا ٢٧٨)

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے اور ہم

١٢٥٥٧٥

Marfat.com

نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کھانا، پنیر اور برفی کھجور کا حلوہ پیش کیا آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ کھجوریں تناول فرماتے رہے اور گٹھلیاں دو انگلیوں کے درمیان ڈالتے تھے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جمع کرتے تھے۔ شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا بھی یہی گمان ہے جیسا حدیث میں ہے انشاء اللہ گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اسے پی لیا اور پھر دائیں جانب دے دیا۔ پھر میرے والد صاحب نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھام لی اور عرض کی کہ ہمارے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا الٰہی! جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔"

قَالَ حَمِيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا بَنَي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّتَهُ فَاَلْقَى التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُ وَبْنُ اَبِي عَمْرٍ وَعَنْ اَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۶۹)

"حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ زفاف کیا

Marfat.com

پھر دعوتِ ولیمہ میں کھجوریں، پنیر اور گھی کا اہتمام تھا۔ عمرو بن ابو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حیس تیار کروایا تھا۔"

گوشت

حضور نبی کریم ﷺ نے گوشت کو پسند فرمایا ہے اور اکثر اوقات اسے استعمال بھی کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ شوربے والا گوشت اور بھنا ہوا گوشت شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے گوشت کا استعمال سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کے گوشت تناول فرمانے کے متعلق چند احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۱۱)

"حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت کے ساتھ روٹیاں لائی گئیں آپ ﷺ اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اسے تناول فرمایا اور پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور ہم نے اس سے

Marfat.com

زیادہ کچھ نہیں کیا کہ کنکریوں سے اپنے ہاتھ پونچھ لئے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دو چپاتیاں اور تھوڑا سا پکا ہوا گوشت بطورِ ہدیہ بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسے پیالے میں رکھ کر کسی چیز سے ڈھانپ دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا نے وہ پیالہ اٹھا کر دیکھا تو وہ گوشت اور روٹی سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہا حیران ہوئیں اور سمجھ گئیں کہ یہ اللہ عزوجل کی جانب سے برکت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کیا یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے بے شک اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا پیاری بیٹی! اللہ عزوجل نے تجھے حضرت مریم علیہا السلام کی مثل بنایا ہے ان کی بھی یہی کیفیت تھی اور جب ان سے کوئی پوچھتا کہ یہ شے کہاں سے آئی ہے تو وہ یہی جواب دیتی تھیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے وہ گوشت اور روٹی سیر ہو کر کھائی مگر پیالہ میں گوشت اور روٹی بدستور موجود رہی۔ پھر سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ کھانا ہمسایوں میں تقسیم فرما دیا اور اللہ عزوجل نے اس کھانے میں خیر کثیر اور برکت عطا فرما دی۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۸۹)

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِیْ یَدِهٖ فَدُعِیَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ

Marfat.com

فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ (مشکوٰۃ، بخاری جلد سوم)

''حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو بکری کی دستی کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا جو دست مبارک میں تھی پھر آپ ﷺ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے رکھ دیا اور چھری کو بھی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔''

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَّ كَانَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَ كَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَا وَلْتَنِی الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۹)

''حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی اور آپ ﷺ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ ﷺ کو بازو دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اور بازو دو۔ میں نے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اور بازو دو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! بکری کے کتنے بازو ہوتے

Marfat.com

ہیں؟ یعنی دو بازو تھے جو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں کہتا رہتا تم مجھے دیتے رہتے۔"

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ ﷺ نے اسے کھایا اور پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔" (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۶)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے بے شک پشت کا گوشت بہت عمدہ ہوتا ہے۔" (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۰۸)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ (ترمذی)

''حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔''

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَّكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُ نَضْجًا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا ان کے خیال کے مطابق اور چونکہ آپ ﷺ کو گوشت کبھی کبھار ملتا تھا اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لئے آپ ﷺ اس کی جانب جلدی فرماتے تھے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۵)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَ اَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَ صَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ (جامع ترمذی)

Marfat.com

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ ایک انصاری عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ اُس انصاری عورت نے آپ ﷺ کے لئے بکری ذبح کی اور آپ ﷺ نے اس سے کچھ کھایا۔ پھر اُس انصاری عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا تھال پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے چند کھجوریں کھائیں اور پھر ظہر کی نماز کے لئے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو اُس انصاری عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کا بچا ہوا گوشت پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور پھر بغیر وضو کے عصر کی نماز پڑھی۔"

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأُتِيَ بِجَنْبٍ مَّشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّلِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَ كَانَ شَارِبُهٗ قَدْ وَفٰى فَقَالَ لَهٗ اَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصَّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ

"حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک رات رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی کا مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اسے میرے لئے کاٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ یہ محبت بھرا کلمہ ہے بد عا نہیں۔ راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔'' (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۶)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

''حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ چھری سے کاٹا اور پھر اس سے کھایا۔ پھر (نیا) وضو کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۳)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۸)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا۔ راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں

Marfat.com

زہر ملا کر دیا گیا۔ صحابہ کا خیال تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔"

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَشَ مِنْھَا

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اس میں سے آپ ﷺ کو شانہ پیش کیا گیا اور یہ آپ ﷺ کو مرغوب تھا اور آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْھِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ انْھَشُوا اللَّحْمَ نَھْشًا فَاِنَّہٗ اَھْنَأُ وَاَمْرَأُ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۲)

"حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کی اور چند لوگوں کو بلایا ان میں صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔"

Marfat.com

اونٹ کا گوشت

اونٹ صحرائی علاقے میں عام پایا جاتا ہے۔ یہ بھاری جسم والا جانور بار برداری کے لئے بڑا فائدے مند ہے۔ انسان کے ساتھ اس جانور کا تعلق ابتدائے انسانیت سے ہی ہے۔ ماضی میں انسانی سفر کا واحد ذریعہ اونٹ گھوڑے وغیرہ ہی تھے۔ یہ انسان کو ایک جگہ سے دوسری آسانی کے ساتھ لے جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے عہد میں عربوں میں اونٹ رکھنے کا رواج عام تھا کیونکہ روزمرہ کے سفر اور جنگی سفر کے لئے اونٹ ہی واحد ذریعہ آسانی سے میسر آجاتا تھا۔ اس لئے اس وقت انسانی زندگی میں دوسرے جانوروں کے ساتھ ساتھ اونٹ کا بڑا دخل تھا۔ حلال حیوانی جانوروں میں سے اونٹ بھی حلال جانور ہے۔ اس کا گوشت غذا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اونٹ کا گوشت خود بھی استعمال کیا ہے اور قربانی کے وقت بھی اس جانور کو ذبح فرمایا ہے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کی احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةٍ بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِیٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۷۹۳)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک حضور

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے تین حج کیے۔ دو حج ہجرت سے قبل اور ایک حج ہجرت کے بعد اس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ آپ ﷺ تریسٹھ اونٹ ساتھ لے گئے باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے ان میں سے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا اس کے ناک میں نکیل تھی حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی قربانی کی اور ہر جانور سے ایک بوٹی لے کر پکانے کا حکم فرمایا پس گوشت پکایا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ شوربہ نوش فرمایا۔"

اونٹ کے گوشت کے استعمال کے بارے میں ایک اور حدیث ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جُزُوْرًا لَنَا وَ نَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَ انْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجُزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ (صحیح مسلم)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ

Marfat.com

آپ ﷺ بھی اس موقع پر وہاں موجود ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اور پھر آپ ﷺ بنوسلمہ میں تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم نے دیکھا کہ اونٹ ابھی ذبح نہیں کیا گیا تھا۔ پھر اونٹ کو ذبح کیا گیا اور اس کا گوشت کاٹ کر پکایا گیا۔ ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ابھی سورج غروب نہ ہوا تھا۔"

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا (بخاری)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد اس کے گوشت، کھال اور جھول کا صدقہ دوں اور ان کو اجرت قصاب میں نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قصائی کو اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے۔"

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْقُرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَّهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَ قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ

Marfat.com

خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَّمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ فَتَطَعَ

''حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک قربانی کا دن عظیم ہے اس کے بعد قر کا یعنی گیارہ ذی الحجہ کا دن ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور نبی کریم ﷺ کے نزدیک آیا کہ آپ ﷺ کسے پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں جب اونٹوں کو پہلوؤں کے بل زمین پر لٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے کچھ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا۔ راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے۔'' (سنن ابوداؤد جلد دوم حدیث ۲)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا (بخاری)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم تین دن سے زیادہ کھانے کے لئے قربانی کے اونٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت مرحمت

Marfat.com

فرمائی کہ اس کو کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا اور
ذخیرہ بھی کیا۔"

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اونٹ کا گوشت استعمال کیا ہے اور اس کی قربانی بھی کی ہے لہٰذا اونٹ کے گوشت کو سنت سمجھ کر کھانا باعث فضیلت ہے۔

اونٹ کا گوشت سرخی مائل ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ بھی نمکین ہوتا ہے۔ طبی تحقیق کے مطابق یہ گوشت گرم خشک ہوتا ہے۔ یہ گوشت کھانے کے بعد عام گوشت کی نسبت دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ حکماء کا قول ہے کہ اونٹ کا گوشت ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن میں قوتِ باہ کی کمی ہو کیونکہ یہ مقوی باہ ہے۔ اس کے استعمال سے خون پیدا ہوتا ہے۔ بخار میں اس گوشت کے شوربے کا استعمال مریض کے لئے تسکین بخش ہے۔ اگر کسی کو پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہو تو اس کے استعمال سے پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔ بعض اطباء نے اسے یرقان کے لئے بھی مفید قرار دیا ہے۔ اگر جوڑوں کے درد کا مریض اس کا گوشت استعمال کرے تو اس کے درد میں افاقہ ہوگا۔ اس کے علاوہ کولہے کے درد اور عرق النساء میں بھی اونٹ کا گوشت انتہائی مفید ہے۔ اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف رہتی ہو تو وہ بواسیر کے مسوں پر اس کی چربی کا لیپ کرے جس اس کی بواسیر ختم ہو جائے گی۔ الغرض اونٹ کے گوشت کے فوائد کی بناء پر حضور نبی کریم ﷺ کی سنت سمجھ کر اسے کھانا چاہئے۔

مرغ

حضور نبی کریم ﷺ نے مرغ کا گوشت بھی تناول فرمایا ہے اس لئے دیسی مرغ کے گوشت کو بھی تناول فرمانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ مرغ کے گوشت میں

Marfat.com

غذائیت کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ عقل کو بڑھاتا ہے۔ فہم و فراست کو تیز کرتا ہے اور دماغ کو چست بناتا ہے۔ جسم کے لئے مقوی ہے۔ اکثر بزرگانِ دین اسے سنت سمجھ کر استعمال کرتے تھے۔ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ اتباعِ سنت کی غرض سے اکثر اوقات مرغ کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجُرْمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاُتِيَ بِلَحْمِ دِجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۳)

''حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ مرغ کا گوشت لایا گیا۔ حاضرین میں سے ایک پیچھے ہٹ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس کو گندی غذا کھاتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نزدیک ہو بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔''

یاد رہے کہ مرغ صرف دیسی جس کی نشوونما اور پیدائش قدرتی طریقے کے مطابق ہوتی ہے استعمال کرنا چاہئے۔ ولایتی مرغ جسے مصنوعی طریقے سے پروان

Marfat.com

چڑھایا جاتا ہے اسے کھانے سے گریز کریں کیونکہ اس کی خوراک عمدہ نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جو گوشت تناول فرمایا وہ قدرتی مرغ کا تھا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۴)

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔''

اطباء کے نزدیک مرغ کے گوشت میں ۲۳ فیصد نائٹروجنی اجزائ، ایک فیصد نمکیات، تین فیصد چربی اور باقی کچھ مقدار میں پانی ہوتا ہے۔ مرغ کے گوشت کا ذائقہ پھیکا اور مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ اس کو کھانے سے جسم میں عمدہ خون پیدا ہوتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کو گاہے بگاہے مرغ کا سالن استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس سے عقل اور فہم وفراست میں اضافہ ہوتا ہے۔ دماغ چست رہتا ہے۔ مرغ کا گوشت کھانے پینے سے دماغی تھکاوٹ نہیں ہونے دیتا۔

جن لوگوں میں جسمانی قوت کی کمی ہو تو انہیں چاہئے کہ ہفتہ میں دو تین مرتبہ دیسی گھی میں بریاں کر کے کھائیں اس سے جسم کو بے پناہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گلے میں خراش رہتی ہو تو اسے مرغ کی یخنی استعمال کرنی چاہئے کیونکہ اس کی یخنی آواز کو صاف کرتی ہے اور رنگ میں نکھار پیدا کرتی ہے۔ اگر کسی کے معدہ کے منہ کے اوپر تبخیر معدہ کی وجہ سے گیس رہتی ہو جس سے فم معدہ میں سوزش ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ہلکا درد بھی ہونے لگتا ہے تو اس صورت میں مرغ کا شوربہ استعمال کرنا مرض میں افاقے کا باعث بنتا ہے۔ اگر کسی کو بلغم اور ریشہ تنگ کرتا ہو تو اسے گاہے بگاہے مرغ کے شوربے سے روٹی کھاتے رہنا چاہئے جو بلغم کے

Marfat.com

لئے تخفیف اور اخراج کا باعث بنے گا۔ مرغ زیادہ عمر کا نہیں کھانا چاہئے اور درمیانی عمر کے مرغ کا گوشت سب سے بہتر ہوتا ہے۔ مرغ کے گوشت کو زیادہ دیر تک گھی میں تلنا صحت کے لئے مضر ہے۔ اسے انتہائی مصالحے دار بنا کر کھانا بھی معدے کے السر کا باعث بن سکتا ہے۔ بعض لوگ مرغ کو بہت مختلف طریقوں سے انتہائی مصالحے دار بنا کر کھاتے ہیں جو صحت کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ عام طریقے ہی سے مرغ کے گوشت کا استعمال صحت کے لئے موزوں رہتا ہے۔

حباریٰ

حباریٰ ایک پرندہ ہے جو عرب ممالک میں پایا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں اس کا گوشت کھایا جاتا تھا اس لئے آپ ﷺ نے بھی اس کا گوشت کھایا اور یہ حلال پرندہ ہے۔ حباریٰ کے معانی میں علماء کرام میں اختلاف ہے اور کسی نے حباریٰ سے مراد تیتر لیا ہے اور کسی نے بٹیر اور کسی نے چکور اور کسی نے حباریٰ سے مراد سرخاب لیا ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۵)

''حضرت ابراہیم بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے ذریعہ اپنے دادا حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔''

Marfat.com

طبی نقطہ نظر سے اس پرندے کا گوشت گرم خشک ہوتا ہے جس وجہ سے جسمانی حرارت کے لئے بڑا نفع بخش ہے۔ جس شخص کو جوڑوں کا درد رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ حباریٰ کا گوشت کبھی کبھار پکا کر کھاتا رہے جس سے اس کے مرض میں تخفیف رہے گی۔ فالج زدہ کے لئے بھی اس کا گوشت کھانا بہتر ہے۔ ایسا شخص جس کا جسم موٹاپے کی طرف مائل ہو تو اسے چاہئے کہ حباریٰ کے گوشت کا شوربے کا استعمال کثرت سے کرتا رہے جس سے اس کا جسم مزید موٹا ہونے سے رک جائے گا۔ بلغمی امراض کے لئے بھی اس کا گوشت بہت ہی اکسیر ہے۔ جن حضرات کا معدہ کمزور ہو تو انہیں حباریٰ کا گوشت روزمرہ کے استعمال میں لانا چاہئے جس سے ان کے جسم کی کمزوری دور ہو جائے گی کیونکہ یہ لاغر جسموں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ حباریٰ کا گوشت کھاتے رہنے سے فہم اور حافظہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو دق کا مرض لاحق ہو جائے جس سے بلغم کے باعث پھیپھڑے کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں، سینے کی اگلی اور پچھلی جانب ذرا سی ٹھنڈی ہوا کے باعث درد ہونے لگتی ہے تو ایسی صورت میں مریض کو چالیس یوم تک حباریٰ کا گوشت استعمال کروائیں جس سے مرض میں افاقہ ہو جائے گا اور اللہ عزوجل کو منظور ہوا تو مرض ختم بھی ہو سکتا ہے۔ الغرض اس پرندے کا گوشت ہر لحاظ سے جسم کے لئے بہت مفید ہے لہٰذا جب میسر آئے تو حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع میں اس کا گوشت کھا لینا چاہئے۔

مچھلی

حضور نبی کریم ﷺ نے مچھلی بھی کھائی ہے اور اسے ذبح سے بھی مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس لئے جو نہی کوئی مچھلی میسر آئے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ مچھلی کا گوشت زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے۔ مچھلی تازہ کھانی چاہئے۔ لاغر اور کمزور حضرات

Marfat.com

کے لئے بہت عمدہ ہے۔ مرض سل اور ذیابطیس میں فائدہ مند ہے۔ مچھلی میں پروٹین کی مقدار بہت زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے یہ گوشت کا بڑا اچھا بدل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سمندر میں کوئی جانور نہیں مگر اس کو اللہ نے بنی آدم کے لئے ذبح فرما دیا ہے۔" (دارقطنی)

اس حدیث میں ذبح شدہ جانور سے مراد مچھلی ہے تاکہ لوگ اسے استعمال میں لائیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَ اُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مِّيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللهُ اِلَيْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ

Marfat.com

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جیش خبط کے ساتھ جہاد میں شمولیت اختیار کی اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ ہمیں سخت بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی اچھال دی اور ہم نے اُس جیسی پہلے نہ دیکھی تھی یہ عنبر مچھلی تھی ہم اسے نصف ماہ تک کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ رزق کھاؤ جو اللہ عزوجل نے تمہاری جانب بھیجا اور اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ان میں سے بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔'' (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۴۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَ دَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَ الْجَرَادُ وَ الدَّمَانِ الْكَبِدُ وَ الطِّحَالُ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۱۸)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال فرما دیئے گئے۔ مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَا اَلۡقَاہُ الۡبَحۡرُ وَجَزَرَ عَنۡہُ الۡمَآءُ فَکُلُوۡا وَمَا مَاتَ فِیۡہِ وَطَغَا فَلَا تَاۡکُلُوۡہُ

(سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۴۱)

''حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے سمندر پھینک دے یا پانی اس سے دور ہو جائے اسے کھا لو اور جو اس میں مردہ تیرتی پھرے اسے نہ کھاؤ۔''

مچھلی تمام دنیا کے اکثر علاقوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ مچھلی عام طور پر دریا، سمندر، ندی نالوں اور تالابوں میں رہتی ہے اور وہیں اس کی افزائش نسل ہوتی ہے۔ اس لئے دنیا کے ہر خطے میں بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہے۔ بنیادی طور پر مچھلی لمبی ہوتی ہے، موٹائی اور چوڑائی، لمبائی کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ اس کے درمیان میں ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور دونوں سرے گاؤدم ہوتے ہیں۔ مچھلی کا آگے کی طرف منہ ہوتا ہے اور پیچھے کی طرف دم ہوتی ہے۔ مچھلیاں جسامت اور صورت میں ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہوتی ہیں۔ مچھلی منہ کے راستے پانی کو منہ میں داخل کرتی ہے اور گلپھڑوں کے ذریعے باہر نکالتی ہے اور اس طرح اس کا سانس لینے کا عمل جاری رہتا ہے۔

مچھلی کے گوشت کے اثرات اس کی نسل، علاقے اور آب و ہوا کے لحاظ سے قدرے مختلف ہیں۔ اس کی مشہور اقسام رہو، مہاشیر، تھیلا، کھگا، سنگھاڑا اور بام ہیں۔ ہر مچھلی کا ذائقہ ایک دوسرے سے تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے۔ بعض مچھلیوں میں کانٹے کم اور بعض میں زیادہ ہوتے ہیں۔ عموماً دریائی مچھلی اچھی تصور کی جاتی ہے۔ مچھلی کو تالابوں اور فارموں کے ذریعے سے پالا جا رہا ہے۔ پاکستان کے بے شمار

Marfat.com

علاقوں میں مچھلی مستقل طور پر پالی جانے لگی ہے۔

دوسرے حیوانی گوشت کی طرح مچھلی میں بھی گوشت، چربی، معدنی نمک اور وٹامنز اور ہڈیاں ہوتی ہیں۔ مچھلی کا گوشت دوسرے عام گوشت سے زیادہ طاقتور ہے کیونکہ مچھلی کے گوشت میں حراروں کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ جسم میں بہت جلد حدت پیدا کرتا ہے جس سے انسانی جسم میں قوتِ مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ مچھلی کا گوشت غذائیت میں بہت عمدہ ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ آواز میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ جسم کے غلیظ مادوں کو باہر نکال دیتا ہے اس لئے حکماء نے مچھلی کے گوشت کو نہایت ہی مفید قرار دیا ہے۔ مچھلی کھانے والے کا جسم فربہ ہو جاتا ہے اور جسم میں طاقت بڑھ جاتی ہے۔ سل دق اور خشک کھانسی کا مریض اگر گاہے بگاہے مچھلی کا گوشت کھائے تو اس کے لئے بہت نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت پیاس بہت لگاتا ہے اس کے لئے سرکہ کی سکنجبین فائدے مند ہے مگر مچھلی کے کچھ دیر بعد سکنجبین پی جائے تو پیاس کی شدت درست ہو جائے گی۔

صرف مچھلی کا گوشت زود ہضم ہے۔ اگر اس کے ساتھ روٹی کھائی جائے تو پھر مچھلی کا گوشت اور روٹی معمول کے مطابق ہضم ہو جاتے ہیں۔ چشموں میں پلی ہوئی مچھلی امراضِ چشم کے لئے بہت فائدے مند ہے۔ مچھلی کے گوشت میں ضرورت کے مطابق چکناہٹ بھی ہے لہٰذا کھانے کے بعد بھوک بڑھاتا ہے۔

مچھلی کے استعمال کی ایک اور صورت مچھلی کا تیل ہے جو آسانی کے ساتھ دستیاب ہے۔ اکثر دوائیوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مچھلی کا تیل دنیا بھر میں مچھلی سے حاصل کیا جا رہا ہے جسے وٹامن اے کی صورت میں دوائی کے طور پر کھلایا جاتا ہے۔ ذیابطیس کے مریض کے لئے مچھلی کا گوشت طبی طور پر نہایت ہی مفید ہے۔

Marfat.com

جراد

جراد ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جو عموماً فصلوں پر غولوں کی صورت میں آتا ہے اور فصل کھاتا ہے۔ شرعاً اس پرندے کا گوشت کھانا جائز ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ پرندہ عام ملتا تھا اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا گوشت کھا لیتے تھے۔

عَنْ اِبْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا تَاْکُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۱۵)

''حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات ایسے غزوات میں شمولیت اختیار کی جہاں ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی تناول فرمائی۔''

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَ دَمَانِ الْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَ الْجَرَادُ وَ الدَّمَانِ الْکَبِدُ وَ الطِّحَالُ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۱۸)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال فرما دیئے گئے۔ مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

جراد کا گوشت انتہائی مقوی اور مصفی ہے۔ جوڑوں کے درد والے لوگوں کو

Marfat.com

جراد کا گوشت کھانا چاہئے جس سے ان کا درد جاتا رہے گا۔ جس شخص کے جسم پر فاسد دانے نمودار ہو جاتے ہوں یا مہتے نکل آتے ہوں تو اس کے لئے اس کا گوشت بہت اچھا ہے۔ اسے ہمیشہ کھاتے رہنا دبلا پن پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی کو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو یا مشکل سے آتا ہو تو اسے چاہئے کہ سات یوم تک جراد کے سالن کے ساتھ روٹی کھائے تو اس کا مرض درست ہو جائے گا۔ جراد کا گوشت جذام اور بواسیر کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے البتہ مرگی کے مریضوں کے لئے یہ گوشت مضر ہے اس لئے انہیں جراد کا گوشت استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ عورتوں کے لئے بھی جراد کا گوشت نسوانی امراض میں بعض اطباء تجویز کرتے ہیں۔ اس گوشت کا مزاج گرم خشک ہے۔

خرگوش

خرگوش ایک جانور ہے جس کا گوشت اسلام میں حلال ہے۔ خرگوش دو طرح کے ہوتے ہیں یعنی جنگلی اور پالتو۔ دونوں کا گوشت شریعت اسلامیہ میں کھانا جائز ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے خرگوش کا گوشت کھانے کی ترغیب دی ہے۔ خرگوش کا گوشت کھانے کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِیْ بِفَخِذَیْهَا وَوَرِکَیْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهٗ

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ (مکہ مکرمہ سے ایک میل دور) مقامِ مرالظہران میں میں نے ایک خرگوش

Marfat.com

کو دوڑایا پھر اسے پکڑا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین حضور نبی کریم ﷺ کے پاس میرے ذریعے بھیجے۔ آپ ﷺ نے انہیں قبول فرما لیا۔" (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۴۷)

عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ اَمَيْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا

"حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے دو خرگوش پکڑے پھر انہیں ذبح کرنے کے لئے کچھ نہ پایا تو پتھر سے انہیں ذبح کیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا انہیں کھاؤ۔" (سنن نسائی جلد سوم حدیث ۴۳۱۹)

خرگوش کا گوشت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ مزاج کے لحاظ سے معتدل ہے مگر قدرے حرارت کی طرف تھوڑا سا مائل ہوتا ہے۔ زیادہ تر اس کے کولہوں کا گوشت پسند کیا جاتا ہے۔ معدہ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ اگر کسی شخص کو پتھری رہتی ہو تو وہ اسے مسلسل چند یوم تک استعمال میں لائے۔ حکماء کا کہنا ہے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر بذریعہ پیشاب خارج ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ جس شخص کو پیشاب جل کر آتا ہو تو خرگوش کا گوشت کھانے سے پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔ اس کی سری کا گوشت رعشہ کے مرض میں بہت مفید ہے۔ یرقان کے مرض کے دوران اس کا کھانا مرض میں افاقہ پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

حریرہ

حریرہ، گھی، آٹا، چینی اور دودھ ملا کر بنایا جاتا ہے۔ حریرہ کمزور آدمی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے بخار میں استعمال کرنے کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ حریرے میں اگر مغزیات شامل کر لئے جائیں تو یہ اور بھی مفید ہو جاتا ہے۔ حریرے کو تلبینہ بھی کہا جاتا ہے۔ پہلے وقتوں میں اکثر لوگ سردیوں کے موسم میں رات کو حریرہ تیار کر کے استعمال میں لاتے تھے مگر خوراک کے آسانی سے ملنے پر اس کا استعمال کم ہو گیا ہے کیونکہ حریرہ کو تیار کرنے میں محنت اور وقت درکار ہوتا ہے جس سے انسان جی چراتا ہے مگر حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے مطابق حریرہ کو گاہے بگاہے استعمال میں لایا جائے تو بہتر ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحَسَآءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَّجْهِهَا

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۲۱۰۷)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار چڑھ جاتا تو آپ ﷺ حریرہ کھانے کا حکم دیتے جو بنایا جاتا پھر اسے گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمزدہ قلوب کو تقویت پہنچاتا ہے

Marfat.com

اور مریض کے قلب سے تنگی کو دور کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی
پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل دور کرتا ہے۔"

بخار سے جسم میں فوراً نقاہت ہو جاتی ہے حریرہ اس نقاہت کو دور کرنے کے لئے انتہائی مفید ہے کیونکہ مقوی جسم ہوتا ہے اس لئے بخار سے کم ہونے والی قوت کو چند یوم میں بحال کر دیتا ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے بخار والے کو حریرہ دینے کی ترغیب دی ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۶۴۹)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہا مریض اور مرنے والوں کے لواحقین کے لئے تلبینہ یعنی حریرہ تیار کرنے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ سے مریض کے قلب کو سکون محسوس ہوتا ہے اور یہ غم کو دور کرتا ہے۔"

بخار سے دل میں پژمردگی پیدا ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں بے قراری اور پریشانی بڑھ جاتی ہے۔ حریرہ اس بے قراری کو دور کر دیتا ہے۔ دل میں سکون اور فرحت پیدا کرتا ہے جس سے غمزدہ دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۸۲)

''حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ جب ان کے کسی عزیز کا انتقال ہوتا اور اس کے لئے عورتیں جمع ہوتیں پھر جب وہ چلی جاتیں اور صرف گھر والے یا خاص عورتیں ہی رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ بنانے کا حکم دیا جاتا، پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اس کے اوپر ڈالا جاتا پھر آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اس سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے قلب کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض غم دور کرتا ہے۔''

حریرہ آنتوں کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ رفع حاجت کو معمول کے مطابق کر دیتا ہے۔ اعصاب کی قوت کو بحال کر دیتا ہے۔ عمل انہضام کو تیز کر دیتا ہے۔ الغرض حریرے کا ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

Marfat.com

ثرید

روٹی کو شوربے میں پکانا یا گوشت کے شوربے میں توڑ کر بھگونا تاکہ اچھی طرح گل جائے ثرید کہلاتا ہے۔ ثرید حضور نبی کریم ﷺ کو بہت پسند تھا اس لئے آپ ﷺ ثرید کو بڑی چاہت سے تناول فرماتے تھے۔ ثرید استعمال کرنے کے متعلق چند احادیث ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۸۴)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام کھانوں میں سے روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید بہت زیادہ پسند تھا۔''

حیس کا ثرید اس کھانے کو کہا جاتا ہے جو چھوہارے، گھی اور پنیر کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں شوربا ملانا چاہیں تو وہ بھی ملایا جا سکتا ہے۔ ایسا ثرید بہت لذیذ ہوتا ہے اور طاقت بخش ہوتا ہے۔ اسے کھانے سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور جسم تروتازہ ہو جاتا ہے۔ ایسا ثرید حضور نبی کریم ﷺ کو بہت پسند تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۶۳)

Marfat.com

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔''

ثرید کو چونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے بہت پسند فرمایا ہے اس لئے اسے کبھی کبھار ضرور کھانا چاہئے اس طرح آپ ﷺ کی سنت پر عمل ہو جائے گا۔ اس حدیث میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ سالن کو کناروں کی طرف سے کھانا شروع کرو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلَی الطَّعَامِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر فضیلت ہے اسی طرح ثرید کو تمام کھانوں پر (فضیلت) ہے۔''

اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے ثرید کی اہمیت کے باعث اسے دوسرے کھانوں سے افضل قرار دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَّلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ

Marfat.com

فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۱)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں بہت سے کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران، آسیہ رضی اللہ عنہا زوجہ فرعون کے علاوہ کوئی کامل نہیں گزرا اور عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسی ہی فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔''

ثرید چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کے نزدیک ایک بہترین غذا ہے کیونکہ اس میں جسمانی ضرورت مکمل طور پر پوری ہو جاتی ہے بلکہ اس کے بعد کسی اور غذا کی ضرورت نہیں رہتی اس لئے ثرید دوسرے تمام کھانوں سے فضیلت والا کھانا قرار دیا گیا ہے۔

عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَ الْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ

Marfat.com

يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ جَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَ مَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ رَاسِهٖ وَ قَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۱۶)

''حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ دے کر مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ میں مدینہ منورہ پہنچا اور آپ ﷺ اس وقت مہاجرین و انصار کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ پھر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم آگے بڑھے اور

Marfat.com

کھانا شروع کیا۔ میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھیرنا شروع کر دیا جبکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سامنے سے کھایا۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف اقسام کی خشک و تر کھجوریں تھیں۔ میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کیں جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کا دست مبارک پورے تھال میں گھوم رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! جہاں سے دل چاہے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک رنگ نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرۂ پرنور اور بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ بدل دیتی ہے۔"

بعض اطباء کا قول ہے کہ ثرید جسمانی توانائی اور غذائی لحاظ سے مکمل اور جامع غذا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصعَةٌ يَّحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُّقَالُ لَهَا الْغَرَّآءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَ سَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِّدَ فِيْهَا فَالْتَقَوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

Marfat.com

اَعْرَابِیٌّ مَّا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِیْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّلَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بہت بڑا برتن تھا جسے چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے اور اسے غراء کہا جاتا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور حضور نبی کریم ﷺ نمازِ چاشت ادا فرما لیتے تو اس برتن کو لایا جاتا اور اس میں ثرید بنایا ہوا ہوتا تھا۔ سب اس برتن کے گرد جمع ہو جاتے اور پھر جب لوگوں کی تعداد بڑھ جاتی تو حضور نبی کریم ﷺ دو زانو بیٹھ جاتے۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے متواضع بنایا ہے اور مجھے متکبر و سرکش نہیں بنایا۔ پھر فرمایا کہ اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی بلندی کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں برکت ہے۔'' (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۷۷۳)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّیَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ (دارمی)

Marfat.com

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب اُن کے پاس ثرید لایا جاتا تو اسے ڈھانپ دینے کا حکم دیتی تھیں یہاں تک کہ اُس کی بھاپ کی تیزی ختم ہو جاتی اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ بہت ہی برکت والا ہے۔''

طبی نقطہ نظر سے ثرید ایک زود ہضم غذا ہے اور اسے استعمال کرنے سے انسان بلغمی امراض۔ سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے استعمال سے گیس کا مرض کم ہو جاتا ہے لہٰذا حکماء نے اسے گاہے بگاہے استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے۔

کدو

سبزیوں میں حضور نبی کریم ﷺ کو کدو بہت پسند تھا اس لئے کدو کی سبزی کو استعمال کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ کدو کے استعمال کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجِيْءَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّآءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّآءِ وَيُعْجِبُهٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ فَمَازِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِى الدُّبَّآءُ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۶)

Marfat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا آپ ﷺ کے لئے شوربے والا کدو لایا گیا رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو تناول فرما رہے تھے (اور) کدو آپ ﷺ کو بہت پسند تھا جب میں نے دیکھا تو میں نے خود کدو نہیں کھائے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن کے بعد مجھے کدو بہت پسند ہو گئے۔''

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّآءَ يُقَطِّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكْثِرُ بِهٖ طَعَامَنَا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۷)

''حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ ﷺ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس کے ذریعہ کھانے میں زیادتی کرتے ہیں۔''

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خِيَاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَقَدِيْدٌ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۸۳)

''حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک درزی نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیا آپ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا رکھا گیا۔''

قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ حَوَالَى الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے میں اس دن سے مسلسل کدو کو پسند کرتا ہوں۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۸)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَتْ مَعِيَ اُمُّ سُلَيْمٍ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ رُطَبٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

Marfat.com

اَجِدُهٗ وَ خَرَجَ قَرِیْبًا اِلٰی مَوْلٰی لَهٗ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ یَاْکُلُ قَالَ فَدَعَانِیْ لِاٰکُلَ مَعَهٗ قَالَ وَ صَنَعَ ثَرِیْدَةً بِلَحْمٍ وَ قَرْعٍ قَالَ فَاِذَا هُوَ یُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ فَاُدْنِیْهِ مِنْهُ فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ وَ وَضَعْتُ الْمِکْتَلَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَاْکُلُ وَ یَقْسِمُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِهٖ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھے کھجوروں کا ٹوکرا دیا اور فرمایا کہ اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے جاؤں۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے اور اپنے ایک غلام کے ہاں کھانے پر مدعو تھے۔ میں بھی وہاں چلا گیا اور آپ ﷺ اُس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس غلام نے گوشت اور کدو کا ثرید تیار کیا تھا اور حضور نبی کریم ﷺ کدو کو انتہائی شوق سے تناول فرما رہے تھے۔ میں کدو کے ٹکڑے جمع کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھتا جاتا اور آپ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو گھر کی جانب روانہ ہوئے۔ میں نے کھجوروں کا ٹوکرا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ ﷺ اس میں سے خود بھی تناول فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی دیتے تھے

Marfat.com

یہاں تک کہ تمام کھجوریں لوگوں میں تقسیم فرما دیں اور وہ ٹوکرا ختم ہو گیا۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۰۲)

کدو چونکہ عام استعمال ہونے والی سبزی ہے اس لئے دنیا بھر میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ کدو ایک بیل کے ساتھ لگتا ہے جسے کسان حضرات کیاریوں کی صورت میں بوتے ہیں۔ دیکھنے کے اعتبار سے کدو کئی صورتوں کا ہوتا ہے یعنی گول، لمبا، سرخ کدو، سفید کدو، حلوہ کدو وغیرہ۔

جنگلوں میں اس کی ایک خودرو قسم بھی ملتی ہے جسے جنگلی کدو کہتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں کڑوا اور حجم میں مزروعہ اقسام سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مزروعہ اقسام میں بھی کڑوے کدو ملتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں کے عام کدو آدھ پاؤ سے ایک کلوگرام وزن تک ہوتے ہیں۔ ہندو پاک میں کدو بڑے شوق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے سبزی، رائتہ اور حلوہ کی صورت میں کھاتے ہیں۔

کدو ایک ہلکی غذا جو خود جلد ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا۔ خود جلد ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ بخار کے مریضوں کو بے حد مفید ہے۔ ایک اور روایت میں یہ بخار کے مبتلاؤں کو آرام اور سکون دیتا ہے۔

سنت نبوی ﷺ کے پیش نظر محدثین کے یہاں کدو کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور مختلف بیماریوں بلکہ کمزوریوں کے علاج میں بھی اسے بڑی عقیدت کے ساتھ کھایا جاتا رہا ہے۔

طبی نقطہ نظر سے کدو کے بہت سے فوائد ہیں۔ کدو میں زیادتی عقل اور اعتدالی دماغ کے جوہر ہیں۔ پیاس بجھاتا ہے۔ بخار کی حالت میں کدو کے بڑے

Marfat.com

ٹکڑے ہاتھوں اور پاؤں کی تلیوں پر ملنے سے بخار میں کمی ہو جاتی ہے۔

تپ دق کے مریض کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ زیادہ کدو کھانے والا سل سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے بیجوں کا تیل دماغ کی خشکی دور کر کے نیند لاتا ہے۔ نفث الدم (خون تھوکنا) صفرادی بخار، اندرونی اعضاء کے جریانِ کون اور مرضِ سِل و دق میں کدو اُبال کر اس کا پانی پلانا بڑا نافع ہے۔ (کتاب المفردات)

قابض چیزوں کے ساتھ کھایا جائے تو یہ قابض ہے ورنہ گوشت یا دال مسور کے ساتھ قبض کشا ہے۔ پیاس کو کم کرتا ہے۔ گرمی کے سر درد کو دور کرتا ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

سرکہ اور مرمکی کے ساتھ ملا کر کھانے سے جسم کے غلیظ مادے نکل جاتے ہیں۔ اگر اسے بہی (سفرجل) کے ساتھ پکا کر کھایا جائے تو جسم کو عمدہ غذائیت اور توانائی مہیا کرتا ہے۔

اسے عجبین کے ہمراہ گل حکمت کر کے پکایا جائے یا تنور میں رکھ کر گرم کر لیا جائے تو اس سے پانی نکلے گا۔ یہ پانی شدید بخار کی حدت کو کم کرتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے اور عمدہ غذا ہے۔ اس پانی میں سرکہ یا سنگترے کا رس ملا کر صفرا کے مریضوں کو دینے سے بہت ہی فائدہ ہو گا۔ کدو پکا کر اس کے پانی میں شہد ملا کر بلغمی امراض کے لوگوں کو پلانے سے سینے سے جمی ہوئی بلغم نکل جاتی ہے۔ کدو کو گھوٹ کر اسے سر پر لگانے سے کھوپری کی جلد کی جلن جاتی رہتی ہے۔

کدو، جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے۔ سدے کھولتا اور پیشاب آور ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے اور اس کو نمک اور رائی ملا کر پکانے سے مضر اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ صفرادی مزاج والے اگر انار شیریں اور سماق کے ساتھ کھائیں تو جسم پر پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کو سونگھنا بھی مفید ہے۔ کچے کدو کا رس نکال کر

Marfat.com

روغن گل ملا کر کان میں ڈالنے سے ورم جاتا رہتا ہے اور سر پر ملنے سے سر درد کو سکون ملتا ہے۔

پیلو

پیلو ایک درخت کا پھل ہے جو کچا ہو تو تلخ اور کسیلا ہوتا ہے۔ پکنے پر اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پکے ہوئے پیلوؤں کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ عام طور پر پیلو صورت میں گول اور چھوٹے ہوتے ہیں البتہ صحرائی درختوں کا پھل بڑا اور رس والا ہوتا ہے۔ پیلو کھانے والے منہ میں پیلو کو دبا کر اس کا رس چوس لیتے ہیں اور پھوک پھینک دیتے ہیں۔ پیلو کا درخت حجازِ مقدس میں بھی عام ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پسند فرمایا ہے۔ حدیث پاک میں اس کا ذکر یوں ہوا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكِبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مر الظہران کے مقام پر موجود تھے اور پیلو چن رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کالے کالے چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اور کوئی نبی ایسا

Marfat.com

نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔"

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ سیاہ پیلو کا استعمال طبی نقطہ نظر سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ پیلو بنیادی طور پر ایسا درخت ہے جو صحراؤں میں کثرت سے خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اسے صحرائی درخت کہا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر خودرو ہے۔ پیلو کے درخت پاکستان، ہندوستان، افریقہ، حبشہ، سوڈان، مصر، تنزانیہ اور حجازِ مقدس میں عام پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت اپنے پھل اور سایہ دار شاخوں کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔ اونٹ اور بکریاں اس کے پتوں کو شوق سے کھاتے ہیں جبکہ چرواہے پیلو کھا لیتے ہیں۔ اس کی لکڑی سرخ اور سخت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے دیمک نہیں لگتی۔ پیلو کے درخت کی اونچائی عموماً تیس سے چالیس فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کی چھال موٹی اور سفید ہوتی ہے۔ پیلو کے پھول سبز اور سفید ہوتے ہیں۔

اکثر اطباء نے پیلو کو دوائی کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر جالی اور محلول اورام ہے۔ پیلو کی کونپلوں کو روغن ابرسا میں پکا کر ناک میں ٹپکانے سے سر درد ختم ہو جاتا ہے۔ پیلو کے پھول سکھا کر پیس لیں پھر انہیں شہد میں ملا کر آنتوں کے مریضوں کو کھلائیں تو آنتوں کے زخم درست ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کو پیس کر روغن زیتون میں ملا کر جوڑوں کے درد کی جگہ پر مالش کرنے سے درد ختم ہو جاتا ہے۔ اسی تیل میں اگر روئی بھگو کر بواسیر کے مسوں پر لایا جائے تو وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض حکماء نے بڑے پیلو کے پھل کو مقوی قرار دیا ہے جو بھوک بڑھاتا ہے۔ باؤ گولہ سنگ گردہ اور مثانہ کے درد کو دور کرتا ہے۔ اس کی چھال کو پیس کر چھ ماشہ ہمراہ سات دانہ مرچ سیاہ سات دن تک کھانے سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ پیٹ کے کیڑے ختم کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔

پیلو کے درخت کی جڑوں کی سفید مسواک دانتوں کے لئے انتہائی مفید

Marfat.com

ہے۔ جو لوگ روزانہ پیلو کی مسواک کریں تو ان کے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جائیں گے کیونکہ مسواک کرنے سے مسوڑھوں کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جس سے دانتوں کے درد کا مرض لاحق نہیں ہوتا۔ اس کی مسواک بلغم کو بھی خارج کرتی ہے لہٰذا اس کی مسواک سے ہر مسلمان کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

چقندر

چقندر ایک سبزی ہے جو شلجم کی مانند ہے اور زمین میں ہوتی ہے۔ ذائقے کے اعتبار سے شیریں ہوتی ہے اور مزاج کے لحاظ سے گرم تر ہے۔ ورم اور ریاح کو تحلیل کرنے میں بڑی بے نظیر ہے۔ گوشت کے ہمراہ پکانے سے بڑا لذیذ بنتا ہے۔ ہمارے ہاں سلاد میں بھی چقندر استعمال ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی چقندر استعمال فرمایا ہے بلکہ اسے جو کے ساتھ ملا کر تناول فرمایا ہے اس لئے چقندر کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَ عَلِیٌّ مَّعَهٗ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَهْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّ شَعِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاَنَّہٗ اَوْ نَقُ لَکَ

''حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے پاس کھجوریں موجود تھیں جو میں نے پیش کیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے کھجوریں کھانا شروع کیں اور جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھجوریں کھانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم کھجوریں نہ کھاؤ تم ابھی کمزور ہو اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اُس وقت بیماری سے اٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا معدہ کمزور ہے اسے قبول نہیں کرے گا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو بیٹھ گئے اور پھر میں (حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے چقندر لائی جس میں جو ملائے گئے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! اسے کھاؤ یہ تمہارے لئے موافق ہے۔''

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ کُنَّا لَنَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ کَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ اُصُوْلَ السَّلْقِ فَتَجْعَلُہٗ فِیْ قِدْرٍ لَھَا فَتَجْعَلُ فِیْہِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِیْرٍ اِذَا صَلَّیْنَا زُرْنَاھَا فَقَرَّبَتْہُ اِلَیْنَا وَکُنَّا نَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا کُنَّا نَتَغَدّٰی وَلَا نَقِیْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ

Marfat.com

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے دن بہت خوشی ہوتی تھی کیونکہ اس دن ایک بوڑھی عورت ہمارے لئے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکاتی تھی اور اس میں چند دانے بھی ڈال دیتی تھی جب ہم نمازِ جمعہ ادا فرما لیتے تو اس بوڑھی عورت کے پاس چلے جاتے اور وہ اسے ہمارے سامنے رکھتی اور اس کی وجہ سے ہمیں جمعہ کے دن بہت خوشی ہوتی تھی اور ہم نمازِ جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے اور اللہ کی قسم! اس میں چربی یا کوئی اور چکنائی والی چیز نہیں ڈالی جاتی تھی۔'' (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۴۷۰)

چقندر ہمارے ملک پاکستان میں ضرورت کے مطابق کاشت کیا جاتا ہے۔ چقندر کا شلغمی حصہ اور پتے خوراک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ چقندر کو گوشت کے ساتھ ملا کر پکانے سے بڑا لذیذ سالن بنتا ہے۔ بعض لوگ چقندر کا اچار بھی ڈال لیتے ہیں۔ چقندر کی ایک قسم کی چینی بھی بنتی ہے مگر اس کی مٹھاس گنے کی چینی کی نسبت کم ہوتی ہے۔ اس کے پتے پالک کی طرح چوڑے ہوتے ہیں۔ طبی طور پر چقندر کے فوائد ذیل ہیں۔

چقندر رنگت کے اعتبار سے سفید اور سرخ ہوتا ہے اور ان دونوں کی تاثیر میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ چقندر کے پتے بعض امراض کے لئے بہت مفید ہیں۔ اگر کسی شخص کے بال گرتے ہوں تو اسے چاہئے کہ چقندر کا پانی نکال کر سر کو کچھ عرصہ دھوتا رہے اس طرح بال گرنے بند ہو جائیں گے۔ اگر کسی کے سر کے بالوں کی سکری ختم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ چقندر کے پتوں کو ابال کر اس سے وقتاً فوقتاً سر کو دھوئے تو اس کی سکری ختم ہو جائے گی۔

Marfat.com

جن لوگوں کے چہروں یا جسم پر داغ پڑ جاتے ہوں یا چھیپ ظاہر ہو جاتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ چقندر کو روزانہ کی خوراک میں کھانا شروع کر دیں چند ہفتوں میں چہرے کے داغ درست ہو جائیں گے۔ چقندر کا پانی جوؤں کو بھی ختم کرتا ہے لہٰذا جس کے سر میں جوئیں پڑ گئی ہوں تو اسے چاہئے کہ سر میں چقندر کا پانی لگائے چند یوم میں جوئیں ختم ہو جائیں گی۔ اگر جسم کے کسی مقام پر ورم ہو تو چقندر کا پانی نکال کر ورموں پر لگائے جس سے ورم دور ہو جائے گا۔ آگ سے جلے ہوئے جسم پر بھی چقندر کا پانی لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ چقندر کے پانی کو بادام کے روغن کے ساتھ ملا کر تھوڑا سا گرم کر کے کان میں ڈالنے سے کان درد ختم ہو جائے گا۔

چقندر کے پتوں کا پانی دانتوں کے درد کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کے پانی کو مسوڑھوں پر لگانے سے دانتوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ اگر سر کے بال کم ہوں تو چقندر کے پانی سے سر کو چند ماہ تک دھونا بالوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ سرخ چقندر کو پکا کر کھانے سے جسمانی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس کو پکاتے وقت اس میں روٹی اور سرکہ ڈال دیا جائے تو یہ جگر اور تلی کے امراض کے لئے بھی بہت ہی مفید ثابت ہو گا۔ اسے چند ہفتوں تک کھانے سے دردِ گردہ، دردِ مثانہ اور جوڑوں کے درد کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ بعض اطباء نے یہ بھی کہا ہے یہ مرگی کے مرض کو بھی کم کرتا ہے۔

سفید چقندر کا پانی جگر کی بیماریوں میں استعمال کرانے سے خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض حکماء کا قول ہے کہ چقندر کے قتلوں کو پانی میں ابال کر صبح ناشتے سے ایک گھنٹہ پہلے پی لینا بواسیر کے مرض میں افاقہ پیدا کرتا ہے۔

سرخ چقندر کو حکماء نے عورتوں کے لئے بڑا نفع بخش قرار دیا ہے۔ اگر کسی عورت کا رحم کمزور ہو تو اسے سبزی کے طور پر کچھ عرصہ سرخ چقندر کو استعمال کرنا

Marfat.com

چاہئے۔ جلد کے امراض میں بھی چقندر کا پانی استعمال کرنے سے مرض کم ہو جاتا ہے۔ بہرکیف چقندر کا استعمال ہر لحاظ سے گوناں گوں فوائد کا حامل ہے۔

میتھی (حلبہ)

یہ ایک مشہور ترکاری ہے جس کا استعمال سبزی کے طور پر عام کیا جاتا ہے۔ زرعی مقامات پر یہ ضرورت کے مطابق کاشت کی جاتی ہے۔ گرم ممالک کی نسبت سرد ممالک میں اسے کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ میتھی کی خوشبو زیادہ نہیں ہوتی۔ جب اسے خشک کرلیا جاتا ہے تو اس کی خوشبو میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خشک میتی کو بعض اوقات دوسرے سالنوں میں ملا کر کھایا جاتا ہے۔ اس کے فوائد کے پیش نظر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے استعمال کی اجازت دی ہے۔

عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشْفُوْا بِالْحُلْبَةِ (ذہبی)

''حضرت قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میتھی سے شفاء حاصل کرو۔''

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

لَوْ تَعْلَمُ اُمَّتِيْ مَا فِي الْحُلْبَةِ لَا شْتَرُوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا (ذہبی)

''میری امت کے افراد اگر میتھی کے فوائد سے آگاہ ہو جائیں تو وہ اسے سونے کے وزن کے برابر خریدنے سے گریز نہ کریں۔''

زاد المعاد میں منقول ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی ماہر طبیب کو بلواؤ جو ان کا معائنہ کرے چنانچہ حکیم حارث بن کلدہ کو بلایا گیا اور حارث بن کلدہ نے ''فریقہ'' تیار کرنے کا حکم دیا جس میں کھجور، جو کا دلیہ اور میتھی کا پانی ابال کر مریض کو نہار منہ شہد ملا کر گرم پلایا جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس نسخہ کو پسند فرمایا اور اس کے استعمال سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ صحت یاب ہو گئے۔

میتھی کا جوشاندہ پینے سے کھانسی کی شدت میں کمی واقع ہوتی ہے اور میتھی کا استعمال کھانسی کے امراض میں انتہائی مفید ہے کیونکہ کھانسی کی جتنی بھی ادویات ہیں وہ معدہ میں خیزش پیدا کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ پرانی کھانسی کے بیشتر مریضوں کو معدہ میں جلن اور بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ طب نبوی ﷺ میں میتھی اور سفرجل ایسی منفرد ادویہ ہیں جو کھانسی کے مرض سے نجات دلاتی ہیں مگر ساتھ ہی معدہ کی اصلاح بھی کرتی ہیں۔

میتھی سے ریاح خارج ہوتے ہیں۔ بواسیر کی شدت میں کمی آتی ہے اور پھیپھڑوں کی سوزش نہ صرف دور کرتی ہے بلکہ آئندہ کے لئے بھی بچاؤ کرتی ہے۔ اگر اس کے جوشاندہ سے سر دھوئیں تو سر کی خشکی کم کرتی ہے۔ ایک اور روایت کے مدنظر میتھی کے ساتھ جب الرشاد کو شامل کیا گیا تو اس سے سکری کو فائدہ ہوا بلکہ بال گرنے بھی کم ہو جاتے ہیں۔ میتھی کو پیس کر موم کے ساتھ ملا کر اگر سینہ پر لیپ کیا جائے تو چھاتی کے درد میں مفید ہے۔

کھمبی

یہ خود بخود اگنے والی نباتات میں سے ہے۔ برسات کے موسم میں باغوں اور نہروں کے کناروں کے ساتھ خود بخود اگ آتی ہے۔ یہ مزاج کے لحاظ سے سرد تر

Marfat.com

ہے۔ اس کا سالن بڑا لذیذ ہوتا ہے۔ یہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ سفید، سرخ اور سیاہ۔ صرف سفید کھمبی کھانے کے کام آتی ہے۔ باقی دو کے اثرات زہریلے ہوتے ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱)

"حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔"

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ کھمبی مَن کا حصہ ہے جو درحقیقت جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۵۳)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ هَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ هٰذَا مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ

"حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کے پانی میں آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔ یہ اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔" (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۸۱)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھمبی

Marfat.com

تمہارے فائدے کے لئے ہے یہ من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔ (ابونعیم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ فِیْهَا شِفَآءٌ مِنَ السَّمِّ وَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔'' (صحیح مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْاَةُ جَدْرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَیْنِ وَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ شِفَآءٌ مِنَ السَّمِّ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۵۵)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفاء ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا جب جنت مسکرائی تو کھنبی زمین پر اگ آئی اور جب زمین مسکرائی تو کبر یعنی ایک خوردرو کانٹوں والی جھاڑی نکل آئی۔

(طب نبوی ﷺ)

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُوءٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَأَتْ (صحیح مسلم)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ اسے اپنی ایک لونڈی کی آنکھوں میں بطورِ سرمہ استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔''

ان احادیث میں کھنبی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ من کے خاندان سے ہے۔ اس کی تفصیل کے بارے میں محدثین کی رائے یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کو اللہ عزوجل نے من اور سلویٰ کا تحفہ عطا فرمایا تو اس میں کھنبی بھی شامل تھی۔ من سے مراد کئی قسم کی خوردرو سبزیاں تھیں اور سلویٰ سے مراد پرندوں کا گوشت تھا۔ وہ سبزیاں اللہ عزوجل بنی اسرائیل کی سہولت کے لئے خودبخود اگا دیتا تھا جنہیں وہ مشقت کے بغیر استعمال کرتے تھے۔ ان سبزیوں میں کھنبی بھی شامل تھی اس لئے کھنبی اللہ عزوجل کا انمول عطیہ ہے۔ کھنبی نہ تو شدید سردی اور نہ ہی شدید گرمی کے موسم میں پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ معتدل اور خوشگوار موسم میں خودبخود دریاؤں، نہروں اور باغوں میں اگ پڑتی ہے۔

کھنبی بطورِ سالن استعمال ہوتی ہے کیونکہ اس میں سبزیوں جیسی غذائیت شامل ہوتی ہے۔ اس کا سالن جسم کے لئے بڑا مفید ہے مگر اس کا سالن صرف انہی

Marfat.com

علاقوں میں استعمال ہوتا ہے جہاں اس کی پیدائش عام ہے۔ بعض لوگ اسے گوشت کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں کیونکہ اس کے سالن کا ذائقہ بڑا لذیذ ہوتا ہے۔

طبی طور پر بھی کھنبی کے بے شمار فوائد ہیں۔ بالخصوص اس کا استعمال بصارت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ کہا جاتا ہے چند کھنبیاں دیگچی میں ڈال کر انہیں گرم کریں ان میں سے سفید پانی نکلے گا اس پانی کو شیشی میں محفوظ کر لیں یہ پانی آنکھ کے جالے کے لئے اکسیر ہے۔ اس پانی کے چند قطرے روزانہ چند یوم تک آنکھ میں ڈالیں تو جالا اتر جائے گا۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ اگر سرمہ کو کھنبی کے پانی میں کھرل کر کے آنکھوں میں استعمال کیا جائے تو یہ بصارت کی تیزی کا باعث بنتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط کرتا ہے اور گرنے سے روکتا ہے۔ اگر کسی کی آنکھ میں سوزش ہو تو اس کے لئے بھی یہ نفع بخش ہے۔ سوکھی کھنبی پیس کر دست والے کو دینے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

کھنبی کو سریش ماہی کے ساتھ کوٹ کر سرکہ میں مل کر بچوں کی بڑھی ہوئی ناف پر لگائیں تو وہ اپنے مقام پر چلی جاتی ہے۔ اسی چیز کو اگر ہرنیا کے مقام پر لگایا جائے تو انتہائی نفع بخش ہے۔ اسے پیس کر ان زخموں پر لگانا جو آسانی سے نہ بھرتے ہوں انتہائی فائدے مند ہے۔ اطباء نے کھنبی کو مدر البول، مخرج بلغم، مسہل، دودھ پیدا کرنے والی اور پسینہ کو روکنے والی قرار دیا ہے۔ اگر کھنبی کو شہد میں ملا کر بخار موتی جھرہ اور ٹائی فس میں دیں تو شفاء حاصل ہوگی۔ ایسے ہی تھوک میں خون آنے، تپ دق، پرانی کھانسی میں بھی کھنبی کا استعمال یکساں مفید ہے۔ الغرض حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث کے مطابق کھنبی کا استعمال ہر لحاظ سے فائدے مند ہے لیکن اس کے استعمال میں احتیاط لازم ہے۔ کھنبی کی وہی قسم فائدہ دے گی جس میں زہریلے اثرات نہ ہوں گے اس لئے صرف سفید کھنبی کو استعمال میں لایا جائے کیونکہ وہی فائدے مند ہے۔

Marfat.com

کھجور

کھجور ایک درخت کا پھل ہے اور جزیرۂ عرب میں کھجور وافر پائی جاتی ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کا بکثرت استعمال فرمایا ہے اور یہ آپ ﷺ کو بے حد پسند تھی۔ آپ ﷺ اسے بطورِ غذا بھی استعمال کیا کرتے تھے لہٰذا کھجور کا استعمال سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے اور طبی اعتبار سے اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کھجور کا نیا پھل آتا تو درختوں سے نئی کھجوریں اتارتے تو سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ انہیں تناول فرماتے اور برکت کی دعا کیا کرتے تھے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَّمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے گا تو اسے اُس روز زہر یا جادو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۸۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۳۳)

Marfat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پرانی کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے ان میں سے عمدہ عمدہ چھانٹ لیں اور انہیں تناول فرمایا۔''

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْعُ اَهْلُ بَیْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ یَا عَائِشَةُ بَیْتٌ لَّا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا (جامع ترمذی جلد اول حدیث ۱۸۷۲)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس گھر میں کبھی فاقہ نہیں ہوتا جس گھر میں کھجوریں موجود ہوں اور ایک اور روایت کے الفاظ ہیں جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں اس گھر والے فاقہ سے ہیں (اور) ایسا دو تین مرتبہ فرمایا۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ تَمْرَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ ثُمَّ یُنَاوِلُهٗ اَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهٖ مِنَ الْوِلْدَانِ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۲۹)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں جب پہلا میوہ لایا جاتا تو

Marfat.com

آپ ﷺ یوں دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ

پھر جو بچے آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے تو ان میں سب سے چھوٹے بچے کو وہ عنایت فرما دیتے تھے۔"

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِیًا یَأْكُلُ تَمْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ یَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِیْعًا (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۷۸ تا ۲۷۹)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں تناول فرما رہے تھے اور ایک اور روایت میں ہے ان میں سے جلدی جلدی تناول فرما رہے تھے۔"

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّ شَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا یَمْلَأُ بَطْنَهٗ (شمائل ترمذی حدیث ۳۴۶)

"حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں تناول نہیں فرماتے؟

Marfat.com

بے شک میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس اتنی بھی خشک کھجوریں نہ تھیں کہ جنہیں آپ ﷺ سیر ہو کر کھاتے۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهٗ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۴۱۱)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملا کر دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے اس کی اجازت حاصل کر لے۔"

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ كُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِيْدِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَ يَقُوْلُ بَقِيَ ابْنُ اٰدَمَ حَتّٰى اَكَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِيْدِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۳۰)

"ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم تازہ کھجوروں کے ساتھ خشک کھجور اور نئی کھجور کے ساتھ پرانی کھجور ملا کر کھایا کرو اس سے شیطان ناراض ہوتا ہے اور کہتا ہے انسان زندہ رہے گا جب تک وہ نئی کھجور کو پرانی کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتا رہے گا۔"

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

Marfat.com

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدِكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ
فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ
حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس قدرے دن چڑھنے کے بعد تشریف لاتے اور فرماتے کہ تمہارے پاس اس وقت کھانا ہے؟ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے میں نے روزہ کی نیت کی۔ پھر ایک دن آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمیں کہیں سے تحفہ آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھجور کا حلوہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں صبح سے روزہ سے ہوں پھر حلوہ تناول فرمالیا۔'' (شمائل کبریٰ جلد اوّل صفحہ ۷۴)

کھجور مشرقِ وسطیٰ، شمالی افریقہ، امریکہ اور ایشیائی ممالک میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ حجازِ مقدس، عراق، شام اور اردن کھجور کے گھر ہیں۔ پاکستان میں بھی کئی علاقوں میں کھجوروں کے باغ ہیں۔ کھجور کا درخت بنیادی طور پر گرم علاقوں میں پیدا ہوتا ہے اور انہی علاقوں میں پھل دیتا ہے۔ کھجور کے درخت کی اونچائی بعض جگہوں پر سو فٹ تک ہو جاتی ہے۔ حجازِ مقدس کے مشرقی ساحلی علاقوں میں کھجوروں کے کئی باغات ہیں جہاں بے پناہ کھجور پیدا ہوتی ہے۔ کھجور کے درخت کی اوسط عمر ۱۵۰

Marfat.com

سال تک ہے۔ اس کی شاخیں اور لکڑی کارآمد ہے۔

کھجور میں بے پناہ غذائی قوت موجود ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کھجور کا کثرت سے استعمال کیا ہے اور امت کو بھی کھجور کے استعمال کی ترغیب دی ہے۔ کھجور کو درخت سے اتارنے کے بعد مختلف طریقوں سے پختہ کیا جاتا ہے۔ کھجور میں بنیادی طور پر پروٹین، نشاستہ، سوڈیم میگنیشم، آئرن، فاسفورس، سلفر اور کلورین پائے جاتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں صحت کی بقاء کے لئے انتہائی مفید ہیں۔ کھجور مزاج کے اعتبار سے گرم تر ہے۔ صالح خون پیدا کرتی ہے لہٰذا جن لوگوں کے جسم میں خون کی کمی ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ روزانہ چند کھجوریں کھانا اپنا معمول بنالیں اس طرح ان کے جسم میں خون کی افزائش بڑھ جائے گی اور جسم فربہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ کھجور کھانے سے قوت بحال رہتی ہے۔

کھجور معدہ کی قوت کے لئے اکسیر ہے لہٰذا جن بچوں یا نوجوانوں کی قوتِ ہاضمہ کمزور ہو تو ان کے والدین کو چاہئے کہ انہیں کم از کم چالیس یوم تک روزانہ تین کھجور صبح اور تین کھجور شام کو استعمال کروائیں اس طرح ان کا معدہ ہر چیز ہضم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ کھجور جگر کو بھی قوت دینے والی غذا ہے کیونکہ جگر جسم کا ایک ایسا حصہ ہے جس کا تعلق خون کی تولید سے ہے۔ اس سے اس کا ہر حال میں قوی اور درست ہونا انتہائی ضروری ہے لہٰذا جو حضرات کھجور کے استعمال کو اپنی خوراک میں شامل کر لیتے ہیں ان کا جگر مضبوط رہتا ہے۔ ایسے لوگ جن کا مزاج بارد ہو اور انہیں ٹھنڈی تاثیر والی اشیاء ہضم نہ ہوتی ہوں تو انہیں چاہئے کہ کھجوریں کھاتا رہا کریں اس سے ان کے بارد مزاج میں پیدا ہونے والے امراض کبھی پیدا نہ ہوں گے۔

کھجور کی گٹھلی بھی بڑی کارآمد ہے۔ اگر اس کی گٹھلی کا پسا ہوا سفوف اسہال کے مریض کو دیا جائے تو اس کے اسہال بند ہو جائیں گے۔ گٹھلی کی راکھ بہتے ہوئے

Marfat.com

خون بند کرنے کے لئے بڑی مفید ہے۔ یہی راکھ زخموں کو صاف کرتی ہے۔ کھجور کی جڑ پتوں اور گٹھلی کا منجن اگر دانتوں کی صفائی کے لئے استعمال کیا جائے تو دانت صاف ستھرے رہیں گے۔ دانتوں پر کبھی میل جمع نہ ہوگا۔ منہ کا تعفن دور ہوتا رہے گا۔ یہی منجن دانتوں کے درد کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ راکھ ملنے کی بجائے اگر دانت درد کے وقت کھجور کو پانی میں پکا کر اس کی کلیاں کی جائیں تو دانتوں کا درد جاتا رہے گا۔

کھجور اعصابی کمزوری کے لئے بھی بڑی بے نظیر ہے لہٰذا اعصابی کمزوری دور کرنے کے لئے اسے دودھ میں پکا کر استعمال کیا جائے۔ طب یونانی بہت سی اعصابی دواؤں میں کھجور استعمال کی جاتی ہے۔ بعض حکماء نے کہا ہے کہ کھجور مخرج بلغم اور مقوی باہ بھی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے۔ ملین اور پیشاب آور بھی ہے۔ بخار یا کسی اور بیماری کی وجہ سے اگر کسی میں کمزوری پیدا ہوگئی ہو تو اسے چاہئے کہ کھجوروں کو دھو کر دودھ میں ابال لے اور ایسے دودھ کو روزانہ چند یوم تک پئے اس طرح اس کے جسم کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ تپ دق کے مریضوں کے لئے بھی کھجور بڑی نفع بخش ہے۔ جو بچے کمزور ہوں ان کی کمزوری دور کرنے کے لئے خشک کھجوروں کا سفوف بنا لیں اور اس میں گری، بادام، پستہ، قرنفل سونٹھ بھی شامل کر لی جائے تو بچوں کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ کھجور کا عرق اور جوشاندہ بھی جسم کے لئے تسکین بخش ہے لہٰذا گردوں کی سوزش، پتھری اور پرانے سوزاک کے لئے کھجور کا جوشاندہ نفع بخش ہے۔

کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر بواسیر کے مسوں کو دھونی دینا مرض کے خاتمے کا باعث بنتا ہے۔ کھجور کے درخت میں جس جگہ پھول نکلتے ہیں وہاں پر کونپلوں سے پہلے ایک لیس دار گاڑھا شیریں مادہ جمع ہو جاتا ہے جو طبی نقطہ نظر سے انتہائی مفید ہے۔ یہ مواد ذائقے میں دودھ اور بادام جیسا ہوتا ہے۔ اسے کھانے سے قبض ہوتی ہے جس سے دست رک جاتے ہیں۔ سینے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ تھوک میں اگر

Marfat.com

خون آنے کی شکایت ہو تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھانسی جاتی رہتی ہے۔ آواز میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ کھجور کا یہ گابھا صفرا اور خون کے جوش میں بھی بڑا مفید ہے۔ گردوں کی سوزش کو رفع کرتا ہے۔ الغرض کھجور کا استعمال ہر لحاظ سے انسانی صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔

تربوز

قدیم عربی میں تربوز کو ''بطیخ'' کہا جاتا تھا مگر موجودہ زمانے میں عربوں نے خربوزے کو بطیخ کہنا شروع کر دیا لیکن اکثر محدثین نے بطیخ سے مراد تربوز ہی لیا ہے۔

تربوز گرم علاقوں کا مشہور پھل ہے اور یہ ایک بیل کے ساتھ لگتا ہے۔ اس کی پیداوار مشرقِ وسطیٰ، ہندوستان و پاکستان میں کثرت سے ہوتی ہے اور نجد و حجازِ مقدس میں بھی اس کی پیداوار ہوتی ہے۔ تربوز کی بیل کی افزائش کے لئے ریتلا علاقہ زیادہ موزوں تصور کیا جاتا ہے اور ریتلے علاقے کا تربوز میٹھا اور سرخ ہوتا ہے۔ اس کا مزاج سرد ہے اور موسم گرما میں اس کا استعمال گرمی کی حدت کو کم کرتا ہے اور قلب کو تقویت پہنچاتا ہے۔ تربوز کی انہی خصوصیات کے پیش نظر حضور نبی کریم ﷺ نے اسے استعمال فرمایا ہے اور اطباء کے نزدیک بھی تربوز کے بے شمار فوائد ہیں۔

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ یُکْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۱)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بے شک حضور نبی کریم ﷺ تربوز کو تر کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے

Marfat.com

اور اس (کھجور) کی گرمی سے اس (تربوز) کی ٹھنڈی سے توڑی جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے۔"

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرَّطَبَ بِالْبَطِّيْخِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۲۶)

"حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کے ساتھ تر کھجوریں تناول فرماتے تھے۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَطِّيْخُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ وَاَيْمَانٌ يَغْسِلُ الْمَثَانَةَ يُنَظِّفُ الْبَطْنَ وَيُكْثِرُ مَاءَ الظَّهْرِ وَيُعِيْنُ عَلَى الْجِمَاعِ وَيُنَقِّي الْبَشَرَةَ وَيَقْطَعُ الْاَبْرِدَةَ (مسند فردوس)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی ریحان کے ساتھ، یہ مثانہ کو دھو کر صاف کرتا ہے، پیٹ کو صاف کرتا ہے، کمر سے پانی نکالتا ہے، باہ میں اضافہ کرتا ہے، چہرے میں نکھار پیدا کرتا ہے اور جسم سے ٹھنڈک کو ختم کرتا ہے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو تربوز بہت پسند تھا اور آپ ﷺ اسے شوق سے تناول فرماتے تھے۔ طبی طور پر تربوز پیشاب آور ہے، جلد ہضم ہونے والا پھل ہے۔ اگر گردے اور مثانے میں پتھری ہو تو اسے نکالتا

Marfat.com

ہے۔ ہاضمہ کی خرابی میں اسے ادرک کے ساتھ ملا کر دینا مفید ہے۔ بخار کا مریض اگر تربوز کو سرکہ کی سکنجبین کے ساتھ کھائے تو شفاء پائے گا۔ اگر کسی کے چہرہ پر ورم رہتا ہو تو اسے کھانے سے ورم درست ہو جائے گا۔

حکماء کا کہنا ہے کہ بنیادی طور پر تربوز مفرح، پیشاب آور، پیٹ سے جلن اور سوزش کو رفع کرنے والا، غذائیت سے بھرپور ہے۔ اس کے بیج پیٹ سے کیڑے نکالتے ہیں۔ اس کا جوس پیاس بجھاتا ہے۔ اس کے جوس میں چینی اور زیرہ ملا کر گردہ، مثانہ اور پیشاب کی نالی کی سوزشوں میں دینا مفید ہے۔ یہ نسخہ جگر کی سوزش اور یرقان میں بھی مفید ہے۔ تربوز کھانے سے معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

ککڑی

ککڑی کو پنجابی میں کھیرا کہا جاتا ہے۔ یہ ہمارے ہاں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ککڑی کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھائی ہے اس لئے ککڑی یعنی کھیرے کا کھانا بھی سنت رسول اللہ ﷺ ہے لہٰذا جب کھیرا میسر ہو تو اسے استعمال میں لائیں تاکہ سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل ہو۔ ہمارے ہاں کھیرا اکثر سلاد میں کاٹ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے عام حالت ہی میں نمک اور مرچ لگا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ یہ مزاج کے لحاظ سے سرد ہے اس لئے گرمیوں کے موسم میں حدت کو کم کرنے اور جگر کو تسکین پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوریں ککڑی کے ساتھ تناول فرماتے

Marfat.com

دیکھا ہے۔" (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب میری شادی کے دن نزدیک تھے تو میری والدہ کو میرے جسم کے متعلق فکر لاحق ہوئی آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے چند دن تک تازہ ککڑی کھلانا شروع کر دیں جن کے کھانے سے میرا جسم پہلے سے بہت عمدہ ہو گیا۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمِّيْ تُعَالِجُنِيْ لِلسُّمْنَةِ تُرِيْدُ اَنْ تُدْخِلَنِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى اَكَلْتُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ كَاَحْسَنِ سُمْنَةٍ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۲۴)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے فربہ کرنے کی کوشش کی تاکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے ککڑی کے ساتھ کھجور کھلائی جس کے بعد میں کافی فربہ ہو گئی۔"

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ اَجْرٍ مِّنْ قِثَّآءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّآءَ فَاَتَيْتُهُ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حِلْيَةٌ قَدْ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَاَ يَدَهٗ فَاَعْطَانِيْهِ وَعَنْهَا

Marfat.com

قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِیْ مِلْاَ کَفِّهٖ حُلِیًّا اَوْ قَالَتْ ذَهَبًا

(شمائل ترمذی حدیث ۱۹۲)

''حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے تازہ کھجوروں کا تھال دیا اور اس کے اوپر ککڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ چچا نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپ ﷺ کو ککڑیاں بہت پسند تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اُس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیورات رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اس میں سے مجھے بھی دیا۔ حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑیاں لائی تو آپ ﷺ نے ہاتھ بھر کر مجھے سونا دیا۔''

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ککڑی کا استعمال انسانی جسم کے لئے سکون بخش ہے۔ طبی نقطہ نظر سے کھیرے میں وٹامن بی اور وٹامن سی کی کچھ مقدار پائی جاتی ہے اور پپسین بھی ہے جس سے معدے میں غذا ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ گوشت کو ہضم کرنے والا جوہر بھی اس میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ جسم میں قوتِ مدافعت کا مددگار بن جاتا ہے۔ کھیرے میں مٹھاس اور نشاستہ معمولی مقدار میں ہوتی ہے اس لئے جن بیماریوں میں میٹھی چیز منع ہے ان میں کھیرا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا پانی کیڑے مارنے میں بڑا مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

اطباء کا قول ہے کہ کھیرے کا استعمال سکون بخش ہے۔ اگر کسی کے معدہ اور آنتوں میں گرم ادویات اور مصالحہ جات کے استعمال سے سوزش ہو گئی ہو تو کھیرے کے استعمال سے سے معدہ اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ مثانہ کی سوزش اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کے چھلکے پیس کر کتا کاٹے ہوئے شخص کو کھلائے جائیں تو اسے بے حد فائدہ ہو گا۔ بعض اطباء کا یہ بھی قول ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھیرے کا استعمال معدے میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے جو جسم کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اس لئے اس کی ٹھنڈک کو اعتدال پر رکھنے کے لئے کھیرے کے ساتھ گرم اشیاء یعنی کھجور اور شہد وغیرہ کا استعمال بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کھیرے کو کھجوروں کے ساتھ استعمال فرمایا ہے۔ کھیرا ایک ایسی سبزی ہے جسے کچا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھیرے کو چھیل کر کھائیں اس کے اوپر نمک اور کالی مرچ ڈال لیں تو بہت بہتر ہے کیونکہ اس طرح اس کی لذت اور غذائیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھیرے کا استعمال خوراک ہضم کرتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ کھیرے کے بیج نکال دیں اور چھلکا اتار دیں اور گودے کو خشک کر کے پیس لیں پھر اسے شہد میں ملا کر آنتوں کی بیماریوں میں استعمال کروائیں بے حد فائدہ ہو گا۔

اطباء کا قول ہے کہ کھیرا جگر سے سدے نکالتا ہے اور پیشاب کھل کر لاتا ہے۔ گرمی کے اسہال میں بھی فائدے مند ہے۔ کھیرے کے پانی میں حسب ضرورت مصری ملا کر پینے سے معدہ اور آنتوں کے تمام صفراوی مادے نکل جاتے ہیں۔ یرقان کو نفع دیتا، حیض اور پیشاب لاتا ہے۔ کھیرے کو گرم راکھ میں دیر تک رکھ کر اس کا پانی نکال کر بخار کے مریضوں کو پلانا مفید ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا حلوہ بنانے کی بھی ترکیب لکھی ہے کہ کھیرے کے گودے کو گھی میں بھون لیں۔ کل وزن کا

Marfat.com

چوتھائی چینی ملائیں اور میدہ ملا کر قوام بنالیں۔ اس میں زعفران بھی ملا سکتے ہیں اور یہ حلوہ بخار کے بعد کمزوری کے لئے بھی انتہائی مفید ہے۔

کھیرے کے بیج پیشاب آور ہونے کے ساتھ نالی کی جلن کو دور کرتے ہیں۔ ورم جگر اور تلی تحلیل کرتے ہیں۔ سوزش کی وجہ سے پیدا ہونے والی کھانسی میں مفید ہیں۔ پھیپھڑوں کے زخم مندمل کرتے ہیں اور ان کی سوجن دور کرتے ہیں۔

کھیرے کے رس کو زیتون یا تلی کے تیل میں ملا کر اتنا پکائیے کہ صرف تیل رہ جائے۔ یہ تیل مثانہ کی پتھری نکالنے کے لئے پلایا جاتا ہے۔ اعصابی کمزوری میں بھی اس کی مالش انتہائی مفید ہے۔ کھیرے کے بیج دوسرے مغزوں کے ساتھ ملا کر بے شمار ادویات میں استعمال ہوتے ہیں اور انتہائی فائدے مند ثابت ہوتے ہیں۔

خربوزہ

بعض محدثین کے قول کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ نے خربوزہ بھی استعمال کیا ہے لہٰذا خربوزہ کھانا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یہ ایک مشہور پھل ہے جو بیل کے ساتھ لگتا ہے۔ خربوزہ کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرِيْزِ وَالرُّطَبِ

(شمائل ترمذی حدیث ۱۸۹)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خربوزہ تر کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے دیکھا ہے۔"

خربوزہ برصغیر پاک و ہند میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں پنجاب اور سندھ کے علاقے میں اسے بڑے اہتمام کے ساتھ بویا جاتا ہے۔

Marfat.com

بظاہر اس کا چھلکا زرد ہوتا ہے۔ بعض علاقوں کے خربوزوں پر سبز دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔ میٹھے خربوزے کو بہت اچھا سمجھا جاتا ہے کیونکہ کوئی خربوزہ پھیکا اور کوئی شیریں ہوتا ہے۔ خربوزہ مزاج کے لحاظ سے اوّل درجے میں گرم تر ہے۔ اس کی مقدار خوراک بقدرِ ہضم ہے۔

خربوزے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبض کشا اور پیشاب آور ہے اس لئے قبض کے مرض میں بہت مفید ہے۔ کھانے کے بعد اسے کھانے سے قبض دور ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی تری سے آنتوں کی خشکی دور ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو گردے میں پتھری کی تکلیف رہتی ہے تو انہیں گاہے بگاہے خربوزہ استعمال کرتے رہنا چاہئے اس سے مرض میں قدرے افاقہ رہنے لگتا ہے۔ خربوزہ گردوں کی اصلاح بھی کرتا ہے۔ اس کے چھلکوں کا نمک دردِ گردہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اُطباء کا قول ہے کہ خربوزہ سے پیٹ کے کیڑے بھی مر جاتے ہیں۔ اس کا استعمال نظر کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ خربوزے کے بیج بھی جسمانی قوت کے لئے بعض ادویات کے ساتھ ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان بیجوں کی خاصیت بھی گرم تر ہے۔ اس کے مغز گردہ مثانہ اور آنتوں کو صاف کرتے ہیں۔ اس کے بیجوں کے مغز کا استعمال چہرے کی سیاہی کو زائل کرتا ہے۔ اس کے بیج جالی بھی ہیں اس لئے لوگ انہیں پیس کر چہرے پر لیپ کرتے ہیں۔

شہد

شہد حضور نبی کریم ﷺ کو بہت پسند تھا۔ جب بھی آپ ﷺ کو شہد میسر آتا تو آپ ﷺ اسے نوش فرماتے۔ شہد غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے۔ شہد ایک مکھی سے حاصل ہوتا ہے اور یہ اللہ عزوجل کی حکمت ہے کہ وہ پھلوں کا رس چوس کر ایک

Marfat.com

چھتے کی صورت میں شہد جمع کرتی ہے اور پھر اسے چھتے سے شہد نکال کر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں شہد کی مکھی کی تعریف کی ہے۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (النحل:٦٩-٦٨)

''اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ وہ پہاڑوں اور درختوں اور ان چھپروں میں جنہیں وہ بناتے ہیں اپنے گھر بنائے پھر ہر قسم کے پھلوں سے رس چوس کر اپنے رب کی قائم کردہ راہ پر چلتی ہے اس کے پیٹ میں سے مختلف رنگوں کا پینے والا شہد نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے بے شک اس میں تفکر کرنے والی قوم کے لئے نشانی ہے۔''

شہد کی مکھیوں کو اللہ عزوجل نے اپنی طرف سے یہ بات سمجھائی وہ پہاڑوں میں درختوں میں اور چھتوں میں شہد کے چھتے بنائے۔ اس ضعیف مخلوق کے اس گھر کو دیکھیے کتنا مضبوط، کیسا خوبصورت اور کیسی کاریگری کا ہوتا ہے۔ پھر اسے ہدایت کی اور اس کے لئے مقدر کر دیا کہ یہ پھلوں کے، پھولوں کے اور گھاس پات کے رس چوستی پھرے اور جہاں چاہے آئے لیکن واپس لوٹتے وقت سیدھی اپنے چھتے کو پہنچ جائے چاہے بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہو، چاہے بیابان کے درخت ہوں، چاہے آبادی کے بلند مکانات اور ویرانے کے سنسان کھنڈر ہوں۔ یہ نہ راستے بھولے، نہ بھٹکتی

Marfat.com

پھرے خواہ کتنی ہی دور نکل جائے لوٹ کر اپنے چھتے میں اپنے بچوں، انڈوں اور شہد میں پہنچ جائے۔ اپنے پروں سے موم بنائے، اپنے منہ سے شہد جمع کرے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ
غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ
اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ
مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا
فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ○ (محمد:۱۵)

”جنت کا حال یوں ہے جس اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے اس میں ایسی نہریں ہیں جس کے پانی کا ذائقہ بدمزہ نہیں ہوتا اور دودھ کی ایسی نہریں ہیں جن کے مزے میں تبدیلی نہیں ہوتی اور شراب کی ایسی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے بڑی لذت آمیز ہیں اور مصفٰی شہد کی نہریں ہیں اور اہل جنت کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی کیا ان لوگوں کی آسودگی ہمیشہ آگ میں رہنے والوں کی مانند ہے نہیں اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔“

جنت میں شہد کی نہریں بھی ہیں جو بہت صاف اور خوشبودار ہیں۔ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ جب وفد میں آئے تو حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا جنت میں کیا کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا صاف شہد کی نہریں اور بغیر نشہ کے ...

Marfat.com

کرنے والی شراب کی نہریں اور نہ بگڑنے والے دودھ کی نہریں اور خراب نہ ہونے والے شفاف پانی کی لہریں اور طرح طرح کے میوہ جات، عجیب وغریب، بے مثل و تروتازہ اور پاک صاف بیویاں جو صلحاء کو ملیں گی اور خود بھی صالحہ ہوں گی۔ دنیا کی لذتوں کی طرح ان سے لذتیں اٹھائیں گے اور وہاں بال بچے نہ ہوں گے۔ (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ شہد کو اللہ عزوجل نے خصوصی فوائد کے ساتھ بنایا ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے خود بھی شہد استعمال کیا اور اسے کھانے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۸)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد بے حد پسند تھا۔"

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔

مدارج النبوۃ میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ ﷺ علی الصبح شہد پانی میں ملا کر نوش فرمایا کرتے تھے اور جب کچھ وقت گزر جاتا اور بھوک محسوس ہوتی تو جو میسر ہوتا تناول فرمالیتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَآءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۵۲)

Marfat.com

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شفاء دینے والی دو چیزوں کو خود پر لازم کرلو (ایک) شہد اور (دوسرا) قرآن کو۔"

قرآن مجید روح اور جسم یعنی دونوں کے امراض کا مجرب علاج ہے اور شہد صرف جسمانی امراض کی بہترین دوا ہے۔

ابن جریر نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفاء چاہے تو قرآن مجید کی کسی آیت کو صحیفے پر لکھ لے اور اسے بارش کے پانی سے دھو لے اور اپنی بیوی کے مال سے اس کی اپنی رضامندی سے پیسے لے کر وہ شہد خرید لے اور اسے پی لے پس اس میں اس وجہ سے شفاء آجائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ غَدَاوَتٍ کُلِّ شَهْرٍ لَمْ یُصِبْهُ عَظِیْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۵۰)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرو اسے کوئی بڑی بیماری نہیں آئے گی۔"

اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد چاٹنا معمول بنائے گا وہ انشاء اللہ العزیز بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

شہد کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ سفید، زرد، سرخ وغیرہ جیسے پھل، پھول اور جیسی زمین۔ اس ظاہری خوبی اور رنگ کی چمک کے ساتھ اس میں شفاء بھی ہے اور

Marfat.com

بہت سی بیماریوں کو اللہ عزوجل دور کر دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَّ اَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۶۴۰)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے۔ اوّل پچھنے لگانے والے کے نشتر میں، دوم شہد کے گھونٹ میں اور سوم آگ کے داغ میں مگر میں اپنی امت کو داغنے سے منع فرماتا ہوں۔''

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اِسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَهٗ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۶۴۴)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے شہد پلاؤ۔ وہ شخص گیا اور اس نے اپنے بھائی کو شہد پلایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ وہ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کو افاقہ نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور اس نے دوسری مرتبہ بھی بھائی کو شہد پلایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ وہ دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اسے افاقہ نہیں ہوا اور دست زیادہ آنے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ تم اسے شہد پلاؤ۔ الغرض وہ شخص چوتھی مرتبہ بھی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دست بہت زیادہ آنے لگے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اُس کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل سچ فرماتا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق بھائی کو شہد پلایا تو اس کا پیٹ ٹھیک ہو گیا۔" (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۶۴۴)

بعض طبیبوں نے کہا ہے ممکن ہے کہ اس کے پیٹ میں فضلے کی زیادتی ہو۔ شہد نے اپنی گرمی کی وجہ سے اسے تحلیل کر دیا۔ فضلہ خارج ہونا شروع ہوا تو دست بڑھ گئے۔ اعرابی نے اسے مرض کا بڑھ جانا سمجھا اور حضور نبی کریم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اور شہد دینے کو فرمایا اور اسے اور زیادہ فضلہ خارج ہونا شروع ہوا اور پھر شہد دیا گیا تو اس کا پیٹ صاف ہو گیا۔ بلا نکل گئی اور شفائے کاملہ بفضلہٖ تعالیٰ

Marfat.com

حاصل ہو گئی اور آپ ﷺ کی بات جو اشارۂ خداوندی تھی وہ پوری ہو گئی۔

شہد ایک مکمل غذا ہے جس میں اللہ عزوجل نے مختلف اجزاء کو بڑے احسن طریقے سے جمع کر دیا ہے جو جسم کے لئے ہر لحاظ سے نفع بخش ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے کلام میں اسے شہد شفاء قرار دیا ہے اس لئے اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اگر کسی کے پاس سالن نہ ہو تو شہد کے ساتھ روٹی کھالے تو یہ سالن کی کمی کو محسوس نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی کھانا کھانے کے بعد تھوڑا سا شہد کھانے کا معمول بنالے تو یہ کھانا جلد ہضم ہونے کا ذریعہ بنے گا۔ قلیل مقدار میں گاہے بگاہے روزانہ کی غذا کے ساتھ شہد کا استعمال کرتے رہنا چاہئے اس سے اعصاب کو طاقت ملتی ہے۔ جسم میں قوت اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اعضائے رئیسہ کی قوتِ مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ یہ دل، دماغ، معدہ، جگر، گردے، پھیپھڑے اور جسم کے دیگر اعضاء کو یکساں طور پر قوی کرتا ہے۔

گرمیوں کے موسم میں شہد کے استعمال کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے پانی میں ملا کر پیا جائے جس سے پیاس کی شدت میں فوراً کمی ہو گی، طبیعت میں سکون پیدا ہو گا۔ مزاج میں خوش طبعی فروغ پائے گی۔ اس کے علاوہ شہد کے استعمال کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ دودھ میں ڈال کر پی لیا جائے جس کا فائدہ یہ ہو گا دودھ میٹھا بھی ہو جائے گا اور اس کی غذائیت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ ان طریقوں کے علاوہ شہد کو کسی اور چیز کے ساتھ ملا کر کھا سکتے ہیں۔ حکماء اس کی افادیت کے پیش نظر اس کو اکثر اوقات مختلف معجونوں میں شامل کر لیتے ہیں جس سے دوائی کے اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ شہد کو حلوہ میں بھی ڈال کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ الغرض خوراک کے ساتھ جس طرح شہد استعمال ہو گا وہ فائدہ ہی دے گا۔

شہد طبی نقطہ نظر سے ایک قابل اعتماد دوا بھی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل نے کمال طریقے سے شفاء کی تاثیر چھپا رکھی ہے۔ شہد مصفی خون ہے اس لئے کیونکہ یہ

Marfat.com

خون کو صاف کرتا ہے اور نیا خون بھی پیدا کرتا ہے۔ اس میں خون کے سرخ ذرات شامل ہیں جو خالص خون میں ہوتے ہیں۔ شہد مادۂ حیات کی تولید اور قوتِ باہ کے لئے اکسیر ہے۔ شہد آنکھوں کی بصارت تیز کرتا ہے اس لئے آنکھوں کی حفاظت کے لئے بہت اچھا ہے۔ شہد بلغمی اور سوداوی امراض کے لئے بڑا نفع بخش ہے۔ شہد ہاضمہ کو بڑھاتا ہے اور قبض دور کرتا ہے۔

شہد زخموں کو مندمل کرتا ہے اور گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ ورموں کو کم کرتا ہے۔ شہد کو مچھلی کی چربی میں اگر ملایا جائے تو وہ پھوڑے پھنسیوں کے لئے شفاء بخش ہے۔ شہد اور کلیجی کو ملانے سے ایسا مرہم بنتا ہے جس سے نہ درست ہونے والے پرانے زخم بھی درست ہو جاتے ہیں۔ شہد امراضِ تنفس کے لئے بھی انتہائی بے نظیر ہے۔ سینے کے امراض مثلاً کھانسی اور دمے کے لئے ایک مؤثر دوا ہے۔ گلے کی سوزش کے لئے شہد ملے ہوئے نیم گرم پانی سے غرارے کرنے چاہیں جس سے سوزش درست ہو جائے گی۔ انفلوائزا کے مریضوں کو دو تین مرتبہ چند یوم تک شہد استعمال کرنے سے شفاء مل سکتی ہے اور کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ شہد نمونیا میں بھی فائدہ دیتا ہے۔ دمہ کے مریضوں میں نالیوں کی تنگی کو دور کرنے اور بلغم نکالنے کے لئے گرم پانی میں ملا کر استعمال کرنا نہایت ہی مؤثر دوائی ہے۔ اگر کسی کو دمے کا دورہ پڑا ہو تو گرم پانی میں شہد ڈال کر پینے سے دمہ کا دورہ ختم ہو جائے گا۔

تپ دق کے مریضوں کے لئے زیتون کا تیل قسط اور شہد کو ملا کر اگر باقاعدہ استعمال کیا جائے تو تپ دق دور ہو جائے گی۔ امراضِ جگر اور پتہ کی صورت میں ابلے ہوئے پانی یا بارش کے نیم گرم پانی میں شہد ملا کر دینا مرض میں تخفیف کا باعث بنتا ہے۔ کسی سے نشہ کی عادت چھڑانے کے لئے شہد کا استعمال مسلسل عرصہ کے لئے کرایا جائے تو وہ نشہ کا عادی نشہ ترک کر جائے گا۔

Marfat.com

شہد بچوں کے لئے بھی انتہائی مفید غذا ہے۔ اس لئے بچوں کو دودھ پلاتے وقت تھوڑا سا شہد ملا لینا بچوں کی صحت کا ضامن ہے۔ شہد جسم کے فاسد اور زہریلے مادوں کو خارج کرتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ شہد جذام، جریان، جلن، بواسیر، فاسد خون، پسلی کا درد، ہچکی، قبض اور ست گرہنی کے لئے مجموعی طور پر مفید ہے۔ شہد آنتوں کے زخموں کو بھی درست کرتا ہے۔ اگر آنتیں آپس میں نزدیک ہو کر پیوست ہو گئی ہوں تو اسے دور کرتا ہے۔ قولنج کی درد کو ختم کرتا ہے۔ شہد کے استعمال سے آنتوں کا السر بھی شفایاب ہو جاتا ہے لہٰذا السر اور کینسر کے مریضوں کو ناشتہ میں شہد استعمال کرانا مرض کی تخفیف کا باعث بنتا ہے۔ نہار منہ شہد پینے سے پرانی قبض دور ہو جاتی ہے۔ کھٹے ڈکار آنے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ گیس کے لئے بھی شہد بہت فائدہ دیتا ہے۔

اگر کسی کو لقوہ کا مرض ہو جائے تو وہ ذیل کی ادویات میں ہم وزن شہد ملا کر استعمال کرے انشاء اللہ العزیز لقوہ چند دنوں میں ٹھیک ہو جائے گا۔ ادویہ یہ ہیں۔

"جوزبا، فل فل گرو، فل فل دراز ہر تو ماشہ، کرنفل اور مصطگی چھ چھ ماشے اور عقر قاما، سونٹھ، شوپنٹر اور وج ایک ایک تولہ۔"

یہ نسخہ رعشہ اور فالج کے مریضوں کے لئے بھی انتہائی نافع ہے۔ الغرض شہد ہر لحاظ سے شفایابی کے لئے مفید ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ کی سنت سمجھ کر اسے گاہے بگاہے استعمال کرتے رہنا چاہئے۔

سرکہ

سرکہ ایک عام چیز ہے اور با آسانی بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ سرکہ اشیاء میں خمیر اٹھانے سے خود بخود بن جاتا ہے اس لئے سرکہ نشاستہ یا میٹھے پھلوں یا اناج

Marfat.com

سے بنایا جاتا ہے۔ سرکہ جسم سے غلیظ مادوں کو باہر نکالتا ہے اور طبیعت کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔ سرکہ پھلوں میں انگور، گنا، جامن، سیب، آلوچہ، سنگترا، مالٹا، چقندر اور منقیٰ وغیرہ سے بنتا ہے۔ اس کے علاوہ چینی سے بھی سرکہ بنایا جا سکتا ہے نیز گندم، مکئی، جو، چاول اور چنوں سے بھی سرکہ بنایا جا سکتا ہے اور اس کا حقیقی جزو تیزاب ہے جسے سرکہ کا تیزاب کہا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے بسا اوقات سرکہ کے ساتھ روٹی تناول فرمائی ہے یعنی اسے بطورِ سالن استعمال کیا ہے۔ سرکہ کے بے شمار فوائد ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اس کے استعمال کی ترغیب دی ہے لہٰذا سرکہ کو بطورِ سالن استعمال کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اس کی افادیت کے متعلق احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ حَدِیْثِهٖ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۹)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن کی روایت میں ہے اچھے سالن یا اچھا سالن سرکہ ہے۔"

حدیث بالا میں سرکہ کی افادیت کی جانب اشارہ ہے کہ اگر روٹی کے ساتھ سالن میسر نہ ہو اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھا لی جائے تو یہ سالن کی کمی کو پورا کر دیتا ہے اور اس سے معدہ میں موجود تیزابیت بھی ختم ہو جاتی ہے اور معدہ کے دیگر امراض

Marfat.com

سے بھی نجات ملتی ہے۔ اس لے علاوہ وہ غذائیں جو آسانی سے ہضم نہیں ہوتیں اگر ان میں بھی سرکہ کو شامل کر لیا جائے تو وہ غذائیں جلد ہضم ہو جاتی ہیں۔

عَنْ اُمِّ هَانِیٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَیْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَّخُلٌّ فَقَالَ هَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۰)

''حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی لے آؤ (اور) وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس (گھر) میں سرکہ ہو۔''

اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ گھر میں سرکہ رکھنا چاہئے تاکہ جب روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے ساتھ روٹی کھالیں اس طرح سالن نہ ہونے کا احساس نہ ہوگا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۹۷)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔''

Marfat.com

عَنْ اُمِّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَآئِشَةَ وَ اَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَآءٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَ تَمْرٌ وَ خَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِى الْخَلِّ فَاِنَّهٗ كَانَ اِدَامُ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِىْ وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۱۸)

''حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور اس دوران حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کچھ روٹی، کھجور اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے الٰہی! سرکہ میں برکت عطا فرما اس لئے کہ یہ مجھ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام کا سالن تھا اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر والے کبھی محتاج نہیں ہوں گے۔''

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِىْ دَارِىْ فَمَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَىَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِىْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ

Marfat.com

عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَآءٍ فَقَالُوا نَعَمْ. فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ اُدُمٍ قَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۸۳)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنے گھر میں موجود تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چل دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں میں سے کسی کے حجرے پر گئے اور آپ ﷺ حجرہ میں داخل ہوئے اور مجھے بھی اندر آنے کی اجازت دی۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے پردہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ گھر والوں نے کہا ہے اور پھر تین روٹیاں لائی گئیں اور انہیں آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور ایک روٹی میرے سامنے رکھ دی اور پھر آپ ﷺ نے تیسری روٹی کے دو ٹکڑے کئے اور ان

Marfat.com

میں سے ایک ٹکڑا میرے سامنے رکھ دیا اور ایک ٹکڑا اپنے سامنے رکھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا سالن بھی ہے؟ گھر والوں نے کہا سرکہ کے علاوہ اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا سرکہ لے آؤ کہ کیا خوب چیز ہے۔"

سرکہ کی تاثیر بیک وقت گرم اور ٹھنڈک ہوتی ہے لہٰذا اگر پیاس کی شدت محسوس ہو تو سرکہ کے ساتھ پانی اور نمک ملا کر پینے سے فرحت و تازگی کا احساس ہوتا ہے اور یہ نسخہ سورج کی حدت سے بچاؤ کے لئے بھی بہت مفید ہے نیز موسم گرما میں سرکہ پینے سے جسم کی حدت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

سرکہ کے استعمال سے بدن کے اندر موجود غلیظ مادے خارج ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں تازگی محسوس ہوتی ہے نیز سرکہ کے استعمال سے زہریلی ادویات کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

سرکہ معدہ کی سوزش کو دور کرتا ہے اور غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

سرکہ کے استعمال سے معدہ قوی ہوتا ہے اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جاتی ہے اور سرکہ کے استعمال سے وہ غذائیں جو جلد ہضم نہیں ہوتیں انہیں اگر سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ جلد ہضم ہو جاتی ہیں۔ گرم سرکہ پینے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے اور معدے کے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔

سرکہ کے استعمال سے جسمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور چہرہ کو جاذبِ نظر بناتا ہے۔ موسم گرما میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔

سرکہ کو گرم کر کے اگر اس میں نمک ڈال کر پیا جائے تو یہ منہ کی غلاظت کو دور کرتا ہے۔ حلق میں تلخی، جلن، بوجھ کو دور کرتا ہے۔ گلے کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔

Marfat.com

گلے کے اندر لٹکنے والے کوے کی سوزش، حساسیت اور اس کے ٹیڑھا پن میں مفید ہے۔ گرم سرکہ کے غرارے دانت کے درد کو ٹھیک کرتے ہیں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

سرکہ، عرقِ گلاب کے ساتھ سر درد میں بھی مفید ہے اور وہ لوگ جن کو سینے میں بوجھ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے ان کو اس سے فائدہ دیتا ہے۔

حکماء نے ہیضہ کے علاج میں سرکہ کو مفید قرار دیا ہے۔ ایک نسخہ کے مطابق پیاز کے ٹکڑے کاٹ کر سرکہ میں بھگو دیئے جائیں تو ہیضہ کی وباء کے دنوں میں اس پیاز کو کھانے سے ہیضہ نہیں ہوتا۔

اگر انجیر کو دو روز تک سرکہ میں بھگو کر کھایا جائے تو اس سے بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے اور تلی میں سرکہ کے لئے خصوصی رغبت پائی جاتی ہے لہٰذا سرکہ کی جو مقدار پیٹ میں جاتی ہے وہ تلی میں چلی جاتی ہے چنانچہ وہ ادویات کو تلی کے امراض کے لئے استعمال کی جائیں اگر ان کے ساتھ سرکہ بھی شامل کر لیا جائے تو ان ادویات کا اثر جلد ہوتا ہے نیز سرکہ کے استعمال سے تلی کے بڑھنے کا عمل رک جاتا ہے۔

سرکہ جسم میں ورم کی پیدائش کو روکتا ہے، خوراک کو ہضم کرتا ہے۔ زود ہضم غذاؤں کے بوجھ سے نجات دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔

سیب بہی اور ناشپاتی سے بننے والا سرکہ مقوی ہوتا ہے۔ جامن اور تاڑی کا سرکہ ورم طحال کو کم کرتا ہے اور ہچکی کو روکتا ہے۔ پیٹ سے نفخ کو نکالتا ہے۔ جنگلی پیاز کا سرکہ آواز صاف کرتا ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے۔ سنگ مثانہ میں مفید ہے۔ اس سے کلیاں کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

شہد کے ساتھ سرکہ ملا کر پینے سے حیض کا درد اور کمی دور ہو جاتے ہیں۔ جسم

Marfat.com

کے اکثر مقامات سے ہونے والے اندرونی جریانِ خون میں سرکہ پلانا مفید ہے۔ منقہ کو سرکہ کے ساتھ نہار منہ کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

قدیم زمانہ سے اطباء نے سرکہ میں پکائے ہوئے گوشت کو کمزور جسم والے لوگوں کے لئے مضر قرار دیا ہے مگر اگر گوشت کو سرکہ میں پکا کر یرقان کے مریضوں کو دیا جائے تو یہ ان کے لئے نافع ہے اور اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔ پھیپھڑوں سے نکلنے والا خون سرکہ پینے سے بند ہو جاتا ہے۔

سرکہ پینے سے شراب اور افیون کا نشہ اتر جاتا ہے۔ سرکہ چونکہ بنیادی طور پر تیزابی صفات رکھتا ہے اس لئے قلوی رجحان والی زہروں کے علاج میں سرکہ دینا صحیح معنوں میں علاج بالضد ہے جیسے کہ کاسٹک سوڈا وغیرہ۔

آپریشن کے بعد بالعموم مریض کو قے آتی ہے اسے روکنے کے لئے رومال کو سرکہ میں بھگو کر مریض کے منہ پر ڈال دیا جائے تو قے نہیں آتی، علاوہ ازیں بے ہوشی کے بعد آنے والی متلی بھی رک جاتی ہے۔

جسم کے کسی حصہ میں اگر خون کا انجماد ہو جائے تو یہ اسے حل کر کے پھر سے سیال بنا دیتا ہے۔ بچے والی عورتوں کا دودھ اگر رک جائے تو سرکہ کے لیپ اور سرکہ پینے سے جاری ہو جاتا ہے۔ یہ پیاس کو بجھاتا ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتا ہے۔

سرکہ لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ پتی اور خارش پر اس کا لگانا مفید ہے۔ سرکہ اور گلاب کا عرق جلے ہوئے کا بہترین علاج ہیں۔ ابن القیم کہتے ہیں کہ اس کا لگانا سوزشوں سے پیدا ہونے والے اورام میں ازحد مفید ہے۔ حب الرشاد کے ساتھ جو کا آٹا ملا کر سرکہ مین لیپ بنا کر اعصابی دردوں اور بالخصوص عرق النساء کے لئے لیپ کریں تو بے حد مفید ہے۔ میتھی کے بیج اور نسطرون پیس کر سرکہ میں لیپ بنا کر پیٹ کی سوزش میں مفید ہے۔ یہی نسخہ ورم سے پیدا ہونے والی دردوں

Marfat.com

میں بھی مفید ہے۔

بخار کی شدت کو کم کرنے کے لئے مریضوں کے جسم پر بالعموم پانی کی پٹیاں کی جاتی ہیں اگر اس پانی میں سرکہ شامل کرلیا جائے تو اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور بخار کی شدت میں بھی جلد کمی واقع ہوتی ہے۔

اپنے اثرات کے اعتبار سے سرکہ جراثیم کش، دافع تعفن اور مقامی طور پر خون کی گردش میں اضافہ کرتا ہے۔ ان فوائد کی بناء پر یہ پھپھوندی سے پیدا ہونے والی تمام سوزشوں میں کمال کی چیز ہے۔ اس میں اگر کسی اور دوائی کا اضافہ نہ بھی کیا جائے تو چھیپ، داد اور رانوں کی اندرونی طرف خارش میں مفید ہے۔

روغن زیتون

زیتون ایک بابرکت درخت ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے کلام میں کیا ہے اور اس کی قسم بھی کھائی ہے۔ اس درخت کا تیل روزمرہ کی زندگی میں مستعمل ہے۔ یہ تیل کھانے اور جلانے کے کام آتا ہے۔ زیتون کی تعریف میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا
مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الانعام:۹۹)

Marfat.com

''اور وہی ہے جو آسمانوں سے پانی نازل کرتا ہے پھر اس سے ہر طرح کی نباتات نکالتے ہیں پھر ہم اس سبزہ اُگا دیتے ہیں جس سے ہم اوپر نیچے چڑھے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھوں سے لدے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کے باغ بھی ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ ہوتے ہیں درخت کے پھل جب وہ پھل لائے اور اس کے پکنے کو دیکھو بلاشبہ یہ ایمان لانے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔''

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ (الانعام:۱۴۱)

''اور وہی ہے جس نے چھپروں چڑھے ہوئے باغات اور کچھ بغیر چڑھے ہوئے پیدا کئے ہیں اور کھجوریں اور کھیتیاں جو کھانے میں مختلف ہیں اور زیتون اور انار بعض باتوں میں آپس میں مشابہ ہیں اور غیر مشابہ بھی ہیں جب یہ پھل دیں تو ان کے پھل کھاؤ۔''

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝ (النحل:۱۱)

''وہ اسی پانی سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل اگاتا ہے بے شک غور وفکر کرنے والی قوم

Marfat.com

کے لئے اس میں نشانی ہے۔''

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ○ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ○ وَ ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ○ (التین: ۱ تا ۳)

''انجیر اور زیتون اور طورِ سینا اور اس امن والے شہر کی قسم۔''

زیتون کو حضور نبی کریم ﷺ نے خود بھی استعمال کیا ہے اور اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی ہے۔ اس کے بارے میں چند احادیث ذیل ہیں۔

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۲۱۵۴)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نمونیا میں روغن زیتون اور ورس تجویز فرمایا کرتے۔''

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوْا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۸)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیتون کا تیل کھانے سے کے علاوہ مالش کے لئے بھی مفید ہے۔ جس شخص کے پٹھے کمزور ہو گئے ہوں یا ہوں یا اسے سردی لگ گئی ہو یا فالج ہو گیا ہو تو اسے زیتون کے تیل کی مالش کرنی چاہئے انشاء اللہ العزیز بہت

Marfat.com

زیادہ فائدہ ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۱۰)

''حضرت ابی اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔''

زیتون کا تیل چونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے بذاتِ خود استعمال کیا ہے اور استعمال کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اسے استعمال کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے لہٰذا جب یہ تیل میسر آئے تو آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہئے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَدَّتِہٖ سَلْمٰی اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ ابْنَ جَعْفَرَ (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) اَتَوْھَا فَقَالُوْا لَھَا اِصْنَعِیْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا کَانَ یُعْجِبُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُحْسِنُ اَکْلَہٗ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ لَا تَشْتَھِیْہِ الْیَوْمَ قَالَ بَلٰی اِصْنَعِیْہِ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَیْئًا مِّنَ الشَّعِیْرِ فَطَحَنَتْہُ ثُمَّ جَعَلَتْہُ فِیْ قِدْرٍ وَ صَبَّتْ عَلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ زَیْتٍ وَ دَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَ التَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْہُ

Marfat.com

اِلَیۡهِمۡ فَقَالَتۡ هٰذَا مِمَّا کَانَ یُعۡجِبُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ یُحۡسِنُ اَکۡلَهٗ

(شمائل ترمذی حدیث ۱۶۸)

''حضرت عبید اللہ بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی حضرت سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ بے شک حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا ابن عباس اور حضرت سیّدنا ابن جعفر رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں جو حضور نبی کریم ﷺ کو پسند تھا اور آپ ﷺ اسے انتہائی شوق کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے بیٹو! تم وہ کھانا خوشی کے ساتھ تناول نہیں فرماؤ گے۔ پوچھا گیا کہ کیوں نہیں آپ رضی اللہ عنہا ہمارے لئے وہ کھانا بنائیں۔ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا نے تھوڑے سے جو لئے اور ان کو پیسا اور ہانڈی میں ڈال دیا پھر اس میں زیتون کا تیل ملایا اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے اور پھر ان کے نزدیک کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ کھانا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کو بے حد پسند تھا اور خوشی کے ساتھ اسے تناول فرمایا کرتے تھے۔''

عربوں میں یہ رواج تھا کہ کھانے میں زیتون کا تیل ڈالتے جس سے سالن خوش ذائقہ اور لذیذ ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ جو سالن استعمال فرمایا کرتے تھے اس میں زیتون کا تیل ہوتا تھا۔

زیتون کا درخت قریباً دس سے بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے اور اس کے پتے چمکدار ہوتے ہیں اور اس کا پھل بیر کے مشابہ ہوتا ہے۔ زیتون کا رنگ اودا اور جامنی

Marfat.com

ہوتا ہے اور زیتون کے درخت، عرب، مصر، ترکی، اٹلی، شمالی افریقہ، فلسطین، یونان، پرتگال، عراق، ایران، سپین، الجزائر اور تیونس میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ زیتون کا پھل غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے مگر اس کا ذائقہ انتہائی کسیلا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال بالعموم کم ہوتا ہے۔ یورپ میں زیتون کا اچار عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور زیتون کا تیل انتہائی فائدہ مند ہے جو پکے ہوئے پھل سے نکالا جاتا ہے اور زیتون کا تیل نکالنے سے قبل پھل کو اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور چھلکا اتار کر بہترین تیل حاصل کیا جاتا ہے۔

زیتون کے تیل کا رنگ زرد سبزی مائل ہوتا ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے گرم تر ہے۔ زیتون کا تیل کھانے اور لگانے کے لئے مستعمل ہے۔ کھانے میں زیتون کا تیل استعمال کرنے سے قوت بحال رہتی ہے۔ چہرے کے رنگ میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے بھی نکالتا ہے۔ اعصاب کو گرم رکھتا ہے اس لئے سردی کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ اندرونی اعضاء کی خراش اور سوزش کو تسکین بخشتا ہے۔ جب آنتوں میں سودے بن جائیں اور شدید درد ہو تو یہ اس حالت میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ گردوں کے امراض میں زیتون کے تیل کو بطورِ غذا استعمال کرنا بہترین غذا ہے۔ یہ سوزش والی جگہوں کو تسکین دیتا ہے۔ آنتوں کی جلن کو کم کرتا ہے اور پیٹ کو ملائم کرتا ہے۔ فالج، عرق النساء، پٹھوں اور جوڑوں کے درد میں بھی زیتون کے تیل کا استعمال بہت فائدہ دیتا ہے۔ مرارہ کی پتھری میں بھی اسے مفید قرار دیا گیا ہے۔ پتہ کی سوزش اور پتھری کے مریضوں کو جب چکنائی کھانے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اس وقت وہ مریض زیتون کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔

زیتون کے تیل کا استعمال زہروں کے اثرات کو زائل کرنے میں بھی بڑا اکسیر پایا گیا ہے۔ بعض جدید ماہرین نے اسے آنتوں کے کینسر کے لئے بھی بہت

Marfat.com

مفید قرار دیا ہے لہٰذا اگر معدہ اور آنتوں کے سرطان کا مریض طویل عرصے کے لئے زیتون کا تیل مناسب مقدار میں پیئے تو اس کا کینسر درست ہوسکتا ہے۔ سانس کی بیماریوں میں بھی زیتون کا تیل اس وقت فائدہ دیتا ہے جب بیماری میں کچھ تخفیف ہو گئی ہو لہٰذا دمہ کے مریض کو اس وقت زیتون کا تیل استعمال کروائیں جب دمہ کچھ کم ہو گیا ہو تو آئندہ اس کے استعمال سے دمہ کا مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اطباء کا قول ہے کہ جو لوگ کھانے میں باقاعدہ زیتون کا تیل استعمال کرتے ہوں ان کو نہ زکام ہوتا ہے اور نہ ہی نمونیا ہوتا ہے۔

زیتون کے تیل کا بیرونی استعمال بھی جسمانی قوت اور فرحت کے لئے مفید ہے۔ جو لوگ بلاناغہ زیتون کے تیل کو بالوں میں لگانے کا معمول بنالیں تو ان کے بال جلد سفید نہ ہوں گے اور نہ ہی گریں گے۔ زیتون کے تیل کو اگر مسلسل داد کے مریض پر لگایا جائے تو وہ ختم ہو جائے گی۔ اگر کسی کے کان میں پانی پڑ جائے تو زیتون کے تیل کو کان میں ڈالیں تو پانی کان سے نکل جائے گا۔ زیتون کے تیل کی مالش جسمانی اعضاء کو قوت بخشتی ہے۔ اس کی مالش سے پٹھوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ وجع المفاصل اور عرق النساء میں بھی اگر اسے مسلسل لگایا جائے تو فائدہ دیتا ہے۔ اگر اسے مرہموں میں استعمال کیا جائے تو زخم جلد ہی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بدن کی خشکی دور کرنے کے لئے کچھ عرصہ اگر اس کی مالش کا معمول رکھا جائے تو خشکی ختم ہو جائے گی۔ چنبل پر اس تیل کو لگانا بھی نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ ضعیف مرد اور عورتیں اس کی مالش کریں تو ان کے جسم میں قوت اور حرارت برقرار رہے گی۔ ایسے ہی لاغر بچوں کو اس تیل کی مالش بڑا نفع دیتی ہے۔ الغرض زیتون کا تیل گوناں گوں مفید اثرات کا حامل ہے اور اسے استعمال میں لانا ہر لحاظ سے انسانی صحت اور بحالی کے لئے انتہائی مفید ہے۔

Marfat.com

انگور و کشمش

انگور پھل ہے جو بیل پر لگتا ہے اور تازہ پھل کو انگور اور خشک پھل کو کشمش کہتے ہیں۔ انگور زیادہ تر ایران، افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور انگور کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے اسے خشک بھی کر لیا جاتا ہے اور پیداوار کے زمانہ میں اسے خشک کر لیا جاتا ہے اور جب کشمش بن جاتی ہے تو عرصہ تک خراب نہیں ہوتی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انگور اور کشمش کا استعمال کیا ہے جس کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے۔

مدارج النبوت میں مروی ایک روایت کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں انگور کا گچھا پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔

حلیۃ الاولیاء میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کشمش پیش کی گئی آپ ﷺ نے اسے ہاتھوں میں لے لیا اور فرمایا کہ اسے کھاؤ یہ عمدہ غذا ہے اور تھکن کو دور کرتا ہے اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور اعصاب کو مضبوط کرتا ہے اور چہرے کو نکھارتا ہے اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے سرخ کشمش کے ۲۱ دانے روزانہ کھانا معمول بنا لیا وہ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو گیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انگور اور کشمش کھانا بھی حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ انگوروں کو زیادہ تر آپ ﷺ نے پانی میں ڈال کر نبیذ بنا کر پیا ہے۔

انگور کی دو اقسام ہیں۔ ایک بڑا ہوتا ہے اور دوسرا چھوٹا ہوتا ہے۔ چھوٹے انگور کو خشک کر لیا جائے تو اسے کشمش کہتے ہیں اور اگر بڑے انگور کو خشک کیا جائے تو اسے منقیٰ کہتے ہیں۔ انگور، کشمش اور منقیٰ میں وٹامن، گلوکوز، فولاد، فاسفورس کیلشیم اور

Marfat.com

نائٹرک ایسڈ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور اس میں شکر کی مقدار اٹھارہ فیصد ہوتی ہے جبکہ منقیٰ کے بیجوں میں چکنائی اور ٹینک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔

انگور بڑا افضل قسم کا میوہ ہے جو معدہ کو قوت دیتا ہے۔ جسم کو فربہ کرتا ہے۔ انگور کے پانی کو آگ پر گرم کر کے اس میں میتھی، انجیر اور شہد ملا کر جس آدمی کو دیا جائے گا اس کے سینے سے بلغم کو باہر نکال دے گا اور کھانسی ختم کر دے گا۔ پرانی کھانسی کے لئے یہ نسخہ بڑا مفید ہے۔ مغز بادام کے ساتھ کشمش کھانے سے خفقان دور ہو جاتا ہے۔ منقیٰ کو اگر پانی میں ابال کر استعمال کیا جائے تو وہ پیشاب آور بن جاتا ہے اور وہ پانی گردہ سے پتھری نکالنے کی تاثیر رکھتا ہے۔ انگور میں غذائیت بھی موجود ہے کیونکہ یہ مولد خون ہے۔ پیاس کو رفع کرتا ہے۔ بخار کی شدت کو کم کرتا ہے۔ زود ہضم اور مصفی خون بھی ہے۔ دق نزلہ اور زکام میں کشمش فائدہ دیتی ہے۔ یہ ملین شکم ہے اس لئے اسے زیادہ مقدار میں نہ کھایا جائے ورنہ اسہال لگ جائیں گے۔ مقوی قلب ہونے کے باعث ضعف قلب کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔ دل کے مریضوں کو پانی میں بھگو کر استعمال کرانا چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَّرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَّلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ

Marfat.com

رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَ مِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيبًا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ (جمع الفوائد جلد دوم حدیث ۷۷۳۳)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور السلام علیکم کہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ آواز سے وعلیکم السلام کہا تاکہ حضور نبی کریم ﷺ کو سنائی نہ دے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ سلام کیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تینوں مرتبہ انتہائی پست آواز میں جواب دیا تاکہ آپ ﷺ سن نہ سکیں۔ آپ ﷺ وہاں سے لوٹ گئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ نے جتنی مرتبہ بھی سلام کیا میرے کانوں نے سنا اور میں نے آپ ﷺ کو آہستہ آواز میں جواب دیا تاکہ آپ ﷺ سن نہ سکیں اور ایسا اس لئے کہ آپ ﷺ زیادہ سے زیادہ سلامتی بھیجیں۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے کشمش پیش

Marfat.com

کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے کشمش تناول فرمائی اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا تمہارا کھانا نیک بندوں نے کھایا، فرشتوں نے تمہارے لئے رحمت کی دعا کی اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا۔"

مدارج النبوت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو انگور کے خوشے یوں کھاتے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک خوشہ لے کر اس کے دانے توڑتے اور تنکے باہر نکال دیتے تھے۔

(شمائل کبریٰ جلد اوّل صفحہ ۹۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ طائف سے واپسی پر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ کے باغ میں گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں انگور پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ سوداوی مواد کو جسم سے باہر نکالتا ہے۔

چنانچہ سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے انگور اور کشمش کو استعمال کیا جائے تو سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا۔

انجیر

انجیر ایک درخت کا پھل ہے۔ یہ پھل بڑا نازک ہوتا ہے۔ پکنے کے بعد درخت کی شاخوں سے خودبخود گر جاتا ہے۔ اسے خشک کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ پھل بڑا کارآمد ہے اس لئے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں اس کی قسم کھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بابرکت اور مفید پھل ہے جس کے استعمال میں اللہ عزوجل نے چند امراض سے شفاء بھی رکھی ہے۔

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۝ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ وَ ھٰذَا

Marfat.com

الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین: ۱ تا ۴)

''انجیر اور زیتون اور طورِ سینا اور اس امن والے شہر کی قسم کہ انسان کو ایک بہترین ترتیب سے تخلیق کیا گیا۔''

انجیر میں متعدد امراض سے شفاء موجود ہے۔ انجیر کی کاشت حجازِ مقدس اور مدینہ منورہ وغیرہ کی سرزمین کے لئے موزوں نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق احادیث میں بہت کم ذکر ملتا ہے۔ انجیر چونکہ کھجور پیدا کرنے والی زمینوں پر ممکن نہیں لہٰذا اسی لئے ایسی زمین جہاں کھجوروں کی پیداوار نہ ہو وہاں انجیر کے درخت لگائے جا سکتے ہیں۔ انجیر کے درخت ترکی، اسپین، ایران، فلسطین، شام، لبنان اور پاکستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انجیر کا ایک تھال پیش کیا گیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے کھاؤ اور پھر آپ ﷺ نے خود بھی کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ جنت سے کوئی پھل زمین پر اتارا گیا ہے تو وہ یہ ہے کیونکہ جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہیں ہوتی، تم اسے کھاؤ اور یہ بواسیر کو ختم کرتی ہے اور نقرس یعنی جوڑوں کے امراض کے لئے انتہائی نافع ہے۔

نزہۃ المجالس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں انجیر کے دو طباق پیش کئے۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ انجیریں تناول فرمائیں اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم بھی اس میں سے کھاؤ۔

Marfat.com

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا خشک وتر دونوں انجیریں کھایا کرو کیونکہ اس سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور انجیر، بواسیر کو ختم کرتی ہے اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

انجیر کے درخت کی چھال، پتے اور دودھ ادویہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ عام لوگ اس کی طبی اہمیت سے اتنے آگاہ نہیں جتنا کہ وہ اسے بطورِ پھل اور وہ بھی موسم سرما میں جانتے ہیں۔ علم نباتات کی رو سے انجیر کا جس تخلیقی خاندان سے تعلق ہے اسی کنبہ سے بڑ، پیپل اور گولر بھی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک معالجاتی دنیا میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ انجیر کی دو اہم قسمیں دستیاب ہیں۔ وہ جسے لوگ باقاعدہ کاشت کرتے ہیں بستانی کہلاتی ہے اور دوسری خودرو جنگلی کہلاتی ہے۔ جنگلی حجم میں چھوٹی اور ذائقہ میں اتنی لذیذ نہیں ہوتی جبکہ بستانی میں کاشتکاروں نے مختلف تجربات سے لذیذ قسمیں پیدا کر لی ہیں۔

قدید

قدید ایک طرح کا گوشت ہوتا ہے جس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے۔ پھر ضرورت پڑنے پر اسے پانی میں بھگو کر پکایا جاتا ہے۔ مرچ مصالحہ اس میں خشک کرتے وقت ڈال لیا جاتا ہے یعنی یہ وڑیوں کی طرح ہے جو ہمارے ہاں استعمال ہوتی ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِیْرٍ وَمَرَقًا فِیْہِ دُبَّآءٌ وَ قَدِیْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِیَ الصَّحْفَۃِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مُنْذُ یَوْمَئِذٍ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۶)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ رکھا اس میں کدو اور قدید (یعنی وڑیاں) تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیالہ میں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اسی دن سے کدو سے محبت رکھتا ہوں۔''

منقول ہے حضور نبی کریم ﷺ ایک دن قدید تناول فرما رہے تھے کہ ایک بدزبان عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے بھی قدید عنایت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے جو قدید سامنے رکھا تھا اس میں سے اسے بھی عطا فرما دیا۔ اس عورت نے عرض کیا اپنے منہ سے نکال کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنے منہ سے نکال کر اسے عطا فرمایا اور وہ کھا گئی۔ اس دن کے بعد کبھی بھی اس کے منہ سے قبیح اور فحش کلام سننے میں نہ آیا۔ (خصائص الکبریٰ جلد اوّل)

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَکَلَّمَہٗ فَجَعَلَ تَرْعَدُ فَرَآئِصُہٗ فَقَالَ لَہٗ

Marfat.com

هَوِّنْ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۱۲)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے گفتگو کی مگر وہ خوف سے کانپ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی حالت دیکھ کر فرمایا تم خوفزدہ نہ ہو، میں کوئی بادشاہ نہیں اور میں ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا ہوا گوشت کھایا کرتی تھی۔''

قدید کے بالعموم وہی فوائد ہیں جو عام گوشت کے ہوتے ہیں مگر سوکھے گوشت میں تازہ گوشت کی نسبت کچھ نائٹروجنی اجزاء کی کمی ہو جاتی ہے مگر گوشت پھر بھی عام غذا کے مقابلے پر گوشت ہی ہے۔ قدید سے جسمانی پروٹین کی کمی پوری ہوتی ہے۔ جسم میں حرارت طبعی قائم رہتی ہے۔ تازہ خون پیدا ہوتا ہے۔ مردانہ جرأت میں اضافہ ہوتا ہے۔ میانہ روی سے قدید کے استعمال سے انسان جرأت مند اور بہادر رہتا ہے لہٰذا ایسے مقام پر جہاں گوشت آسانی سے میسر نہ ہو وہاں قدید کا استعمال ناگزیر ہے تاکہ جسمانی توانائی برقرار رہے۔

پانی

حضور نبی کریم ﷺ عام طور پر سادہ پانی پسند فرماتے تھے۔ اگر کبھی ٹھنڈا پانی میسر آتا تو اسے بڑے شوق سے پیتے۔ مدینہ منورہ کے باہر سقیا کا کنواں تھا آپ ﷺ وہاں سے پانی منگوا کر کبھی کبھار نوش فرمایا کرتے تھے۔ اس کنوئیں کا پانی ٹھنڈا اور شیریں ہوتا تھا۔

Marfat.com

عَنۡ عَآئِشَةَ قَالَتۡ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُسۡتَعۡذَبُ لَهُ الۡمَآءُ مِنَ السُّقۡيَا قِيۡلَ هِيَ عَيۡنٌ بَيۡنَهَا وَبَيۡنَ الۡمَدِيۡنَةِ يَوۡمَانِ (شمائل کبریٰ جلد اوّل صفحہ ۱۲۳)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے لئے شیریں پانی سقیا سے منگوایا جاتا کہا گیا ہے کہ وہ ایک چشمہ ہے جو مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔''

اس حدیث پاک سے ایک مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے کہ ٹھنڈا پانی فقر اور زہد کے خلاف نہیں بلکہ اچھی نعمت ملنے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کا ایک انصاری خادم تھا جو آپ ﷺ کے پینے کے لئے پانی کو پرانے مشکیزے میں بھر کر کھجور کی شاخ سے لٹکا چھوڑتا جب ٹھنڈا ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا۔

عَنۡ كَبۡشَةَ قَالَتۡ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنۡ فِيۡ قِرۡبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمۡتُ اِلٰى فِيۡهَا فَقَطَعۡتُهٗ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۵۲)

''حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا پس میں کھڑی ہوئی اور اس کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔''

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے پانی پیا۔ یہ ایک اتفاق تھا ورنہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر ہی پانی پیتے تھے

Marfat.com

اور بیٹھ کر ہی پانی پینے کی تاکید فرمائی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صحابیہ رضی اللہ عنہا نے اس مشک کے منہ کا کنارہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا تو یہ تبرکاً تھا اور حصولِ برکت کی خاطر۔ اس سے یہ بات بالکل نہ سمجھیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا درست ہے بلکہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَأْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۸۰)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب تمام لوگوں سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ یہ عمر رسیدہ حضرات کو دے دوں؟ وہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے پس خوردہ کے سلسلے میں اپنے اوپر میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا پس آپ ﷺ نے اسی کو عطا فرما دیا۔''

محدثین کا کہنا ہے کہ اس پیالے میں دودھ یا پانی تھا جسے حضور نبی کریم ﷺ نے نوش فرمایا۔

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما ہوتے تو پہلے انہیں پلاتے۔ بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ ﷺ پہلے پی پیتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ قوم کو پلانے والے کا حق یہ ہے کہ وہ خود آخر میں پیئے۔ (الوفا)

نبیذ

حضور نبی کریم ﷺ جو چیزیں نوش فرماتے تھے ان میں ایک نقیع اور نبیذ بھی ہے۔ یہ دونوں چیزیں شربت کی مانند ہیں اور ان میں سے نقیع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ انگور یا کھجور کو پانی میں ڈال کر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کو جوش نہیں دیا جاتا۔ اس طرح انگور یا کھجوروں کی مٹھاس اس پانی میں آجاتی ہے اور ایک عمدہ قسم کا شربت بن جاتا ہے۔ یہ شربت بہت فرحت بخش ہوتا ہے اور جسم کو تسکین پہنچاتا ہے۔ نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے صرف فرق یہ ہے کہ نبیذ بنانے کے لئے انگور اور کھجوروں کو پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس میں تھوڑی سی شدت پیدا ہو جاتی ہے مگر اتنا خمار نہیں اٹھایا جاتا جس سے نشہ پیدا ہو جائے کیونکہ جو نبیذ نشہ پیدا کرنے کی حد تک ہو اس کا پینا حرام ہے۔ اس لئے آپ ﷺ اس نبیذ کو ہرگز نہیں پیتے تھے جس پر تین دن سے زائد کا عرصہ گزر جاتا تھا۔ نبیذ جسم کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے اور عام صحت کی حفاظت فرماتا ہے۔ آپ ﷺ نے جو نبیذ استعمال فرمائی اس کے متعلق چند احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ
نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَ نَنْبِذُهٗ عِشَاءً

Marfat.com

فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۳۰)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے مشکیزے میں نبیذ بناتے تو اسے اوپر کی جانب سے باندھ دیتے اور اس کا دہانہ تھا۔ صبح کو نبیذ بھگوتے تو شام کو آپ ﷺ نوش فرما لیتے اور شام کو بھگوتے تو اسے صبح نوش فرما لیتے۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْئُ وَ الْغَدَ وَ اللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَ الْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْئٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۹۹)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے رات کی ابتداء میں نبیذ بھگویا جاتا تو اسے اگلے روز صبح کو نوش فرما لیتے یا آنے والی رات میں یا اس کے بعد دوسری رات میں یا اگلے روز عصر تک۔ اگر اس کے بعد کچھ بچتا تو خادم کو پلا دیتے یا حکم فرماتے تو بہا دیا جاتا۔''

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۴۶)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے

Marfat.com

مشکیزے میں نبیذ بنایا جاتا اور اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے بڑے پیالے میں آپ کے لئے نبیذ بنایا جاتا تھا۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَ اَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۲۷)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن، جڑ کے برتن سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ بنایا جائے۔"

ستو

خام جو کو بھون کر جو آٹا بنایا جاتا ہے اسے ستو کہا جاتا ہے۔ ستو، چینی یا شکر یا شہد کے شربت میں ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ کثیر الغذا ہے یعنی اس میں غذا کا کافی حصہ موجود ہے۔ موسم گرما میں ستو کا شربت پینے سے پیاس کو تسکین ملتی ہے۔ طبی طور پر اس میں وٹامن سی کثرت سے ہوتا ہے۔ یہ زود ہضم اور مقوی ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ستو کو استعمال فرمایا ہے اس لئے سنت سمجھ کر ستو کو استعمال میں لانا ثواب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَوْ لَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِتَمْرٍ وَّسَوِيْقٍ

Marfat.com

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے موقع پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔'' (شمائل ترمذی حدیث ۱۶۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک پیالہ دکھایا اور فرمایا کہ میں اس پیالے میں حضور نبی کریم ﷺ کو دودھ، شہد، ستو، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلایا کرتا تھا۔

(شمائل ترمذی حدیث ۱۸۶)

حضور نبی کریم ﷺ کے ستو استعمال کرنے کے بارے میں ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّھُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّھْبَآءِ وَھِیَ عَلٰی رَوْحَۃٍ مِّنْ خَیْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ یَجِدْہُ اِلَّا سَوِیْقًا فَلَاکَ مِنْہُ فَلُکْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی وَصَلَّیْنَا وَلَمْ یَتَوَضَّا (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۵۷)

''حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ صہبا کے مقام پر موجود تھا جو خیبر سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے جب نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا اس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے کچھ ستو تناول فرمائے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ وہ کھائے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی

Marfat.com

طلب فرمایا اور کلی کی اور نماز ادا فرمائی اور ہم نے بھی نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔"

حکماء کا کہنا ہے کہ ستو قابض مسکن عداوت مدر بول ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ستو کا مشروب زیادہ پیاس کی تسکین کے لئے استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ گرمیوں کے موسم میں آپ ﷺ کے علاقے میں شدید گرمی پڑتی تھی اس لئے اس دور میں جب پیاس کی شدت محسوس کی جاتی تو ستو کا مشروب استعمال کیا جاتا۔

گرمیوں کے موسم میں اگر کسی کو گرمی کا بخار چڑھ جائے تو اس صورت میں ستوؤں کو کچھ دیر کے لئے پانی میں بھگو دینا چاہئے بعدازاں صاف نتھار کر اس میں چینی ملا کر مریض کو پلانا چاہئیں اس سے مریض کے مرض میں افاقہ ہو جائے گا۔

گرمیوں کے موسم میں اگر کسی گرم مزاج مریض کو دست آنے شروع ہو جائیں تو اسے تھوڑے ستوؤں میں ہلکی سی چینی ملا کر کھانا چاہئے اسے دست آنے بند ہو جائیں گے۔ اس لئے پہلے وقتوں میں سادہ مزاج لوگ ستوؤں کا استعمال گرمیوں کے موسم میں بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔

ستو سرد مزاج لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ ستو کی مقدار انتہائی مناسب انداز میں استعمال کی جائے وگرنہ اس کی مقدار کی زیادتی آنتوں میں سدہ بھی بنا دیتی ہے۔ سرد علاقوں اور سردیوں کے موسم میں اس کا استعمال بند کر دیں ورنہ صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔

دودھ

حضور نبی کریم ﷺ نے دودھ کو بہت پسند فرمایا ہے اور جب بھی میسر آیا

Marfat.com

آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ ﷺ نے زندگی میں جو خوراک استعمال فرمائی اس میں مناسب مقدار میں دودھ شامل ہے لہٰذا دودھ کا استعمال سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے۔ دودھ کے بارے میں آپ ﷺ کے فرمودات ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحِىْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۵۴)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیالہ سے رسول اللہ ﷺ کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں یعنی شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ۔''

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِىْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاۤءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۶۵)

''حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں نے خیال کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ روزہ سے ہیں پس میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک برتن بھیجا آپ ﷺ نے اسے نوش فرمالیا۔''

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاۤءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ عُوْدًا

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵٦٧)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نقیع کے مقام سے ابوحمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ کچھ نہ سہی تو اوپر لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَ اَبُوْبَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِیْ قَدَاحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ وَ اَتَانَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا يَدْعُوْا عَلَيْهِ وَ اَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ ڈال کر لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں باغ باغ ہوگیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے نزدیک آن پہنچا آپ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی۔ سراقہ نے آپ ﷺ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کی جائے اور وہ واپس لوٹ جائے گا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔" (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۶۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَجَآءُوْا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلٰى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَالِدٌ اَخَالُكَ تُقَذِّرُهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ

Marfat.com

وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۳۱)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا رسول اللہ ﷺ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لائے، آپ ﷺ کی خدمت میں لکڑیوں پر رکھی بھنی ہوئی دو گوہ پیش کی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر تھوکا تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کو اس سے نفرت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جسے آپ ﷺ نے نوش فرمالیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو کہے الٰہی! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں زیادہ عطا فرما کیونکہ دودھ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرتی ہو۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَ نَهَرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا

Marfat.com

الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَ الْفُرَاتُ وَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيْتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَّ قَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ فَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَ اُمَّتُكَ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۷۰)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر کلی کر کے فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں اور باطنی نہریں جنت میں دو ہیں۔ پس میرے سامنے تین پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا پس مجھ سے کہا گیا آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کی امت نے فطرت کو پا لیا۔''

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّ الشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوا بِاِنَآءٍ وَّ

Marfat.com

تروحُ باُخرَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی
ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن
صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔'' (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کے بل زمین پر لیٹ جاتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن لوگوں کے راستہ میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے وہ باہر جایا کرتے تھے اور پھر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو میں نے ان سے اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور ان سے آیت کے متعلق دریافت کرنا صرف اس وجہ سے تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ وہ آگے بڑھ گئے اور انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے ان سے اللہ عزوجل کی کتاب کی اسی آیت کے متعلق دریافت کیا اور میں نے صرف اسی وجہ سے دریافت کیا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ وہ بھی آگے بڑھ گئے اور انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میرے پاس سے سرورِ کائنات ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اور جس وقت آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو تبسم فرمایا اور میرے دل کی بات جان لی اور میرے چہرے کا رنگ پہچان لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)!''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ!''

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا آؤ اور پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ اپنے حجرہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا فلاں شخص یا فلاں عورت نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے، وہ اہل وعیال اور مال نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور خود ان سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا تو ان کے پاس بھیجتے اور اس میں سے کچھ خود بھی کھا لیتے تھے اور فقراء کو بھی اس میں شریک فرماتے تھے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ان کے شریک ہونے نے غمناک کیا اور میں نے کہا اہل صفہ میں یہ دودھ کیا شے ہے؟ میں زیادہ حقدار ہوں کہ اس دودھ کو ایک ہی دفعہ پی لوں اور اس کے ساتھ کچھ طاقت حاصل کروں، جب وہ آئیں تو حضور نبی کریم ﷺ مجھے حکم دیں گے تو میں ہی ان کو دودھ دوں گا اور قریب نہیں کہ اس دودھ سے کچھ میرے لئے بھی بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے خلاصی ممکن نہ تھی۔

(یہ گفتگو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اہل صفہ کے پاس گیا اور ان کو بلایا اور وہ تمام آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ

Marfat.com

نے انہیں اجازت دے دی اور حجرہ میں اپنی جگہ پر تشریف فرما ہو گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دودھ کا پیالہ پکڑو اور ان کو دو۔ میں نے پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو دیا اور اُس نے اس میں سے سیر ہو کر پیا۔ جب پہلے آدمی نے پی لیا تو وہ پیالہ مجھے پکڑا دیا اور میں نے اسے دوسرے آدمی کو دے دیا حتیٰ کہ وہ بھی سیر ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے پیالہ دیا اور میں نے تیسرے آدمی کو دیا یہاں تک کہ وہ پیالہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس واپس پہنچا اور تمام اہل صفہ سیر ہو چکے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے وہ دودھ کا پیالہ اپنے دست اقدس پر رکھا اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب تم اور میں باقی بچ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھو اور پیو۔ میں نے دودھ نوش فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھ سے فرماتے رہے اور پیو اور میں دودھ نوش فرماتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اب مزید کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دو اور میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء بیان فرمائی اور بسم اللہ پڑھ کر باقی بچا ہوا دودھ نوش فرما لیا۔ (دلائل النبوۃ صفحہ ۳۹۴ تا ۳۹۵)

حضور نبی کریم ﷺ کو لسی بھی بے حد مرغوب تھی لہٰذا آپ ﷺ کبھی کبھی لسی بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ دودھ کی لسی گرمیوں میں حدت دور کرنے کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ شدید دھوپ میں پیاس کے وقت لسی پینے سے بہت راحت اور

Marfat.com

تسکین حاصل ہوتی ہے۔ دودھ کی لسی ایک عام چیز ہے لہٰذا دستیاب ہونے پر کبھی کبھار لسی پی لینے سے سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کر لینا بہت بہتر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ مَعَہٗ صَاحِبٌ لَّہٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّا الرَّجُلُ وَھُوَ یُحَوِّلُ الْمَآءَ فِیْ حَآئِطٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّۃٍ وَ اِلَّا کَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِیْ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَی الْعَرِیْشِ فَسَکَبَ فِیْ قَدَحٍ مَآءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْہِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَصَابَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَآءَ مَعَہٗ (صحیح بخاری)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے ایک ساتھی تھے۔ آپ ﷺ نے سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا اور وہ باغ کو پانی دے رہا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہو تو پلاؤ ورنہ ہم نالی سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی ہے پس وہ جھونپڑے کی طرف گیا پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر گھر

Marfat.com

کی پلی ہوئی بکری کا دودھ اس میں دوہا پس حضور نبی کریم ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ وہ دوبارہ لایا تو اس شخص نے پی لیا جو آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔“

ایک اور حدیث میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ ہجرت کی رات حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے مجھے وہ واقعہ سنائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ساری رات چلتے رہے۔ اگلے دن بھی چلتے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا اور لوگوں کی آمدورفت ختم ہوئی تو ہم ایک لمبے پتھر کے سایہ میں اترے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے جگہ کو ہموار کیا حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ سو گئے اور میں نگرانی کرنے لگا۔ پھر مجھے ایک چرواہا آتا دکھائی دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کیا تو اسے دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے ایک بکری پکڑی اور پیالہ میں دودھ نکالا۔ میرے پاس ایک برتن تھا جس کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ وضو فرماتے، پانی اور دودھ نوش فرماتے تھے۔ میں نے دودھ اس برتن میں رسول اللہ ﷺ کے لئے رکھ لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ محوخواب تھے۔ میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا اور پھر جب آپ ﷺ خود بیدار ہوئے تو میں نے ٹھنڈا کرنے کی غرض سے اس دودھ میں تھوڑا پانی ملایا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اسے نوش فرمائیں چنانچہ آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَّ شِيْبَ لَبَنُهَا بِمَآءٍ مِّنَ الْبِئْرِ

Marfat.com

الَّتِیْ فِیْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَ عَلٰی یَسَارِهٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّ
یَمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَکْرٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنُ
فَالْاَیْمَنُ وَفِیْ رِوَایَةِ الْاَیْمَنُوْنَ الْاَیْمَنُوْنَ اَلَا فَیَمِّنُوْا

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۵)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک گھر میں پالی ہوئی بکری دوہی گئی اور اس میں کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر سے مزین تھا پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا جبکہ آپ ﷺ کے بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ آپ ﷺ نے اعرابی کو عطا فرمایا جو آپ ﷺ کی دائیں جانب تھا۔ پھر فرمایا دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔ دوسری روایت میں ہے دائیں جانب والے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا ان کا خیال رکھو۔''

آبِ زم زم

حضور نبی کریم ﷺ آبِ زم زم بڑے شوق سے نوش فرماتے تھے۔ آبِ زم زم آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا ہے اس لئے کھڑے ہو کر آبِ زم زم پینا

Marfat.com

سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۶۳)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آبِ زم زم کا ڈول پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے اور منافقین کے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ وہ آبِ زم زم سیر ہو کر نہیں پیتے۔ (مشکوٰۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آبِ زم زم اپنے ہمراہ لے جاتی تھی اور حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ ﷺ بھی آبِ زم زم اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کرہ ارض پر سب سے بہترین مفید اور عمدہ و نفع والا پانی زم زم کا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے مذاکرات کے دوران ایک شخص کو مقرر کیا کہ وہ آبِ زم زم لے کر آئے اور جب وہ آبِ زم زم لے کر آیا تو آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے گئے۔ (رزین)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم آبِ زم زم کو جس مقصد کے لئے پیو گے یہ اسی مقصد کے لئے مفید ہوگا۔ اگر تم اسے صحت یابی کی نیت سے پیو گے تو شفاء پاؤ گے اور اگر پیاس بجھانے کی غرض سے پیو گے تو تمہیں تسکین ملے گی اور سراب ہونے کے لئے پیو گے تو اللہ عزوجل تمہیں سراب کرے گا اور یہ جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے اور اللہ عزوجل کی جانب سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا پیاؤ ہے۔ (دارقطنی)

ایک روایت میں ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کیفیت کے متعلق آگاہ کیا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ شریف اور اس کے پردوں کے درمیان چالیس دن رات بسر کئے اور ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا اور وہ اس دوران آبِ زم زم پیتے رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آبِ زم زم ایک مکمل غذا ہے۔ (صحیح مسلم جلد ششم صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ پانی کو یونہی چھوڑ دیتیں یعنی اس کے گرد منڈیر نہ بناتیں تو یہ ایک نہر کی صورت اختیار کرلیتا۔

آبِ زم زم تمام پانیوں کا سردار ہے اور یہ مقدس و بابرکت پانی بیت اللہ شریف کے صحن میں ایک کنوئیں سے نکلتا ہے اور یہ کنواں بیت اللہ شریف سے قریباً پچاس فٹ جانب جنوب مشرقی سمت واقع ہے اور یہ کنواں ۲۰۷ فٹ گہرا ہے اور اللہ عزوجل کے فضل واکرام کا مظہر ہے۔

آبِ زم زم کے جاری ہونے کے متعلق منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور نومولود بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ

Marfat.com

عزوجل کے حکم سے مکہ مکرمہ کی ویران وادی میں چھوڑا۔ جب آپ علیہ السلام انہیں چھوڑ کر جانے لگے تو حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ علیہ السلام ہمیں اس ویرانے میں کہاں چھوڑے جاتے ہیں اور آپ علیہ السلام کو اپنے اس معصوم بچے کی بھی کچھ پرواہ نہیں کہ یہاں درندوں سے ہماری حفاظت کون کرے گا اور اس جھلسا دینے والی ریت میں اور دھوپ کی تپش سے ہمیں کون محفوظ رکھے گا اور ان مصائب کا ذکر کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل کا حکم ہے اور میں اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں ایسا کر رہا ہوں۔ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات سنی تو آنسو پونچھ لئے اور رضائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر لیا اور عرض کیا کہ اگر یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے تو میں اس حکم کی تعمیل کروں گی اور اللہ عزوجل کے لطف وکرم سے مایوس نہیں ہوں گی کہ وہ ہماری حفاظت کرنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے بعد وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ اس دوران حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے نومولود بیٹے کو لے کر اس ویرانے میں مقیم ہو گئیں مگر جب خوراک کا ذخیرہ اور پینے کا پانی ختم ہو گیا تو پریشان ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فاقہ کرتی رہیں اور بچے کو اپنا دودھ پلاتی رہیں مگر جب مسلسل فاقوں کی وجہ سے چھاتیوں میں دودھ آنا بھی بند ہو گیا اور بچے نے رونا شروع کیا تو آپ رضی اللہ عنہا بے قرار ہو گئیں۔ شدید گرمی اور تپتی ریت میں آپ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کی ایک بوند بھی نہ تھی کہ اپنے بیٹے کے حلق میں اتار سکتیں۔

جب بچے کی بے قراری بڑھی تو حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے بچے کو ایک محفوظ مقام پر چھوڑا اور پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں اور باوجود مسلسل تلاش کے پانی نہ ملا۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کو بچے کی رونے کی آواز سنائی دیتی تو واپس لوٹ

Marfat.com

آتیں اور پھر اسے بہلا کر پانی کی تلاش میں نکل پڑتیں یہاں کہ پہلے مقامِ صفا پر پہنچیں اور پھر جب مروہ کی جانب سراب کی وجہ سے پانی کے آثار محسوس ہوئے تو مروہ کی جانب دوڑیں مگر وہاں بھی پانی نہ ملا یوں آپ رضی اللہ عنہا نے سات چکر لگائے اور اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کے ان چکروں کو دین اسلام کی فرض عبادت حج کا اہم رکن بنا دیا اور صفا و مروہ کے سات چکروں کے بغیر حج یا عمرہ نہیں ہوتا۔

حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا پانی کی تلاش میں یوں ماری ماری پھر رہی تھیں ادھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے روتے ہوئے اپنی ایڑیاں جب زمین پر مارنا شروع کیں تو اللہ عزوجل نے وہاں سے پانی جاری کر دیا۔ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا جب بچے کے پاس واپس لوٹیں تو پانی دیکھ کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ پانی مسلسل بہہ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے پانی کے گرد مٹی جمع کر دی اور فرمایا زم زم یعنی رک جا رک جا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا فرمانا تھا کہ پانی وہیں ٹھہر گیا۔

حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے اس پانی سے اپنے بچے کو بھی پلایا اور خود بھی پیا اور پھر اس پانی کی بدولت آپ رضی اللہ عنہا اپنے نومولود کی پرورش کرتی رہیں یہاں تک کہ ایک قافلہ کا وہاں سے گزر ہوا اور اُن کے پاس مویشی بھی تھے۔ انہوں نے جب ویرانے میں ایک عورت کو یوں بچے کے ساتھ دیکھا تو حیران رہ گیا حالانکہ وہ قافلہ جب کچھ عرصہ قبل وہاں سے گزرا تھا تو اسے وہاں پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے تھے۔ قافلے کا سردار آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہا نے قافلے والوں کو جب تمام واقعہ بیان کیا تو قافلے والوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی کہ ہمیں بھی یہاں رہنے کی اجازت دی جائے اس کے عوض ہم آپ رضی اللہ عنہا کو ہر سال عشر دیا کریں گے تاکہ ہم پر اس چشمہ کا پانی حلال ہو جائے۔

حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دے دی یوں یہ ویران بے

Marfat.com

آب صحرا آباد ہوا اور جو بعد میں شہر حرم مکہ مکرمہ کے نام سے مشہور ہوا۔

آبِ زم زم صدیاں گزرنے کے بعد بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ بہہ رہا ہے اور ترکوں کے زمانہ میں اس کی حفاظت کے مؤثر انتظامات کئے گئے اور اب خانہ کعبہ کی توسیع کے ساتھ اسے ایک تہہ خانے کی صورت میں محفوظ بنا لیا گیا ہے اور یہاں اب ایک ٹیوب ویل نصب ہے جس کے ذریعے اس کا پانی نکالا جاتا ہے اور زائرین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

انسانی جسم کو جن کاربوہائیڈریٹس، کیلشیم، وٹامنز اور پروٹینز کی ضرورت ہوتی ہے وہ آبِ زم زم پورا کرتا ہے اور اللہ عزوجل نے اس پانی میں کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشم سلفیٹ، سوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، پوٹاشیم نائٹریٹ، زنک کلورین اور دیگر تمام اجزاء شامل کئے ہیں اور جدید سائنسی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے کسی بھی خطے میں موجود پانی کے ذخائر میں ایسے معدنیات نہیں پائے جاتے چنانچہ ان سب کی وجہ سے آبِ زم زم کی افادیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اللہ عزوجل نے آبِ زم زم میں شفاء رکھی ہے اور آبِ زم زم کی انہی خصوصیات کی بناء پر حضور نبی کریم ﷺ نے اسے استعمال کیا اور مختلف امراض کے لئے آبِ زم زم کو تجویز کیا۔

حضور نبی کریم ﷺ جن دنوں مکہ مکرمہ میں مستقل مقیم تھے آپ ﷺ کثرت سے آبِ زم زم استعمال فرماتے تھے اور جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو پھر جب بھی میسر آیا اسے نوش فرمایا۔

کھانے پینے کا طریقہ

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی جس قسم کا کھانا مل جاتا تھا تناول فرما لیتے تھے یعنی وہ تمام کھانے جو اللہ عزوجل نے حلال کئے ہیں آپ ﷺ کو ان

Marfat.com

سے پرہیز نہ تھا البتہ سادہ قسم کے کھانے زیادہ پسند فرماتے اور کسی خاص قسم کے کھانے کے لئے اہتمام نہ فرماتے۔ آپ ﷺ زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ آپ ﷺ بڑے مہمان نواز تھے اور اگر کوئی مہمان ہوتا تو اس کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ جب آپ ﷺ دوسروں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تو اس وقت تک کھانا شروع نہ کرتے جب تک کہ کھانے کی تمام چیزیں دسترخوان پر نہ پہنچ جاتیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ ﷺ کا اتنا احترام کرتے جب تک آپ ﷺ کھانا شروع نہ کرتے کوئی بھی کھانا شروع نہ کرتا۔ آپ ﷺ گرم گرم کھانا نہ کھاتے بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاتے۔ آپ ﷺ اکثر تین انگلیوں سے کھاتے اور کھانا ختم کرنے پر انہیں چاٹ لیتے۔ کھانا ختم کرنے پر دعا مانگتے اور پھر ہاتھ دھوتے۔

رسول اللہ ﷺ کا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

حضور نبی کریم ﷺ کھانے سے قبل اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے تھے۔ بعض روایات کے مطابق آپ ﷺ کھانے سے قبل وضو کیا کرتے تھے اور اگر کبھی وضو نہ کرتے تو ہاتھ ضرور دھوتے لہٰذا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ وہ بھی کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھو لیں اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئیں۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ اِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَ الْوُضُوْءُ

Marfat.com

بَعدَہٗ

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کا باعث اس کے بعد ہاتھ دھونا ہے۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کی برکت کا باعث اس سے پہلے ہاتھ دھونے میں ہے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۴)

کھانے سے قبل دونوں ہاتھ دھونا صحت مندی کے اصولوں میں سے ہے کیونکہ ہاتھ دھونے سے ہاتھوں میں لگے ہوئے جراثیم غذا میں شامل نہیں ہوتے۔ اس طرح ہمارے پیٹ میں جو خوراک جائے گی وہ جراثیموں کے بغیر ہوگی اور کھانے والا ہمیشہ تندرست رہے گا۔ اس حکمت کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس بارے میں آپ ﷺ کی ایک اور حدیث ذیل ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرًا فِيْ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غَدَآؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۶۰)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے اس کے گھر میں برکت ہو تو صبح کے کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرے یعنی ہاتھ دھوئے۔''

منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرمانے سے قبل ہاتھ

Marfat.com

دھوتے تھے تو انہیں کسی رومال یا تولیہ وغیرہ سے صاف نہیں کرتے تھے بلکہ ایسے ہی تناول فرماتے تھے۔ غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر پونچھنا سنت میں داخل ہوتا تو کبھی ہم ایسے کپڑوں سے بھی ہاتھ صاف کر لیتے جو جراثیم آلود ہوتے جیسے بالعموم شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر ایک ہی تولیے سے تمام لوگ ہاتھ صاف کر لیتے ہیں اور اس طرح ہاتھ دھونے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا کیونکہ ہاتھ دوبارہ جراثیم آلودہ ہو جاتے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کھانا کھانے سے قبل ہاتھ اور منہ کو دھونا چاہئے کیونکہ کھانا جب زادِ آخرت کی نیت سے کھائیں گے تو یہ عین عبادت میں شمار ہوگا لہٰذا اس کا ثواب ہوگا جیسا کہ نماز سے قبل وضو کرنے کا ہوتا ہے اور پھر اس سے ہاتھ اور منہ کی صفائی بھی ہو جاتی ہے۔

ایک بزرگ اپنے ارادت مندوں کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ کھانا کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ ضرور دھویا کرو کیونکہ کھانے سے قبل ہاتھ دھونے سے اللہ عزوجل غربت دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ بوڑھوں سے پہلے جوانوں کو ہاتھ دھونے چاہئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ شریف پڑھنا

حضور نبی کریم ﷺ کھانے کے لئے بڑے اطمینان سے تشریف فرما ہوتے اور پھر جب کھانا دسترخوان پر موجود ہوتا تو اسے شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھتے کیونکہ آپ ﷺ کے نزدیک ہر کام کو اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرنا ہی

Marfat.com

افضل ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۵۹)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان اس کھانے کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔''

ایسا کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ عزوجل کی شکرانِ نعمت کے طور پر نہیں کھایا جا رہا۔ اس بات کو ایک اور حدیث میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ وَ اِذَا دَخَلَ فَلَمْ يُذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطٰنُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَ اِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَ الْعَشَآءَ (سنن ابی داؤد جلد سوم حدیث ۳۶۶)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت

Marfat.com

اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے کہ رات کو تمہارے لئے نہ ٹھکانہ ہے اور نہ کھانا جب کوئی داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا ٹھکانہ مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو کہتا ہے کہ تمہیں رات کا ٹھکانہ اور کھانا بھی مل گیا۔''

کھانے سے قبل اللہ عزوجل کے ذکر سے مراد بسم اللہ پڑھنا ہے لہٰذا کھانے کے لئے جب بیٹھیں تو سب سے پہلے جب کھانا شروع کریں تو بسم اللہ پڑھیں کیونکہ منہ میں نوالہ ڈالتے وقت بسم اللہ کہنا بالاتفاق سنت ہے۔ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنی چاہئے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ لیں۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللهَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيُقُلْ بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

(سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۶۸)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا ذکر بھول جائے تو کہے بسم اللہ اولہ و اخرہ۔''

عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّ رَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ اللهَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ

Marfat.com

طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰی فِیْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِهٖ (سنن نسائی)

''حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے بسم اللہ نہ پڑھی یہاں تک کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ اسے منہ کی طرف لے جانے لگا تو کہا بسم اللہ اولہ و اخرہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے جو کچھ پیٹ میں تھا سب کی قے کردی۔''

ایک صوفی کا قول ہے پہلے لقمے پر صرف بسم اللہ کہو، دوسرے لقمے پر بسم اللہ الرحمن کہو اور تیسرے لقمے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اس طرح غذا زیادہ نفع بخش ہو جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا کَانَ بَرَکَةً مِّنْهُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَةً فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰهَ فَاَکَلَ

Marfat.com

مَعَهُ الشَّيْطَانُ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم حدیث ۴۰۱۷)

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے تو کھانا پیش کیا گیا۔ ہم نے ایسا کھانا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ برکت والا ہو۔ شروع میں ہم نے کھایا تو آخر تک اس میں برکت کم نہ ہوئی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ جب ہم کھانے لگے تو اس پر بسم اللہ پڑھ لی۔ پھر ایسا شخص کھانے آ بیٹھا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔''

جس طعام کے شروع کرنے سے قبل اس پر بسم اللہ پڑھی جائے تو اس میں اللہ عزوجل کی برکت شامل حال ہو جاتی ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ شریف پڑھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللهِ لَكَفَاكُمْ فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۶۴، جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۱۷)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور

Marfat.com

اس نے دو لقموں میں سب کھانا صاف کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اگر یہ بسم اللہ کہتا تو یہ سب کے لئے کافی ہوتا تو تم میں
سے جب کوئی کچھ کھایا کرے تو اسے بسم اللہ کہنا چاہئے۔ اگر
بھول جائے تو یہ کہے بسم اللہ فی اولہ واخرہ۔''

جس کھانے پر کھانے والا بسم اللہ نہ پڑھے گا تو اس میں برکت شامل نہ ہوگی جس وجہ سے وہ کھانا زیادہ آدمیوں کی کفایت نہ کرے گا لہٰذا بسم اللہ پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔

عَنْ وَحْشِيٍّ اِنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۷)

''حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں شکم سیر نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کھانا سب مل کر بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو تو اس میں برکت ہوگی۔''

بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانے اور دوسروں کے ساتھ مل کر کھانا کھانے میں بھی برکت ہے۔ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں نے بسم اللہ پڑھنے کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ جب کوئی کھانے والا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتا ہے تو اللہ عزوجل

Marfat.com

اس سے خوش ہوتا ہے یعنی اس نے اس کے عطا کردہ رزق کو اس کا نام لے کر شروع کیا ہے۔ اس طرح اللہ عزوجل اسے کشادہ رزق دینے لگتا ہے اور اس کا نام لینے کی وجہ سے کھانا جسم میں احسن طریقے سے ہضم ہو جاتا ہے اور جزو بدن بنتا ہے۔ جس سے جسمانی قوت بحال رہتی ہے۔ اللہ عزوجل کے نام میں چونکہ شفاء بھی ہے اس لئے بسم اللہ پڑھ کر کھانے سے انسان بہت سی بیماریوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ بسم اللہ کی برکت کے بارے میں ایک مشہور حکایت یہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام مختلف ممالک میں فتوحات کے جھنڈے گاڑتا ہوا حیرہ کے مقام پر پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کو شہر سے باہر پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ لشکر اسلام کی آمد کی خبر سن کر حیرہ کے لوگ قلعہ بند ہو گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کو حکم دیا کہ وہ قلعہ کا محاصرہ کر لیں۔ لشکر اسلام نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور کوئی دن گزر گئے مگر حیرہ کے لوگ مقابلہ پر نہ آئے اور لشکر اسلام نے بھی اس لئے جنگ کا آغاز نہ کیا کہ شاید حیرہ کے لوگ راہِ راست پر آ جائیں اور بغیر جنگ کے صلح پر آمادہ ہو جائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب کئی دن گزرنے کے بعد دیکھا کہ اہل حیرہ کی جانب سے کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ یہ لوگ صلح پر آمادہ ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کو حکم دیا کہ وہ شہر پر حملہ آور ہوں۔ لشکر اسلام نے شہر پر حملہ کیا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ پھر ایک بوڑھا عیسائی پادری جس کا نام عمرو بن عبدالمسیح تھا وہ لشکر اسلام میں آیا اور مجاہدین نے اسے پکڑ کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بوڑھے سے دریافت کیا کہ تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا میری عمر سینکڑوں برس ہے۔ جب اس بوڑھے کی تلاشی لی گئی تو اس

Marfat.com

سے زہر کی ایک پڑیا برآمد ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے زہر کے متعلق باز پرس کی تو وہ کہنے لگا یہ انتہائی خطرناک زہر ہے اور میں اس لئے اپنے ساتھ لایا تھا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ نے میری قوم کے ساتھ ناروا سلوک رکھا تو میں یہ زہر کھا کر خودکشی کر لوں گا اور اپنی قوم کو یوں رسوا ہوتا ہوا نہیں دیکھوں گا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس پڑیا سے زہر نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور فرمایا اگر کسی کی موت نہیں لکھی گئی تو پھر کوئی اسے نہیں مار سکتا اور نہ ہی اس پر زہر کچھ اثر کرتا ہے۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی۔

بسم اللہ وباللہ ربّ الارض والسّماء بسم اللہ الّذی لَا یَضُرُّ بِاِسۡمِہٖ دَاء

اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زہر کھا لیا۔ تمام لوگ حیران رہ گئے کہ زہر نے آپ رضی اللہ عنہ پر کچھ اثر نہ کیا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ بوڑھا پادری اپنی قوم سے مخاطب ہوا کہ تم ان سے جزیہ دے کر صلح کر لو کہ فتح ان کا مقدر ہے اور جب قوم میں ایسا بہادر موجود ہو تو پھر فتح اس قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۳۷۸ تا ۳۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستر خوان پر کھانا رکھ کر تناول فرمانا

حضور نبی کریم ﷺ دستر خوان پر کھانا رکھ کر تناول فرماتے تھے۔

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَوَانٍ وَلَا فِيۡ سُكُرۡجَةٍ قَالَ فَعَلٰى

Marfat.com

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان یا سینی میں کھانا نہیں کھایا۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کس چیز پر کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا دستر خوان پر رکھ کر تناول فرماتے تھے۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۴۶)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام عمر نہ تو میز پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی میدے کا نان کھایا۔ آپ ﷺ سادگی پسند تھے اور فقر اختیار فرمایا۔''

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۳)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی وفات تک خوان میں کھانا تناول نہیں فرمایا۔''

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرَّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ قَالَ

Marfat.com

عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے نہ تو (عمدہ) دستر خوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی پیالیوں میں اور نہ آپ ﷺ نے چپاتی تناول فرمائی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا معمولی دستر خوانوں پر رکھ کر کھاتے تھے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۴۷)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کھانا خوان یعنی میز کی بجائے دستر خوان پر رکھا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے اور یہ اس لئے کہ دستر خوان سفر کی یاد دلاتا ہے اور دنیاوی سفر آخرت کی سفر یاد دلاتا ہے اور تواضع کے بھی نزدیک تر ہے۔ ویسے اگر خوان پر کھایا جائے تو روا ہے کیونکہ اس کی ممانعت نہیں کی گئی البتہ یہ ضرور ہے کہ بزرگانِ سلف کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ دستر خوان پر کھاتے تھے اور خود رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی کھایا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیاء کا معمول یہ بھی ہے کہ وہ دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں اس طرح کھانا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ (عوارف المعارف)

کھانا دستر خوان پر رکھ کر کھانا چاہیے اور بعض لوگ کھانے کو میز پر رکھتے ہیں اور اسے کھانے کے لئے کرسی پر بیٹھتے ہیں ایسا کرنا خلافِ سنت ہے اور صوفیاء اور بزرگانِ دین جو اتباعِ سنت پر سختی سے کاربند ہوتے ہیں وہ ہمیشہ دستر خوان پر ہی کھانا رکھ کر تناول فرماتے ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا دائیں ہاتھ سے کھانا

حضور نبی کریم ﷺ کھانا دائیں ہاتھ سے تناول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اچھے کام کرنے کے لئے دایاں ہاتھ مخصوص کیا ہے اور ناپاک کاموں کے لئے بائیں ہاتھ کو مقرر فرمایا ہے۔ اس طرح صفائی کا اصول بہتر طریقے سے قائم کیا گیا ہے۔ دائیں ہاتھ سے کھانا آپ ﷺ کی سنت بھی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کیا۔ اس لئے اپنے بچوں کو ہمیشہ بچپن ہی سے دائیں ہاتھ سے کھانے کی تاکید کرنی چاہیے تاکہ انہیں دائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت پڑ جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَ اِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۷۷)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔“

شریعت اسلامیہ کے مطابق دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے مقدم ہے اس لئے ہر اچھا کام کرنے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال میں لانا چاہیے۔

وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ اَنَّهٗ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَ کُلْ بِیَمِیْنِكَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۳)

''حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں لڑکپن کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا برخودار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔''

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَ تَنَعُّلِہٖ وَ تَرَجُّلِہٖ وَ کَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ ھٰذَا فِیْ شَانِہٖ کُلِّہٖ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۷)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ وضو کرنے کی نعلین مبارک پہنتے، کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔ راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ ہر کام میں ایسا ہی کرتے تھے۔''

ایک مرتبہ ایک اللہ کے بندے کے پاس چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے کہ کھانے کا وقت ہو گیا اور ان کے سامنے کھانا لایا گیا تو مجلس میں سے ایک آدمی نے

Marfat.com

دریافت کیا کہ سرکار! دسترخوان کے کیا آداب ہیں؟ تو ان بزرگ نے تلقین فرمائی کہ کھانے کا پہلا ادب یہ ہے کہ بیٹھ کر کھاؤ، دوسرا یہ ہے کہ ہاتھ دھو کر کھاؤ، تیسرا یہ ہے کہ شروع میں بسم اللہ پڑھو، چوتھا یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ، پانچواں یہ ہے کہ جو خوراک کے ریزے گریں انہیں چن کر کھالو اور آخر میں جب کھانا ختم کرلو تو اللہ کا شکر ادا کرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَاكُلْ اَحَدُكُمْ بِیَمِیْنِهٖ وَ یَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَأْخُذْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیُعْطِ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَ یَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَ یُعْطِیْ وَ یَاْخُذُ بِشِمَالِهٖ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۶۶)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے، دائیں ہاتھ سے پینا چاہئے اور دائیں ہاتھ سے دینا چاہئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا، بائیں ہاتھ سے پیتا اور بائیں ہاتھ سے دیتا اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔''

عَنْ عُمَرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۵۸)

Marfat.com

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہ تو بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی پیتا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر کھانا تناول فرمانا

حضور نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے اس لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ کھانا بیٹھ کر کھائے اور کھڑے ہو کر کھانا کھانا اسلامی آداب کے خلاف ہے۔ راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے اور کھانے کے لئے اچھے انداز سے بیٹھنا چاہئے۔ کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دایاں گھٹنا کھڑا کریں اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں اور جسم کا وزن اسی پر ڈال لیں۔ کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھانا اچھا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ اکثر اسی طرح بیٹھ کر کھاتے تھے۔ اس کے بارے میں چند احادیث ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِیًا یَّاْکُلُ تَمْرًا

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۷۸)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر کھجوریں کھاتے دیکھا ہے۔“

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ

Marfat.com

فَوَجَدْتُهٗ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ (سنن ابوداؤد)

''حضرت معصب بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک کام بھیجا جب میں واپس حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو حالت اقعاء میں کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔''

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ اُهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فَجَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ اللّٰهُ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا (صحیح مسلم)

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بکری کا ہدیہ آیا۔ آپ ﷺ اکڑوں بیٹھے کھانا کھارہے تھے۔ ایک اعرابی بولا یہ بیٹھنے کا کون سا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے شاکر بندہ بنایا ہے اور سرکش و مغرور نہیں بنایا۔''

علماء کا قول ہے بیٹھنے کے تین طریقے ہیں اور ان میں سے کسی بھی طریقے سے بیٹھ کر کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ پہلا طریقہ سرین پر بیٹھنا ہے یعنی چار زانو ہو کر بیٹھنا، دوسرا طریقہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا ہے اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھنا ہے۔ ان میں سے تیسرا طریقہ سب سے بہتر ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں فرش پر بیٹھ

Marfat.com

کر کھانا چاہئے۔ سلف صالحین بزرگانِ دین کا بھی یہی طریقہ کار تھا اور کرسی پر بیٹھ کر پیر لٹکا کر کھانا نہیں چاہئے۔ یہ طریقہ عیسائیوں کا ہے اور غرور و تکبر کی علامت ہے۔

شیخ ابو طالب مکی کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا کھانا آتا تو آپ ﷺ اسے زمین پر رکھ بیٹھ کر تناول فرماتے اور فرماتے میں سہارا لگا کر کھانے والا نہیں، دائیں ٹانگ کھڑی کر لیتے اور بائیں پاؤں کی پشت پر بیٹھتے۔ یہی کھانے کا سنت طریقہ ہے اور عربوں میں بھی اسی کا رواج ہے۔ (قوت القلوب)

رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے لہٰذا تین انگلیوں سے کھانا کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا (مشکوٰۃ شریف جلد دوم حدیث ۳۹۸۳)

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے اور فارغ ہونے پر انہیں چاٹ لیتے۔''

اس میں حکمت یہ ہے کہ کھانے میں وقت کم لگے گا اور پورے ہاتھ کو سالن نہیں لگے گا۔ دیکھنے میں اس طرح کھانا کھاتے ہوئے انسان شائستہ معلوم ہوگا۔ اس لئے حضور نبی کریم ﷺ کھانے کے لئے انگوٹھا سبابہ یعنی پہلی انگلی اور درمیانی انگلی استعمال فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے اس طریقہ پر ویسے بھی غور کیا جائے تو پتہ چل

Marfat.com

جائے کہ لقمہ سالن میں تر کرنے کے لئے اور منہ میں رکھنے کے لئے تین انگلیاں ہی کام آتی ہیں البتہ کسی ضرورت کے تحت چوتھی انگلی بھی ملانی پڑے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے البتہ پانچوں انگلیوں سے کھانے سے غیر شائستگی ظاہر ہوتی ہے۔ ایک انگلی اور صرف انگوٹھے سے کھانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس طرح تکبر ظاہر ہوتا ہے۔ پتلی چیز یعنی فرنی، دلیہ، کھیر وغیرہ کو ایک انگلی سے کھانا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ کا برتن کو انگلی سے صاف کرنا

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو سالن کے برتن میں جو سالن لگا ہوتا اسے اپنی انگلی مبارک سے صاف کر کے کھا لیتے اور انگلیوں کے ساتھ اگر کچھ سالن لگا ہوتا تو اسے بھی کھا لیتے لہٰذا آپ ﷺ کی اتباع میں کھانے کے برتن کو انگلی سے صاف کر لینا سنت ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعَ وَ الصَّحْفَةَ وَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

(صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۶۶)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

کھانا ختم کرنے پر برتن کو انگلی سے صاف کر کے انگلی کو چاٹ لینا چاہئے اگر دوسری انگلیوں پر بھی سالن لگا ہوا تو انہیں بھی چاٹ لے اور اگر کھانا ختم کرنے پر بچا ہوا سالن زیادہ ہو تو اسے محفوظ طریقے سے رکھ لینا چاہئے اور اگر اسے گرانا ہی ہو

Marfat.com

تو ایسی جگہ پر رکھ دیں جہاں سے جانور یا پرندے وغیرہ کھا جائیں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُ كُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳۹۸۵)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹا نہ دے۔''

وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۶۲)

''حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے (یا طشتری) میں کھائے اور پھر اس کو انگلیوں سے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔''

پیالے کو چاٹنا اصل میں تواضع کو اختیار کرنا اور تکبر سے بری ہونا ہے اور یہ چیز گناہوں سے مغفرت و بخشش کا سبب ہے اور پیالہ کی طرف استغفار کی نسبت اس اعتبار سے ہے کہ بظاہر اس مغفرت و بخشش کا سبب پیالہ ہی ہوتا ہے۔

وَعَنْ نُّبَيْشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ

Marfat.com

لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۷۱)

''حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی پیالے میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو پیالہ اس سے کہتا ہے اللہ تجھے جہنم سے آزاد کرے جیسے تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔''

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۵۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔''

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَ قَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ وَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۶۱)

Marfat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے نیز آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا ایک لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے نیز آپ ﷺ نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔''

رسول اللہ ﷺ سالن برتن کے کناروں سے کھاتے

حضور نبی کریم ﷺ کی ایک عادتِ شریفہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سالن کے برتن سے کنارے سے کھانا شروع کرتے یعنی درمیان میں لقمہ نہ لگاتے بلکہ لقمے کے ساتھ کنارے سے لیتے۔ آپ ﷺ کا ایسا کرنا نفاستِ طبع کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ ﷺ کی طبیعت میں پاکیزگی اور نفاست حد درجے کی تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَکَۃُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلَا تَأْکُلُوْا مِنْ وَسَطِہٖ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۶۳)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے پس کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔''

Marfat.com

کھانا برتن کے کناروں سے کھانا چاہئے اور درمیان سے نہ کھائیں۔ اس طرح جو سالن بچ جائے گا وہ صفائی کی حالت ہی میں رہے گا۔ اس طرح برتن بھی زیادہ گندا نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ درمیان میں سے کھانے سے انسانی حرص اور لالچ زیادہ بیدار ہوگا اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے برتن کے درمیان سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ایسے ہی روٹی کو بھی کنارہ ہی سے کھانا چاہئے اور درمیان سے نہیں کھانی چاہئے۔ روٹی کو چھری سے کاٹنا نہیں چاہئے، برتن یا کوئی چیز جو کھانے کی نہ ہو اسے روٹی پر نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے ہی اپنے ہاتھوں کو روٹی سے نہیں پونچھنا چاہئے۔

ایسے ہی جب بڑے برتن میں کوئی چیز پڑی ہو جو سب کے لئے ہو تو اس کے اوپر سے نہ لیں بلکہ ایک کنارے کی طرف سے ضرورت کے مطابق ڈال لیں۔

عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَ دَعُوْا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكُ فِيْهَا

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کے اِدھر اُدھر سے کھاؤ اور چوٹی سے نہ کھاؤ کیونکہ اسی میں برکت ہوتی ہے۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۷۵)

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِ الثَّرِيْدِ فَقَالَ كُلُوْا بِسْمِ اللهِ مِنْ حَوَالِيْهَا وَاعْفُوْا رَاْسَهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَاْتِيْهَا مِنْ فَوْقِهَا (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۷۶)

Marfat.com

''حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ثرید کے درمیان میں ہاتھ رکھ کر فرمایا اللہ کا نام لے کر اِدھر اُدھر سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت درمیان ہی سے آتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کھانے کے وقت دوسروں کے ساتھ فارغ ہوتے

حضور نبی کریم ﷺ کو جب کبھی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اکٹھے کھانا کھانے کا موقع ملتا تو آپ ﷺ یکدم پہلے فارغ نہ ہوتے بلکہ تمام ساتھیوں کے ساتھ فارغ ہوتے کیونکہ آپ ﷺ اس بات کو مدنظر رکھتے کہ اگر کوئی آہستہ کھانا کھا رہا ہے تو وہ بھی پیٹ بھر کر کھا لے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ اٰخِرَهُمْ اَکْلًا

''حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو ان سے آخر میں کھانا بند کرتے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تو دسترخوان پر موجود دوسرے لوگوں سے پہلے اپنا ہاتھ نہ کھینچتے بلکہ آخر تک دوسروں کے ساتھ کھانے میں مشغول رہتے تا کہ دوسرے

Marfat.com

لوگ شرم و لحاظ کی وجہ سے کھانا نہ چھوڑ دیں اور یہی بات ایک اور حدیث میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى يَرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِى الطَّعَامِ حَاجَةٌ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۵)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو دسترخوان اٹھانے تک کوئی آدمی کھڑا نہ ہو اور نہ ہی اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اگر شکم سیر ہو گیا ہو یہاں تک کہ سب فارغ ہو جائیں یا عذر بیان کر دے ورنہ اس کا ساتھی شرمسار ہو گا اور اپنا ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی ضرورت ہو۔''

اس حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک سے زائد آدمی ہوں تو ان میں سے کسی شخص کو دوسرے ساتھیوں سے پہلے اپنا ہاتھ کھانے سے نہ کھینچنا چاہیئے بشرطیکہ اس کے ہاتھ کھینچنے کے بعد وہ (ساتھی) بھی شرم کی وجہ سے کھانا چھوڑ دیں اور اگر کوئی شخص کم خوراک ہو کہ کم خور ہونے کی وجہ سے دسترخوان کے دوسرے ساتھیوں کا آخر تک ساتھ دینا اس کے لئے مشکل ہو تو اس صورت میں اس کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا کھائے تا کہ آخر تک دوسرے

Marfat.com

لوگوں کا ساتھ دے سکے۔

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُرْفَعَ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۴)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا کھانے سے پہلے جوتا اتارنا

حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا کھانے کے لئے دستر خوان کے پاس بیٹھتے تو آپ ﷺ جوتا اتار دیتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَاحُ لِاَقْدَامِكُمْ (دارمی)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار لیا کرو کیونکہ ایسا کرنا پیروں کو راحت فراہم کرتا ہے۔''

جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھا جائے تو اس وقت جوتا اتار دینا چاہیے کیونکہ دستر خوان پر جوتے سمیت بیٹھنا خلافِ سنت ہے۔ اکثر بزرگانِ دین کا یہ معمول رہا ہے کہ کھانے سے پہلے زمین پر چٹائی بچھاتے۔ جوتے اتار کر قبلہ رو ہو کر

Marfat.com

سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ جوتے اتار کر کھانے سے اللہ عزوجل سے قربت کوملحوظ رکھنا مراد ہے اور جوتے اتار کر کھانے سے سکون ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نمکین کھانے سے شروع کرنا

حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا کھانے بیٹھتے تو کھانے کا آغاز نمکین چیز سے کرتے یعنی سالن کے ساتھ روٹی کھانا شروع کرتے۔ اس لئے نمکین چیز سے کھانا آپ ﷺ کی سنت ہے۔ نمک کے استعمال کے بارے میں آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ذیل ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۳۱۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔''

نمک انسانی صحت کے لئے انتہائی مفید چیز ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے سردار کہا ہے۔ نمک چونکہ آسانی کے ساتھ دستیاب ہو جاتا ہے اور ہر سالن میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اسے غذائی اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین لقمے نمکین کھانے سے پہلے اور تین لقمے کھانے کے بعد بنی آدم کو بہتر (۷۲) بلاؤں سے محفوظ کرتے ہیں اور ان میں جنون، جذام اور برص بھی ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کھانے کی ابتداء نمک سے کیا کرو اور اختتام بھی نمک

Marfat.com

ہی پر کیا کرو اس لئے کہ نمک میں ستر بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے اور ان امراض میں جنون، جذام، کوڑھ، پیٹ کا درد اور دانتوں کا درد بھی شامل ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو نصیحت فرمائی کہ کھانا نمکین سے شروع کرو کیونکہ اس کے بہت سے فوائد ہیں اور ایک اچھا تریاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اپنے سامنے سے کھاتے

حضور نبی کریم ﷺ دسترخوان پر پڑی ہوئی کھانے کی اشیاء میں سے اس چیز کو تناول فرمانا زیادہ پسند کرتے جو سامنے پڑی ہوتی۔ کسی دوسرے کے سامنے سے چیز اٹھانے کو پسند نہ فرماتے اور یہی بات آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھائی کہ کھانا ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا شروع کریں۔

عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِىْ نُعَيْمٍ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّ مَعَهٗ رَبِيْبُهٗ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۵)

"وہب بن کیسان ابونعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت ربیبہ عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔"

عمر بن ابوسلمہ قریشی مخزومی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی آغوش کے پروردہ تھے۔ ہجرت کے دوسرے برس سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی رحلت کے وقت نو برس کے تھے۔ ۸۳ھ میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

Marfat.com

انہوں نے آپ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں جنہیں ابن مسیب، عروہ بن زبیر اور خود آپ کے فرزند محمد بن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے جب ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی تربیت فرمائی۔

یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ وَّهْبِ بْنُ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۴)

”حضرت وہب بن کیسان ابونعیم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضور نبی کریم ﷺ کے بیٹے تھے ان کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔“

اس حدیث سے ایک بات یہ بھی عیاں ہوتی ہے کہ دسترخوان پر جب دوسرے لوگ کھا رہے ہوں تو اس وقت چاہئے کہ اپنے سامنے سے کھایا جائے۔

Marfat.com

دوسروں کے آگے سے کھانے پینے کا سامان اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کھانا خلافِ ادب ہے البتہ اگر پھل وغیرہ کسی محفل میں اِدھر اُدھر پڑے ہوں تو انہیں حاصل کر کے کھانا درست ہے۔ جب کچھ آدمی ایک برتن میں مل کر کھا رہے ہوں تو اس وقت جو سالن آپ کے سامنے ہے اس سے کھائیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْمَآئِدَةُ فَلْيَاكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ وَلَا يَتَنَاوَلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيْسِهٖ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۷۳)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جائے تو سامنے سے کھاؤ دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ ڈالو۔''

عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّهٗ أَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَ الْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ

Marfat.com

يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ أُكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ جَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَ مَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ رَاسِهِ وَ قَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۱۶)

''حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنومرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ دے کر مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ میں مدینہ منورہ پہنچا اور آپ ﷺ اس وقت مہاجرین و انصار کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ پھر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم آگے بڑھے اور

Marfat.com

کھانا شروع کیا۔ میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھیرنا شروع کر دیا جبکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سامنے سے کھایا۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف اقسام کی خشک و تر کھجوریں تھیں۔ میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کیں جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کا دست مبارک پورے تھال میں گھوم رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! جہاں سے دل چاہے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک رنگ نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرۂ پرنور اور بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا اے عکراش (رضی اللہ عنہ)! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ بدل دیتی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کھانے کے اختتام پر ہاتھ دھوتے

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب مکمل طور پر کھانا تناول فرما لیتے تو اپنے ہاتھ مبارک دھوتے تا کہ کھانے کی چکنائی وغیرہ زائل ہو جائے اور ہاتھ صاف ہو جائیں لہٰذا آپ ﷺ کی اتباع میں کھانے کے بعد ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ہاتھ دھوئے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَ فِیْ یَدِهٖ غَمْرٌ لَّمْ یَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَیْئٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۷)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو اسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

کھانے سے فارغ ہونے پر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہئے اور دھو کر تولیے سے خشک کر لینا چاہئیں۔ ہاتھ دھوتے وقت اپنے دانتوں سے بچی ہوئی غذا کو بھی نکال دیں۔ اگر کوئی ریزہ یا غذا زبان سے لگی ہو تو اسے نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاتھوں کو دھوتے وقت صابن وغیرہ لگائیں تاکہ چکنائی اچھی طرح سے اتر جائے۔ کسی بزرگ آدمی کے ہاتھ دھلانے میں ثواب ہے اس لئے اگر کوئی عالم دین یا شیخ طریقت بوڑھے ہوں تو ان کے ہاتھ دھلا دیں۔

فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَلُوْمَنَّ امْرَءٌ اِلَّا لِنَفْسِهٖ یَبِیْتُ وَفِیْ یَدَیْهِ رِیْحُ غَمْرٍ

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے ہاتھ میں کھانے کی بو لگی ہو اور وہ سو جائے اور پھر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے ہی نفس کو برا بھلا کہے۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۹۶)

Marfat.com

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۰۴)

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کا باعث اس کے بعد ہاتھ دھونا ہے۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کی برکت کا باعث اس سے پہلے ہاتھ دھونے میں ہے۔''

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۱۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ لے تو وہ صرف اپنے

Marfat.com

نفس کو ملامت کرے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا کھانے کے بعد ہاتھ دھو لینا بڑا ہی حکمت آمیز ہے کیونکہ ایک آدمی جب کھانا کھاتا ہے تو اس کے ہاتھوں کو چربی یا گھی وغیرہ کی چکنائی لگ جاتی ہے اور وہ بغیر ہاتھ دھوئے کام کاج شروع کر دے یا سو جائے تو اس کے ہاتھ کتنے جراثیموں کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ اگر وہ سوتے میں ناک یا کان میں خارش محسوس کرے گا تو ظاہر ہے کہ ہاتھوں کی چکنائی سے وہ بھی آلودہ ہو جائیں گے۔ اگر سوتے میں یا اٹھنے کے فوراً بعد بلا ارادہ اس نے آنکھیں ملنا شروع کر دیں تو ضرور سالن یا چکنائی کا اثر اس کی آنکھیں خراب کر دے گا۔ گویا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سنت طریقہ کے مطابق کھانے کے بعد ہاتھ دھونے والا جسمانی تکالیف اور بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے کھانے میں کبھی عیب نہ نکالا

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جو کھانا سامنے لا کر رکھ دیا جاتا اسے تناول فرما لیتے۔ اگر کبھی کسی چیز کا کھانا آپ ﷺ کو پسند نہ ہوتا تو اسے نہ کھاتے مگر آپ ﷺ کھانے میں کبھی بھی عیب نہ نکالتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۹۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، خواہش ہوتی تو تناول

Marfat.com

فرما لیتے ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔"

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کھانے کی چیزوں کے سلسلے میں حضور نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جو چیز آپ ﷺ کی پسندیدہ ہوتی اس کو آپ ﷺ رغبت کے ساتھ تناول فرما لیتے اور جو چیز آپ ﷺ کو مرغوب و پسندیدہ نہ ہوتی تو اس کو نہیں کھاتے تھے اور ایسا نہیں تھا کہ جو چیز پسندیدہ نہ ہوتی اس کو برا کہتے یا اس میں عیب نکالتے۔

اگر کوئی کھانے میں عیب نکالے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس نے کھانا تیار کیا ہے اس کا دراصل نقص اور کوتاہی ظاہر ہوگی تو اس طرح پکانے والوں کے دل میں کھانے والوں کے خلاف نفرت اور بغض پیدا ہوگا کہ ایک گھر والوں نے کھانا پکا کر دیا اور دوسرے ان کی عیب جوئی ہوئی اس طرح گھر کا نظام بہتر ہونے کی بجائے بگڑے گا لہٰذا اگر کھانا بدمزہ ہو تو دل چاہے تو کھالیں وگرنہ اسے چھوڑ دیں مگر اسے برا نہ کہیں اور نہ ہی پکانے والے کو برا بھلا کہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا کھانے کے وقت ٹیک نہ لگانا

حضور نبی کریم ﷺ کھاتے وقت ٹیک نہ لگاتے تھے اس لئے کھاتے وقت ٹیک لگانا خلافِ سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ نے کھاتے وقت ٹیک لگانے سے منع فرمایا ہے۔ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر کھانے سے غذا اچھی طرح با آسانی معدے میں نہیں پہنچ پاتی اور صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے لہٰذا اس طبی نقصان کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیک لگا کر یا لیٹ کر کھانا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

Marfat.com

اُكُلُ مُتَّكِئًا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۸۷)

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ٹیک لگا کھانا تناول نہیں فرماتا''

اہل فقہ کا کہنا ہے کہ ٹیک لگانے کی مختلف صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلو زمین پر رکھا جائے، دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھ کر کھایا جائے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ ٹیک کر بیٹھا جائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھایا جائے۔ یہ تینوں صورتیں مذموم ہیں اور بعض حضرات نے چوتھی صورت بھی بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار اور اسی طرح کسی اور چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھا جائے۔ الغرض ٹیک لگانے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو کی طرف جھک کر اور اس پر سہارا لے کر بیٹھا جائے۔ کھاتے وقت بیٹھنے کی یہ صورت اس لئے غیر مسنون ہے کہ ایسی حالت میں کھانا ضرر پہنچاتا ہے۔ بایں طور کہ وہ بدن میں اپنی جگہ پر ٹھیک طرح سے نہیں پہنچتا جو طبیعت پر گراں ہو کر سوء ہضم کی شکایت پیدا کرتا ہے۔

سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہے کہ ٹیک لگا کر، منہ کے بل پڑ اور کھڑے ہو کر کھانا نہ کھایا جائے بلکہ اس طرح بیٹھ کر کھائے کہ یا تو دو زانو ہو یا بصورتِ اقعاء ہو یعنی دونوں کولہے ٹیک لے اور دونوں زانو کھڑے کر لے یا دونوں پاؤں پر بیٹھے یعنی اکڑوں اور یا داہنا زانو کھڑا کر لے اور بائیں زانو پر بیٹھ جائے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ قَالَ مَا رُاِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَاءُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۷۲)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کو ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا اور نہ دو آدمی کبھی آپ ﷺ کے پیچھے چلتے۔"

رسول اللہ ﷺ کا دوسروں کو اپنے کھانے میں شامل کرنا

حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا کھانے لگتے تو اگر اس وقت کوئی موجود ہوتا یا دورانِ کھانا کوئی آجاتا تو اُسے کھانے میں شامل ہونے کے لئے کہتے اور جس کو کھانے کی طلب ہوتی تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ شامل ہو جاتا اس لئے کھانے کے وقت جو بھی موجود ہو اسے کھانے کی دعوت دینی چاہیے۔

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ

Marfat.com

نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَ انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَآ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَ لَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَ عَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ شَبِعُوْا وَ الْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۸)

Marfat.com

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے گویا یہ بھوک کی وجہ سے ہے پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک حصہ میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ کر دیا۔ میں جب انہیں لے کر گیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں رونق افروز ہیں اور اردگرد لوگ موجود ہیں۔ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو آپ نے پوچھا کھانا دے کر؟ میں نے ہاں کہا پس رسول اللہ ﷺ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ آپ چل پڑے اور میں آپ کے آگے روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ ہمارے گھر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ انہیں کھلا سکیں۔ انہوں نے جواباً کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے استعمال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچے۔ پھر

Marfat.com

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا۔ پھر اس پر جو اللہ نے چاہا وہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اور پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو پس انہیں اجازت دی گئی اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دو پس انہیں بھی اجازت دی گئی اور انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اور اجازت دی گئی اور اس طرح جتنے بھی حضرات تھے ان سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانے والوں کی تعداد اسی تھی۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے اخلاقی طور پر اس بات کی ترغیب دی ہے کہ جب تم کھانے لگو تو تمہارے پاس اگر کوئی دوسرا شخص ہو تو اسے اپنے کھانے میں شامل کر لو کیونکہ جو کھانا تمہارے سامنے کھانے کے لئے لایا گیا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی کفایت کر جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ وَ مِائَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ مَعَ

Marfat.com

اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامًا فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ
طَعَامٍ اَوْ نَحْوَهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ
مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْعٌ اَوْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ
لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَاَمَرَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ
يُشْوٰى وَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَ مِائَةٍ اِلَّا قَدْ
حَزَّ لَهٗ حَزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا
اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَ اِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ هَالَهٗ ثُمَّ جَعَلَ
فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُوْنَ وَ شَبِعْنَا وَ فَضَلَ
فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۴۹)

"حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک سوتیس افراد تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے لگ بھگ کھانا (آٹا) تھا پس اسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم اسے بیچتے ہو یا عطیہ اور ہبہ کے طور پر (کوئی

Marfat.com

بکری) دینے کے لئے تیار ہو؟ اس نے کہا نہیں میں بیچتا ہوں۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم! ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کلیجی سے حصہ مل گیا جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے ان کا حصہ رکھ دیا گیا پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا پس ہم سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں کونڈوں میں بچ بھی رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا جس طرح فرمایا۔"

کھانے میں بہت سے لوگوں کا مل کر کھانا مستحب ہے۔ اولیاء اللہ کا یہ عام معمول رہا ہے کہ وہ اپنے پاس آنے والوں کے ساتھ مل کر کھاتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے اچھا وہ کھانا ہے جس کی طرف بہت سے ہاتھ بڑھائے جائیں کیونکہ مل جل کر کھانے سے الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور برکت بھی پائی جاتی ہے۔

عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۶)

"حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام

Marfat.com

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں شکم سیر نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کھانا سب مل کر بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو تو اس میں برکت ہوگی۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوستوں اور دینی بھائیوں کے ساتھ مل کر کھانا بہت افضل ہے۔ اس کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

"کسی دوست کو کھانے کی دعوت دینا بہت سا صدقہ دینے سے بھی زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔"

حدیث پاک میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ سحری کے کھانے کا، افطار کے کھانے کا اور جو دوستوں کے ساتھ کھایا گیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اگر دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھو تو جلدی مت کرو (یعنی اٹھنے کی) بلکہ اسے طول دو کیونکہ اس مقدارِ وقت کو جملہ عمر میں شمار نہ کیا جائے گا یعنی اس کا حساب نہیں ہوگا۔"

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"آدمی جو کچھ کھاتا ہے یا اپنے ماں باپ کو کھلاتا ہے اس کا حساب ہوگا مگر جو کھانا دوستوں کے آگے رکھے وہ حساب سے مستثنیٰ ہے۔"

Marfat.com

بزرگوں میں سے ایک کی عادت تھی کہ جب بھائیوں اور دوستوں کے سامنے دسترخوان بچھاتے تو اسے طرح طرح کے کھانوں سے بھر دیتے (بہت زیادہ کھانا اس پر رکھ دیتے) اور کہتے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کھانا دوستوں کے کھائے ہوئے کھانے سے بچ رہے اس کا حساب نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں وہی کھاؤں جو دوستوں کے سامنے سے ہاتھ آئے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک صاع طعام دوستوں کے آگے رکھنا میرے نزدیک ایک غلام کو آزاد کرنے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا اے فرزند آدم! میں بھوکا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ آدمی کہے گا اے اللہ! تو کیسے بھوکا ہوسکتا تھا کہ تو سارے عالم کا پروردگار ہے اور پھر تجھے کھانے کی بھی حاجت نہیں ہے؟ اللہ عزوجل فرمائے گا تیرا بھائی بھوکا تھا (اور تو نے اسے کھانا نہ دیا) اگر تو اسے کھانا دیتا تو گویا مجھے دیا ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کھانے یا پینے کے لئے کچھ دیتا ہے جس سے وہ شکم سیر ہو جائے تو اللہ عزوجل اسے دوزخ کی آگ سے سات خندق دور کر دے گا اور ایک خندق کا فاصلہ دوسری خندق سے پانچ سو برس کی مسافت کے بعد طے ہوتا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةَ

Marfat.com

يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۹۱ تا ۲۹۲)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کفایت کرتا ہے۔''

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۷)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مل کر کھایا کرو اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت کے ساتھ برکت ہے۔''

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

(جامع ترمذی جلد اول حدیث ۱۸۷۴)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں شامل کر لیا اور پھر

Marfat.com

فرمایا اللہ کے نام سے اس پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔"

رسول اللہ ﷺ کا کھانے کے وقت دعائیں پڑھنا

حضور نبی کریم ﷺ کھانا کھاتے وقت اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے اور اللہ عزوجل کی تعریف کرتے جس نے اپنے بندے کو کھلایا۔ آپ ﷺ کے یہ الفاظ دعاؤں کی صورت میں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے وہ دعائیں خود بھی پڑھی ہیں اور اپنی امت کو بھی ان کی ترغیب دلائی ہے۔ کھانے کے وقت کی مسنون دعائیں ذیل ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۴۲۲)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والا ایسی حمد جو نہ چھوڑی جاسکتی ہے اور نہ اس سے استغناء کیا جاسکتا ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب دستر خوان سے کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَ اَرْوَانَا غَیْرَ مُكْفِیٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ ط (مشکوٰۃ شریف جلد دوم حدیث ۴۰۱۵)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا ایسی تعریف نہیں جو ختم ہو جائے یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔''

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کھا پی لیتے تو یہ پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَ سَوَّغَهٗ وَ جَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۵۱)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

ایک اور روایت میں ہے حضور نبی کریم ﷺ کھانے کے بعد یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۵)

Marfat.com

”تمام تعریف اللہ ہی کے لئے جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی نصیب کی بغیر میری کسی طاقت اور قوت کے۔“

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں بحیثیت مہمان تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت کی اور جب آپ ﷺ ان سے رخصت ہونے لگے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَ اغْفِرْ لَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ (صحیح مسلم)

”اے اللہ! انہیں تو نے جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔“

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۷۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز کے کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے۔“

رسول اللہ ﷺ کھاتے وقت چھوٹا لقمہ لیتے

حضور نبی کریم ﷺ جب کھانے کے لئے کسی چیز کا نوالہ لیتے تو وہ بڑا نہ

Marfat.com

ہوتا تھا بلکہ قدرے چھوٹا نوالہ لیتے تھے مگر اتنا چھوٹا بھی نہ ہو کہ اس سے کھانے کا مقصد پورا نہ ہو یعنی آپ ﷺ کا نوالہ نہایت ہی موزوں اور مناسب ہوتا تھا ورنہ بہت بڑا ہوتا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ درمیانے درجہ کا نوالہ کھانا آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے پینے کا معمول

پانی پینے میں حضور نبی کریم ﷺ کا یہ اصول تھا کہ کھانے کے آغاز میں پانی پی لیتے اور اگر دورانِ کھانا ضرورت پیش آتی تو بھی پانی نوش فرماتے اور کھانا مکمل طور پر کھانے کے بعد پانی پینا پسند نہ کرتے تھے۔ عام معمول کے مطابق معتدل پانی جو زیادہ ٹھنڈا نہ ہوتا وہ نوش فرماتے۔ زیادہ سرد پانی صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا البتہ گرمیوں کے موسم میں جب شدید گرمی ہوتی تو گھڑے یا کنوئیں کا ٹھنڈا پانی نوش فرما لیتے۔ آپ ﷺ زیادہ مشقت کرنے والے کام کے فوراً بعد پانی پینے کو زیادہ اچھا نہ سمجھتے تھے۔ ایسے ہی پھل کھانے یا حمام یا جماع کے بعد فوراً پانی پینے کو پسند نہ فرماتے تھے۔ اگر پانی پینے کی ضرورت محسوس ہوتی تو کچھ دیر وقفے کے بعد پانی نوش فرماتے۔ پانی پینے کے سلسلے میں گرمیوں میں آپ ﷺ بعض اوقات ٹھنڈے پانی میں شہد ملا کر پیتے جو حفاظت صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ شہد ملے پانی کی افادیت ایک یہ بھی ہے کہ یہ پانی جسم میں بلغم بننے کو روکتا ہے۔ معدے کی جھلی کو دھوتا ہے۔ انتڑیوں کے سدے کھولتا ہے۔ جسم کے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔ جگر، گردے اور مثانے کے لئے یکساں مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شہد ملا پانی معدے کے لئے عام قسم کی میٹھی چیزوں سے انتہائی نفع بخش اور بے ضرر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو شہد ملا شیریں پانی بہت محبوب تھا۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ زیادہ دیر سے رکھے ہوئے خراب پانی کو پسند نہ کرتے تھے کیونکہ ناقص پانی پیٹ میں نفخ پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ خراب پانی طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ خراب پانی سے یہ مراد ہے کہ وہ پانی جو کئی روز سے جمع کر کے کسی چیز میں رکھا گیا ہو البتہ ایک آدھے دن کا پانی خراب نہیں ہوتا اور بعض طبیب لوگ بھی ایک دن کے رکھے ہوئے پانی کو خالی پیٹ پینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی میں کبھی کبھار ایسا ہوا کہ ایک آدھے دن کا رکھا ہوا پانی آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ ﷺ ابوالہیثم بن تیہان کے باغ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا پانی ہے؟ تو آپ ﷺ کو ایک مشکیزے میں رکھا ہوا پانی پیش کیا گیا جو ایک یا دو دن پہلے کا تھا اور آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا البتہ آبِ زم زم ہمیشہ ہی اچھی حالت میں رہتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے پانی نوش فرمانے کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پینے کے لئے عام طور پر سقیاء کے کنوئیں سے پانی لایا جاتا تھا جسے آپ پینے میں اکثر استعمال کرتے تھے۔ آپ ﷺ مٹی کے برتنوں میں رکھا پانی اکثر نوش فرما لیتے تھے۔ آپ ﷺ کا پانی پینے کا طریقہ کامل ترین اور اعلیٰ ہے اس لئے ہر امتی کو آپ ﷺ کی سنت کے مطابق پانی پینا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بعض اوقات دودھ ملا پانی بھی نوش فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ ستو اور دیگر مروجہ حلال مشروبات بھی استعمال کئے۔ آپ ﷺ کے پانی پینے کے متعلق جو باتیں مسنون ہیں وہ ذیل ہیں۔

Marfat.com

پینے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا

حضور نبی کریم ﷺ پینے والی چیزوں کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے زندگی میں چند ایک پینے کی چیزیں استعمال کی ہیں اور انہیں پینے کے لئے برتن کو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے پکڑا کیونکہ آپ ﷺ نے کھانے پینے کے لئے دائیں ہاتھ ہی کو پسند فرمایا ہے۔ دائیں ہاتھ سے پینے کے لئے استعمال کرنے میں یہ آسانی موجود ہے کہ اس ہاتھ سے انسان آسانی کے ساتھ پینے کے برتن کو پکڑ سکتا ہے۔ اس لئے اللہ عزوجل کا بندہ بننے کے لئے ہمیں آپ ﷺ کے طریقہ پر پانی یا دیگر پینے والی اشیاء استعمال میں لانی چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَ اِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۷۷)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔"

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ بِطَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ وَ ثِيَابِهٖ وَ يَجْعَلُ يَسَارَهٗ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۳۹۸۰)

"حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور لباس کے لئے استعمال فرماتے اور دیگر امور

Marfat.com

کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرتے۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَاکُلْ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ وَ یَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیُعْطِ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَ یَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَ یُعْطِیْ وَ یَاْخُذُ بِشِمَالِهٖ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۶۶)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے، دائیں ہاتھ سے پینا چاہئے اور دائیں ہاتھ سے دینا چاہئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا، بائیں ہاتھ سے پیتا اور بائیں ہاتھ سے دیتا اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شریعت نے کھانے پینے کے لئے دایاں ہاتھ مقرر فرمایا ہے اس لئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے پکڑ کر پینا چاہئے۔ اگر کوئی مجبوری ہو یا دائیں سے نہ پی سکتے ہوں تو پھر دوسرا ہاتھ استعمال کرنے میں حرج نہ ہوگا۔

پینے سے قبل بسم اللہ پڑھنا

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ جو کام بھی کرتے تھے اس کے آغاز سے قبل اللہ عزوجل کا نام لیتے تھے۔ آپ ﷺ جب بھی پانی پیتے یا کسی اور پینے والی چیز کا استعمال کرتے تو بیٹھ کر بسم اللہ پڑھتے اور پھر پیتے۔ بسم اللہ پڑھنا اللہ عزوجل کو بے حد پسند ہے کیونکہ اللہ عزوجل کو ہر دم یاد رکھنا ہی اصل بندگی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ سَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۵)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ کی مانند ایک ہی سانس سے نہ پیو بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو۔ پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور فراغت کے بعد الحمد للہ کہو۔"

دین اسلام نے ہمیں پہلا درس یہی دیا ہے کہ جو کام بھی کریں اس کے آغاز میں اللہ عزوجل کا نام لیں کیونکہ جو چیز اللہ عزوجل کے نام سے شروع کی جاتی ہے اللہ عزوجل کی رضا اس میں شامل حال ہو جاتی ہے اس لئے جب بھی پانی یا کوئی اور مشروب پئیں تو گھونٹ بھرنے سے قبل بسم اللہ پڑھیں اور فراغت پر الحمد للہ کہیں۔

اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کے متعلق احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ پہلے سانس سے قبل الحمد للہ کہے، دوسری سانس کے بعد رب العالمین کا اضافہ کرے اور تیسرے سانس کے بعد الرحمن الرحیم کا اضافہ کرے۔

پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ پینے کی چیز میں پھونک نہ مارتے تھے۔ آپ ﷺ کے ایسا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ پھونک مارنے سے اندر کی گندگی اور سانس کے جراثیم کو پانی میں شامل ہونے کا موقع نہ ملے اس لئے آپ

Marfat.com

ﷺ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۸)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۷)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں؟ فرمایا اسے گرادو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا۔ فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کردو (اور سانس لے کر پیو)۔''

بعض محدثین کا قول ہے اگر پینے والی چیز گرم ہو اور اسے ٹھنڈا کرنا مقصود ہو تو اس میں پھونک نہ ماری جائے بلکہ چیز کے ٹھنڈا ہونے تک صبر کیا جائے نیز اگر پانی میں کوئی تنکا وغیرہ پڑ جائے تو اسے چمچ یا کسی صاف چیز سے نکالا جائے، انگلی یا پھونک مار کر نہ نکالا جائے کیونکہ اس سے طبیعت نفرت و کراہت محسوس کرے گی۔

Marfat.com

پینے کے برتن میں سانس نہ لینا

حضور نبی کریم ﷺ نے پینے کے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے تا کہ منہ سے نکلے ہوئے سانس کے اثرات پانی میں نہ چلے جائیں اور پانی بدبودار نہ ہو جائے کیونکہ بعض لوگوں کے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور اس صورت میں اگر برتن میں سانس لیا جائے تو پینے والی چیز بھی بدبودار ہو سکتی ہے اس لئے ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ برتن میں سانس لینا چوپایوں کا طریقہ ہے جو غیر شائستہ ہے اس لئے پینے کے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کے فرمودات ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۹)

"حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَآءِ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۸)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔"

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیُنَحِّ الْاِنَاءَ ثُمَّ لِیَعُدْ اِنْ کَانَ یُرِیْدُ

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۷)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو منہ کے سامنے سے الگ کر کے سانس لے پھر پینا چاہے تو دوبارہ پی لے۔''

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَبَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَاِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِهٖ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۰)

''حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔''

Marfat.com

پیتے وقت تین بار سانس لینا

حضور نبی کریم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی چیز کے پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ نے جب بھی پانی پیا تو اس میں تین سانس کا وقفہ کیا۔ آپ ﷺ کے ایسا کرنے میں حکمت یہ پوشیدہ ہے کہ پانی ضرورت کے مطابق آہستہ آہستہ پیٹ میں جاتا ہے اور پیٹ پر یکدم بوجھ نہیں پڑتا۔ اس لئے آپ ﷺ کا یہ طریقہ طبی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے کیونکہ بعض اوقات یکدم سانس لئے بغیر پانی پینے سے پیٹ بوجھل ہو جاتا ہے جس سے طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پینے کے دوران آپ ﷺ جب سانس لیتے تو پینے کے برتن کو ہٹا کر ایک طرف کر لیتے تاکہ واپس سانس کا اثر پانی پر نہ پڑے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلَاثًا (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۱۶)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ تین سانس لیتے اور فرماتے رسول اللہ ﷺ بھی تین سانس لیتے تھے۔''

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَاُ وَاَرْوٰى (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ پانی نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے اور

Marfat.com

فرماتے کہ یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔"

ثُمَامَةُ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا (صحیح بخاری)

"حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ تین سانس لیا کرتے تھے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر اسی طرح پانی پیتے تھے مگر اوپر کی ایک روایت میں دو مرتبہ سانس لینے کا بھی ذکر آیا ہے مگر تین مرتبہ سانس لینے کے طریقہ کو ہی ترجیح دینا بہتر ہے۔

مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر نہ پینا

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَآءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِ السِّقَآءِ وَ اَنْ يَّمْنَعَ جَارَهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۸۷)

"حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

Marfat.com

میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتائیں رسول اللہ ﷺ نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔"

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيِّ السِّقَآءِ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔" (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَآءِ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔" (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَاِنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى سِقَآءٍ فَاخْتَنَثَهٗ فَخَرَجَتْ

Marfat.com

عَلَيۡهِ مِنۡهُ حَيَّةٌ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص نے اس ممانعت کے باوجود مشک کو منہ لگا کر پانی پینا چاہا تو مشک سے سانپ نکل آیا۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۱۹)

اَبَا سَعِيۡدِ ِ الۡخُدۡرِيَّ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَنۡهٰى عَنۡ اخۡتِنَاثِ الۡاَسۡقِيَةِ قَالَ عَبۡدُ اللّٰهِ قَالَ مَعۡمَرٌ اَوۡ غَيۡرُهٗ هُوَ الشُّرَابُ مِنۡ اَفۡوَاهِهَا

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۵۰)

''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عبداللہ نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے اس سے مراد منہ لگا کر پانی پینا ہے۔''

مشک یا اس جیسی دوسری چیزوں (جیسے نلکے یا گھڑے وغیرہ) کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت اس بناء پر ہے کہ اس طریقے سے اوّل تو پانی ضرورت سے زائد صرف ہوتا ہے اور دوسرے وہ پانی کپڑوں وغیرہ پر گر کر ان کو خراب کرتا ہے اور یہ بھی کہ اس طرح پانی پینا کہ زیادہ مقدار میں ایک ہی مرتبہ پیٹ میں جائے معدہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ پانی پینے کا جو مسنون طریقہ ہے یہ اس کے قطعی خلاف ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاھِھَا (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۱۸)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مشک کو الٹ کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا

حضور نبی کریم ﷺ جب کبھی آبِ زم زم پیتے تو کھڑے ہو کر پیتے اس لئے آپ ﷺ کی سنت کی اتباع میں کھڑے ہو کر آبِ زم زم پینا چاہئے۔ آبِ زم زم میں چونکہ اللہ عزوجل کی جانب سے لطافت اور خصوصی شفاء موجود ہے اس لئے اس کے پینے کے لئے کھڑا ہونے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس پانی کی نسبت چونکہ شعائر اللہ سے منسوب ہے اس لئے اسے کھڑا ہو کر پینے میں آبِ زم زم کے تقدس اور تعظیم کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۷۷)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آبِ زم زم کا ایک ڈول پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اسے نوش فرمایا۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَآئِمٌ وَفِي الْبَابِ

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۱)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے آبِ زم زم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَآئِمًا

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۴۲)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کو آبِ زم زم پلایا گیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔''

سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کرنا

حضور نبی کریم ﷺ کھانے پینے کے لئے سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں رئیس لوگ اپنی امارت کی اظہار کے لئے سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتے پیتے تھے جو ان کے غرور اور تکبر کی علامت تھی۔ اس کے علاوہ ایسا کرنے سے ان کی شان و شوکت کا اظہار بھی ہوتا تھا مگر آپ ﷺ نے زندگی بھر فقر کو پسند فرمایا اس لئے آپ ﷺ نہ تو خود سونے چاندی کے برتنوں کو استعمال کیا اور نہ ہی اسے امت کے لئے جائز قرار دیا بلکہ ایسے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ

Marfat.com

قَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی اور سونے کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۱۴)

عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَ الدِّيْبَاجَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۳۹۱)

''ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کفار) کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔''

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَكَاَنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۱۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا جو چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے شکم میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔"

اِبْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ اَنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَ الدِّیْبَاجِ وَ قَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ (جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۹۴۷)

"ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لئے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا دنیا میں یہ چیزیں ان (کفار) کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ

Marfat.com

يَشْرَبُ فِيْ إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۴)

''عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاندی کے برتن میں پیئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔''

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِشِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ اَوْ قَالَ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ وَ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُّبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَ الْاِسْتَبْرَقِ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۵)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی

Marfat.com

دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے نیز ریشمی گدوں اور پردوں سے روکا اور ریشم، دیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا ہے۔"

پیالے میں پانی یا دودھ پینا

حضور نبی کریم ﷺ اکثر اوقات پیالے کے ذریعے پانی پیتے کیونکہ آپ ﷺ کے زمانے میں پیالے کا استعمال عام تھا اور اسے پینے کے لئے سب سے اچھا برتن تصور کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کا پیالہ موٹی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد یہ پیالہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَدْ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نِضَارٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ اَكْثَرَ مِنْ كَذَا اَوْ كَذَا قَالَ وَ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ

Marfat.com

طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ

(صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۸)

''حضرت عاصم احوال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کا پیالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کے تاروں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت عمدہ، عریض اور بہترین لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بے شمار مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو چنانچہ انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔''

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ اَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَأَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ أُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَ هَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا

Marfat.com

فَاِذَا امْرَأَةٌ مُنْكِسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّیْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِیْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِیَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَشْقٰی مِنْ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ حَتّٰی جَلَسَ فِیْ سَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا یَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَاَسْقَیْتُهُمْ فِیْهِ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهٗ لَهٗ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۷)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجو پس انہوں نے اس کی جانب پیغام بھیج دیا اور وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گھر میں ٹھہری۔ حضور نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے اور اس کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں۔ آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا کیا تو جانتی ہے یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ میں جلوہ افروز ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے سہل (رضی اللہ عنہ)! ہمیں پانی تو پلاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان کے لئے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں انہیں پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ وہی پیالہ ہمارے لئے نکال لائے اور ہم نے بھی اس سے پانی پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں وہ پیالہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا۔"

عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهٗ

"عمیر رضی اللہ عنہ مولیٰ ام فضل رضی اللہ عنہا نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے روز حضور نبی کریم ﷺ کے روزہ کے متعلق شک ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرمالیا۔" (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۹۶)

Marfat.com

قَالَ اَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَلَا اَسْقِیْکَ
فِیْ قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ

(صحیح بخاری)

''حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں حضور نبی کریم ﷺ نوش فرماتے تھے۔''

پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا

حضور نبی کریم ﷺ پانی کو اللہ عزوجل کی جلیل القدر نعمتوں میں شمار کرتے ہوئے پینے کے بعد اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے اور بسا اوقات اپنی زبان اقدس سے شکریئے کے الفاظ کا اظہار فرماتے اس لئے کسی چیز کے پینے کے بعد اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا اور اس کی تعریف کرنا لازم ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۲۸۳)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کھا پی لیتے تو یہ پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَ سَوَّغَہٗ وَ جَعَلَ لَہٗ

Marfat.com

مَخْرَجًا (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۵۱)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا

(جامع ترمذی جلد اوّل حدیث ۱۸۷۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز کے کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے۔''

ہر مسلمان کو چاہئے کہ کھانا کھانے کے بعد ان الفاظ میں دعا کیا کرے کہ کھانا اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمت ہے اور نعمت سے نفع اٹھانے پر شکر گزار بندوں کے لئے اپنے منعم حقیقی کا شکر ادا کرنا ضروری ہے جس کے متعلق اللہ عزوجل کا ارشاد یوں ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ (سورۂ ابراہیم: ۷)

''اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔''

Marfat.com

بیٹھ کر پانی یا دیگر مشروب پینا

حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ کر پانی پیتے، بیٹھ کر کھانے پینے سے مہذب اور شائستہ ہونے کا اظہار ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر پینے کو اختیار کیا۔ بیٹھ کر پینے میں اطمینان اور سکون ہوتا ہے۔ پینے والی چیز آسانی کے ساتھ پیٹ میں چلی جاتی ہے جو کہ اچھی صحت کے لئے انتہائی نفع بخش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر پینے پر خود عمل کر کے اسی پر امت کو عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا قَالَ قَتَادَۃَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ فَالْاَکْلُ قَالَ ذٰلِکَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کھانے سے بھی (منع فرمایا ہے) تو انہوں نے فرمایا یہ بدترین یا زیادہ خبیث کام ہے۔'' (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۶۲)

عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا (جامع ترمذی)

''حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ

Marfat.com

نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۶۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔''

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَآئِمًا فَمَنْ نَسِىَ فَلْيَسْتَقِئْ (صحیح مسلم جلد پنجم صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیئے اگر بھول جائے تو قے کر دے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے کو پسند نہیں فرمایا لہٰذا ہر مسلمان کے لئے سنت یہی ہے کہ وہ بیٹھ کر پانی یا کوئی اور مشروب پیئے کیونکہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

محفل میں دائیں طرف سے شروع کرنا

حضور نبی کریم ﷺ جب کبھی کسی محفل میں بیٹھے ہوتے اور کوئی چیز تقسیم کرواتے تو دائیں جانب سے شروع فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے پینے کے بعد دائیں جانب سے تقسیم کرنا شروع کروایا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ

Marfat.com

غُلَامٌ وَّ عَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۸۰)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب تمام لوگوں سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ یہ عمر رسیدہ حضرات کو دے دوں؟ وہ عرض گزار ہوا نہیں! آپ کے پس خوردہ کے سلسلے میں اپنے اوپر میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا پس آپ ﷺ نے اسی کو عطا فرما دیا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر محفل میں ایک سے زائد لوگ موجود ہوں اور ان کو کوئی چیز دینی ہو تو دائیں جانب بیٹھنے والا اس کا زیادہ حقدار ہے۔ دینے کی ابتداء اس سے کی جائے۔ ہاں! اگر کسی مصلحت کا تقاضا ہو کہ پہلے بائیں جانب والے کو دیا جائے تو دائیں جانب والے سے اس کی اجازت لینی چاہئے اور اگر وہ اجازت دے تو بائیں جانب والے کو دے سکتے ہیں ورنہ بائیں جانب والے ہی سے تقسیم کا آغاز کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ

Marfat.com

شِيْبَ بِمَآءٍ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَ عَنْ شِمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَ قَالَ الْاَيْمَنَ الْاَيْمَنَ

''ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پس آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔'' (صحیح بخاری جلد سوم حدیث ۵۷۹)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَّ شِيْبَ لَبَنُهَا بِمَآءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَ عَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا

(ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۲۵)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک گھر میں پالی ہوئی بکری دوہی گئی اور اس میں کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر سے مزین تھا پس رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا جبکہ آپ ﷺ کے بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ آپ ﷺ نے اعرابی کو عطا فرمایا جو آپ ﷺ کی دائیں جانب تھا۔ پھر فرمایا دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔ دوسری روایت میں ہے دائیں جانب والے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا ان کا خیال رکھو۔''

پینے کے لئے گلاس استعمال کرنا

حضور نبی کریم ﷺ نے پانی پینے کے لئے گلاس بھی استعمال کیا ہے اس لئے گلاس کے ذریعے پانی یا کوئی چیز پینا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحُ قَوَارِيْرَ يَشْرِبُ فِيْهِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شیشے کا گلاس تھا جس میں آپ ﷺ پانی پیا کرتے تھے۔'' (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۳۴۳۵)

اس زمانے میں گلاس کم تھے جبکہ آج کل گلاس کا استعمال عام ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کو شیشے کے گلاس کا تحفہ اسکندریہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا جس میں آپ ﷺ مشروب پیا کرتے تھے۔

Marfat.com

مِدحتِ النبی ﷺ

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینِی
وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّاً مِّن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

"آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ ﷺ کو ہر عیب سے مبرّا پیدا کیا گیا، گویا آپ ﷺ کی تخلیق آپ ﷺ کی مرضی اور چاہت کے عین مطابق کی گئی ہے۔"

(دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

طوطئ ہند حضرت امیر خسرو کے کلام کا اُردو ترجمہ

کلام حضرت

امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

محمد کاشف

کاوش

محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا انتخاب

کلام حضرت
عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
محمد کاشف

کاوش
محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن
۴۰۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

اولاد کے حقوق اور تربیت کا سنت طریقہ

حقوقِ اولاد

علامہ عالم فقری

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

Marfat.com